حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما طریق نبوت سے فیض یافتہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ طریق ولایت سے ۔ طریق نبوت طریق ولایت سے افضل ہے

شاہ ولی اللہ دہلوی اور فلسفۂ خودی 1

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور

مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

فون: ۵۸۶۷۱۲۲ - ۵۸۶۳۹۵۱

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں :۔

ثُمَّ سری عَنِی فَاِذَا اَنَا مُلآن من النور یدرو علی من فوقی ومن تحتی و مِن یمینی وعن شمالی بل رأیتہٗ ینبع مِن قلبی وعینی ویدی وسائر جوارحی [1]

پھر وہ تجلی اعظم مجھ سے پوشیدہ ہو گئی ۔ اس وقت میں نور سے لبریز تھا جو میرے اوپر نیچے دائیں بائیں پڑ رہا تھا ۔ میں نے دیکھا کہ میرے قلب، میری آنکھوں، میرے ہاتھوں بلکہ میرے تمام اعضاء سے نور پھوٹ رہا ہے ۔

وہ فرماتے ہیں ۔ منزلِ خودی اور مقامِ "ہویت"، یہ تمام راستے مجھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی خصوصی توجہ اور ذاتی شفقت و تربیت کے ذریعے طے کرائے ہیں [2] اس لیے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں پڑھ سُن کر نہیں بلکہ تربیتِ مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ان مراحل کو عبور کر کے کہہ رہا ہوں ۔

حصُولِ مقامِ خودی کے دو راستے

شاہ صاحبؒ کے نزدیک کمالِ خودی کی اس منزل تک رسائی پانے کے دو راستے ہیں :۔

طریقِ نبوّت [3] اور طریقِ ولایت [4]

---

[1] فیوض الحرمین ص ۱۲۱

[2] ملاحظہ ہو فیوض الحرمین مشاہدہ ۹-۱۰ ، صفحہ ۸۲ تا ۸۶

[3] فیوض الحرمین صفحہ ۱۴۴، ۱۴۰ [4] فیوض الحرمین صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما طریق نبوت سے فیض یافتہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ طریق ولایت سے ۔ طریق نبوت طریق ولایت سے افضل ہے

شاہ ولی اللہ دہلوی
اور
فلسفۂ خودی 2

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور

مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

فون: ۵۸۶۷۱۲۲ - ۵۸۶۳۹۵۱

۳۰

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے ہر دو طرق سے اخذِ فیض کیا تھا یوں کہہ لیجئے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی، طریقِ نبوت اور طریقِ ولایت ہر دو طُرق سے ایصالِ فیض کے لیے صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہوا کرتی تھی ۔ ہر دو طُرق میں فرق و امتیاز واضح کرتے ہوئے شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ طریقِ نبوت کلی فضیلت کا حامل ہے ۔ جب کہ طریقِ ولایت جزوی فضیلت کا ۔

طریقِ ولایت کا منتہیٰ اور نقطۂ کمال قطبیت اور غوثیت کے مقامات ہیں اور طریقِ نبوت کا منتہا اور نقطۂ عروج مفہمیت اور مجددیت کے مقامات ہیں ۔ مجددیت و مفہمیت کا مقام ولایت کے ہر مقام سے اس لیے بلند ہے کہ مجدد نہ صرف ہمہ وقت خالق کی طرف متوجہ رہتا ہے بلکہ اس تعلق کو تمام و کمال قائم رکھتے ہوئے خالق کا فیضان سُنّتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں تعلقِ خدا تک بھی پہنچاتا رہتا ہے ۔ اس لیے وہ مردِ حق جو اپنی خودی کی منزل طریقِ نبوت سے پاتا ہے ۔ اس کا مقام کہیں بلند ہے ۔ اس شخص سے جو مقامِ خودی کو طریقِ ولایت سے حاصل کرتا ہے ۔ اس لیے کہ سُنّتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی آغازِ سفر سے انجامِ سفر تک ہر قدم، ہر حال، ہر کیفیت اور ہر سطح پر مردِ کامل کی دستگیری کرتی ہے اور راہِ خودی کا سفر بتمام و کمال انجام تک پہنچانے کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اس بحث کے دوران شاہ صاحبؒ نے فضیلتِ شیخینؓ کے عجیب علمی مسئلے کو بھی حل فرما دیا ہے ۔

وہ فرماتے ہیں ۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم با عتبارِ کمالِ نبوت حضراتِ شیخینؓ (حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ) کی طرف بہت زیادہ مائل ہیں اور با عتبارِ کمالِ ولایت حضرت علیؓ کی طرف ۔

۳۱

اس لیے جو علماء معارفِ نبوت سے باخبر ہیں ۔ شیخینؓ کو فضیلت دیتے ہیں اور جو معارفِ ولایت سے آگاہ ہیں ۔ وہ حضرت علیؓ کو [1]

---

[1] فیوض الحرمین صفحہ ۱۴۶

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما طریق نبوت سے فیض یافتہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ طریق ولایت سے ۔ طریق نبوت طریق ولایت سے افضل ہے

ہے اور راہ کمال کو اپنے انجام تک پہنچانے کے لئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بحث کے دوران شاہ صاحب نے فضیلت شیخین کے عجیب علمی مسئلے کو بھی حل فرمادیا ہے۔

فرماتے ہیں! تمہیں معلوم ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کیوں فضیلت حاصل ہے باوجودیکہ حضرت علی اس امت میں سب سے پہلے صوفی، مجذوب اور اول عارف ہیں اور یہ کمالات دیگر صحابہ کرامؓ میں نہیں ہیں مگر صرف نبی کریم ﷺ کے طفیل میں قلت اور کمی کے ساتھ موجود ہیں، غرضیکہ یہ مسئلہ نبی اکرم ﷺ کے حضور میں عرض کیا، تو یہ چیز مجھ پر ظاہر ہوئی کہ فضل کلی نبی اکرم ﷺ کے نزدیک وہ ہے جو تمام امر نبوت کی طرف راجع ہو، جیساکہ اشاعت علم اور دین کے لئے لوگوں کی تسخیر اور جو چیزیں اس کے مناسب ہوں اور رہا وہ فضل جو ولایت کی طرف راجع ہو جیساکہ جذب اور فناء تو یہ ایک فضل جزئی ہے اور اس میں ایک وجہ سے ضعف ہے اور شیخین رضی اللہ عنہما اول قسم کے ساتھ مخصوص تھے حتیٰ کہ میں انہیں فوارہ کے طریقہ پر دیکھتا ہوں کہ اس میں سے پانی پھوٹ رہا ہے تو جو عنایات اللہ تعالیٰ کی نبی اکرم ﷺ پر ہوئیں وہی بعینہ حضرت شیخین پر ظاہر ہوئیں تو آپ دونوں حضرات کمالات کے اعتبار سے ایسے عرض کے مرتبہ میں ہیں جو جوہر کے ساتھ قائم ہے اور اس کے تحقق کو پورا کرنیوالا ہے لہٰذا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگرچہ آپ کے بہت قریب ہیں نسب و حیات اور فطرت محبوبہ میں حضرات شیخین سے، اور جذب میں بہت قوی اور معرفت میں بہت زائد ہیں مگر نبی اکرم ﷺ باعتبار کمال نبوت حضرات شیخین کی طرف بہت زیادہ مائل ہیں اور اسی بناپر جو علماء معارف نبوت سے باخبر ہیں، شیخین کو فضیلت دیتے ہیں اور جو علماء معارف ولایت سے آگاہ ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فضیلت دیتے ہیں او اسی بناپر حضرت شیخین کا مدفن بعینہ نبی اکرم ﷺ کا مدفن ہے۔ (فیوض الحرمین، مشہد: ۲۲)

سُلوک و تصوّف کا عملی دستور 1

(رُوحانی تربیّت کی گائیڈ بک)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما طریق نبوت سے فیض یافتہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ طریق ولایت سے ۔ طریق نبوت طریق ولایت سے افضل ہے

یہی وجہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے باوجود انوار ولایت کے بھی حامل ہونے کے دین کی اشاعت کا کام زیادہ لیا گیا ہے اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے باوجود انوار نبوت کے بھی حامل ہونے کے امت میں ولایت و روحانیت کے فروغ کا کام زیادہ لیا گیا ہے چنانچہ بیشتر سلاسل طریقت آپ ہی سے شروع ہوتے ہیں۔

نفسِ مطمئنہ کی صفات

اس کی صفات میں عفو و درگزر، بخشش و عطا، توکل، حلم و بردباری، عبادت گزاری، شکر اور رضا، خاص طور پر نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔

خواب کی مثالی صورتیں

نفس مطمئنہ کیلئے خواب میں درج ذیل مثالی صورتیں قابل ذکر ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت، نبی اللہ کی زیارت یا کعبۃ اللہ، مسجد نبوی، مدینہ طیبہ یا بیت المقدس کی زیارت، یا کسی بادشاہ، قاضی، عالم، یا مشائخ اور بزرگوں کی زیارت، کسی جامع مسجد، مدرسہ صالح لوگوں کے مکان یا قیام گاہ کی زیارت یا اسی طرح دیگر مبارک مقامات کی زیارت، مزید برآں، تیر، کمان، تلوار، خنجر، بندوق وغیرہ یا کتابیں وغیرہ اگر اپنے نفس کی دریافت احوال کے ضمن میں مذکورہ بالا چیزوں میں سے کچھ دیکھے تو یہ "نفس مطمئنہ" پر دلالت کرتی ہیں

ایک اہم نکتہ کی وضاحت

یہ بات ذہن نشین رہے کہ بعض اوقات مذکورہ بالا اشیاء کے خواب کسی اور کو اتفاقیہ بھی آجاتے ہیں، ان کی تعبیرات حسب حال الگ الگ ہونگی۔ اس کا مقصد نفس مطمئنہ کا حامل ہونا نہیں ہوگا۔ کیونکہ خواب کے ساتھ ساتھ صفات نفس کی طرف بھی توجہ رہنی چاہئے بنیادی چیز صفات نفس ہیں اگر متذکرہ صفات صاحب رؤیا کے نفس

سلوک و تصوف

کا عملی دستور 2

(روحانی تربیت کی گائیڈ بک)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

شیعہ عالم سلیم بن قیس لکھتا ہے : علی علیہ السلام نے فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے میرے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جبکہ وہ تلوار لٹکائے ہوئے تھے

ونُحملكه لثقتنا بك . فقال : احملاني على ما شئتما ، فإني طوع أيديكما . فقالا له : « إنه لا ينفعنا ما نحن فيه من الملك والسلطان ما دام علي حياً ! أما سمعت ما قال لنا وما استقبلنا به ؟ ونحن لا نأمنه أن يدعو في السر فيستجيب له قوم فيناهضنا فإنه أشجع العرب ، وقد ارتكبنا منه ما رأيت وغلبناه على ملك ابن عمه ولا حق لنا فيه ، وانتزعنا فدك من امرأته . فإذا صليت بالناس صلاة الغداة فقم إلى جنبه وليكن سيفك معك ، فإذا صليتُ وسلمت فاضرب عنقه » !

قال علي ﷺ : فصلى خالد بن الوليد بجنبي متقلداً السيف . فقام أبو بكر في الصلاة وجعل يؤامر نفسه وندم وأسقط في يده[1] حتى كادت الشمس أن تطلع ! ثم قال ـ قبل أن يسلم ـ : « لا تفعل ما أمرتك » ثم سلم !! فقلت لخالد : وما ذاك ؟ قال : كان قد أمرني ـ إذا سلم ـ أن أضرب عنقك !! قلت : أوَ كنت فاعلاً ؟ قال : إي وربي إذاً لفعلت !

حبس الخمس

قال سليم : ثم أقبل ﷺ على العباس وعلى من حوله ، ثم قال : ألا تعجبون من حبسه وحبس صاحبه عنّا سهم ذي القربى الذي فرضه الله لنا في القرآن ؟ وقد علم الله أنهم ظلمة [illegible] « إنْ كُنتُم آمَنتُم بِاللهِ وَما أنْزَلْنَا على عَبْدِنا يَوْمَ الفُرقانِ يَوْمَ التَقَى الجَمْعانِ » .[2]

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

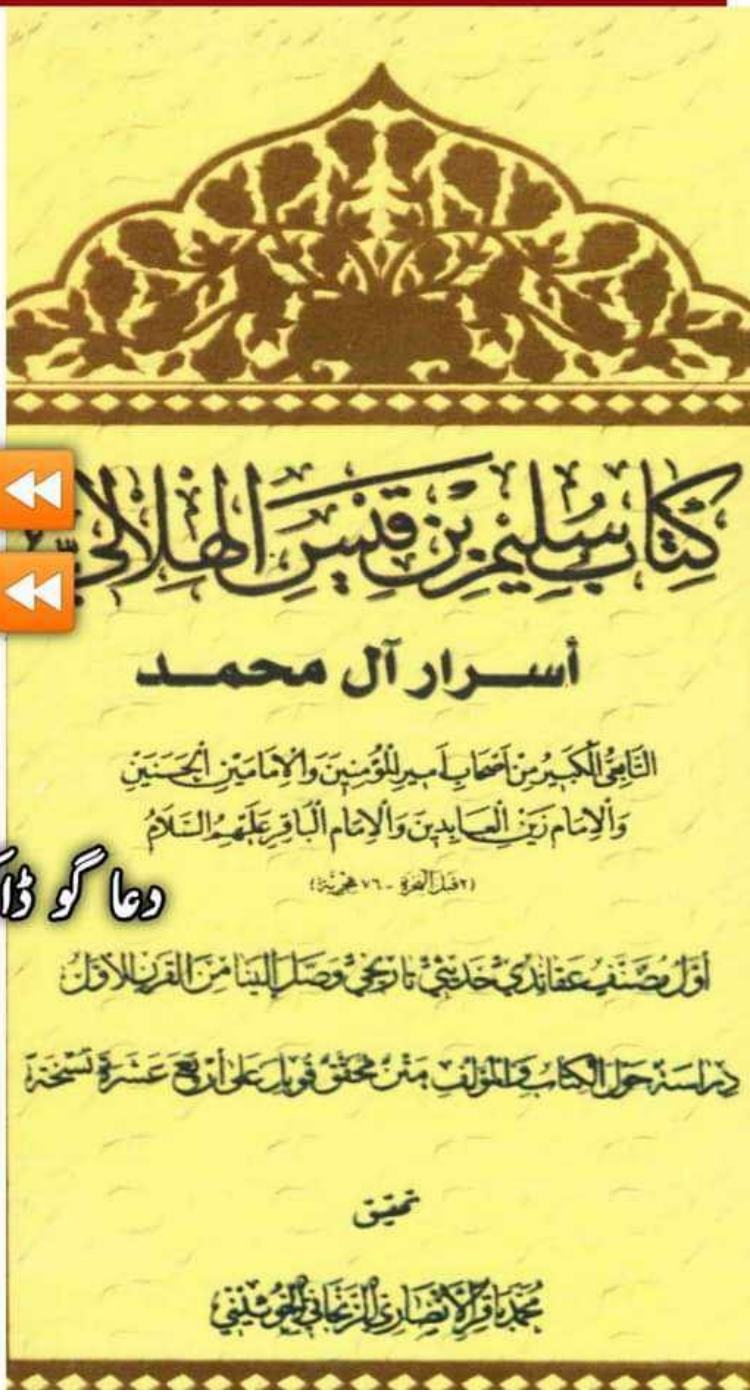

---

١ . أسقط في يده أي تحير .

٢ . سورة الأنفال : الآية ٤١ . والعبارة في إرشاد القلوب هكذا : وأقبل ﷺ على من كان حوله فقال : أوليس قد ظهر لكم رأيّ وحملهم علينا أهل البيت من كل جانب ووجه لا يألون به إبعاداً وتقاصياً وأخذ حقوقنا ؟! أليس العجب بحبسه وصاحبه عنا ...

امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں : مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے انکار نہیں ہےاور نہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے انکار ہے ، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں ۔

فقال ﷺ : «وهذا الخبر محال أيضاً ، لأنّ أهل الجنّة كلّهم يكونون شبّاناً ولا يكون فيهم كهل ، وهذا الخبر وضعه بنو اُميّة لمضادّة الخبر الّذي قال رسول الله ﷺ في الحسن والحسين ﷺ بأنّهما سيّدا شباب أهل الجنّة» .

فقال يحيى بن أكثم : وروي : أنّ عمر بن الخطّاب سراج أهل الجنّة» .

فقال ﷺ : «وهذا أيضاً محال ، لأنّ في الجنّة ملائكة الله المقرّبين ، وآدم ومحمّد ، وجميع الأنبياء والمرسلين ، لا تضيء الجنّة بأنوارهم حتّى تضيء بنور عمر» ؟!

فقال يحيى : وقد روي : أنّ السكينة تنطق على لسان عمر»[1] .

فقال ﷺ : «لست بمنكر فضل عمر ، ولكن أبابكر أفضل من عمر ، فقال ـ على رأس المنبر ـ : إنّ لي شيطاناً يعتريني ، فإذا ملت فسدّدوني» .

فقال يحيى : قد روي أنّ النّبيّ ﷺ قال : لولم اُبعث لبُعث عمر[2] .

فقال ﷺ : «كتاب الله أصدق من هذا الحديث ، يقول الله في كتابه : ﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ ﴾[3] فقد أخذ الله ميثاق النبيّين فكيف يمكن أن يبدّل ميثاقه ؟ وكلّ الأنبياء ﷺ لم يشركوا بالله طرفة عين ، فكيف يبعث بالنبوّة من أشرك وكان أكثر أيّامه مع الشرك

⊃ فإن كان الأوّل ، فذلك باطل ، لأنّ رسول الله ﷺ قد وقفنا ـ وأجمعت الأمّة ـ على أنّ جميع أهل الجنّة جرد مرد ، وأنّ [illegible] كان الثّاني فذلك دا[illegible] للحديث المجمع على روايته من قوله في الحسن [illegible] سيّدا ش[illegible] خير[illegible] .

(١) بهذا المضمون ورد[illegible] عدّة روايات منها : أنّ الحقّ ينطلق على لسان عمر ، وأنّ ملكاً ينطق على لسانه ، وغير ذلك.
قال في تلخيص الشافي ج٢ ص٢٤٧ : «وأمّا ما روي من قوله : الحقّ ينطق على لسان عمر ، فإن كان صحيحاً فإنّه يقتضي عصمة عمر ، والقطع على أنّ أقواله كلّها حجّة ، وليس هذا مذهب أحد فيه لأنّه لا خلاف في أنّه ليس بمعصوم وإنّ خلافه سائغ .
وكيف يكون الحق ناطقاً على لسان من يرجع في الأحكام من قول إلى قول ، وشهد لنفسه بالخطأ ، ويخالف بالشيء ثمّ يعود إلى قول من خالفه ويوافقه عليه ، ويقول : لولا علي لهلك عمر ، ولولا معاذ لهلك عمر ؟ وكيف لا يحتجّ بهذا الخبر هو لنفسه في بعض المقامات الّتي احتاج إلى الإحتجاج فيها ؟ وكيف لم يقل أبوبكر لطلحة ـ حين أنكر نصّه عليه ـ بأنّ الحقّ ينطق على لسانه» ؟
وأحصى الأميني في ج٦ من الغدير مائة مخالفة لعمر بن الخطّاب ثمّ قال : هذا قليل من كثير ممّا وقفنا عليه من «نوادر الأثر في علم عمر» وبوسعنا الآن أن نأتي بأضعاف ما سردناه لكنّا نقتصر على هذا رعاية لمقتضى الحال .
(٢) قال الأميني في الجزء الخامس من الغدير : أخرجه ابن عدي بطريقين وقال : لا يصحّ زكريّا «الوكار» كذّاب يضع ، وابن واقد عبدالله متروك ، ومشرح ابن «عاهان» لا يحتجّ به .
(٣) الأحزاب ٧.

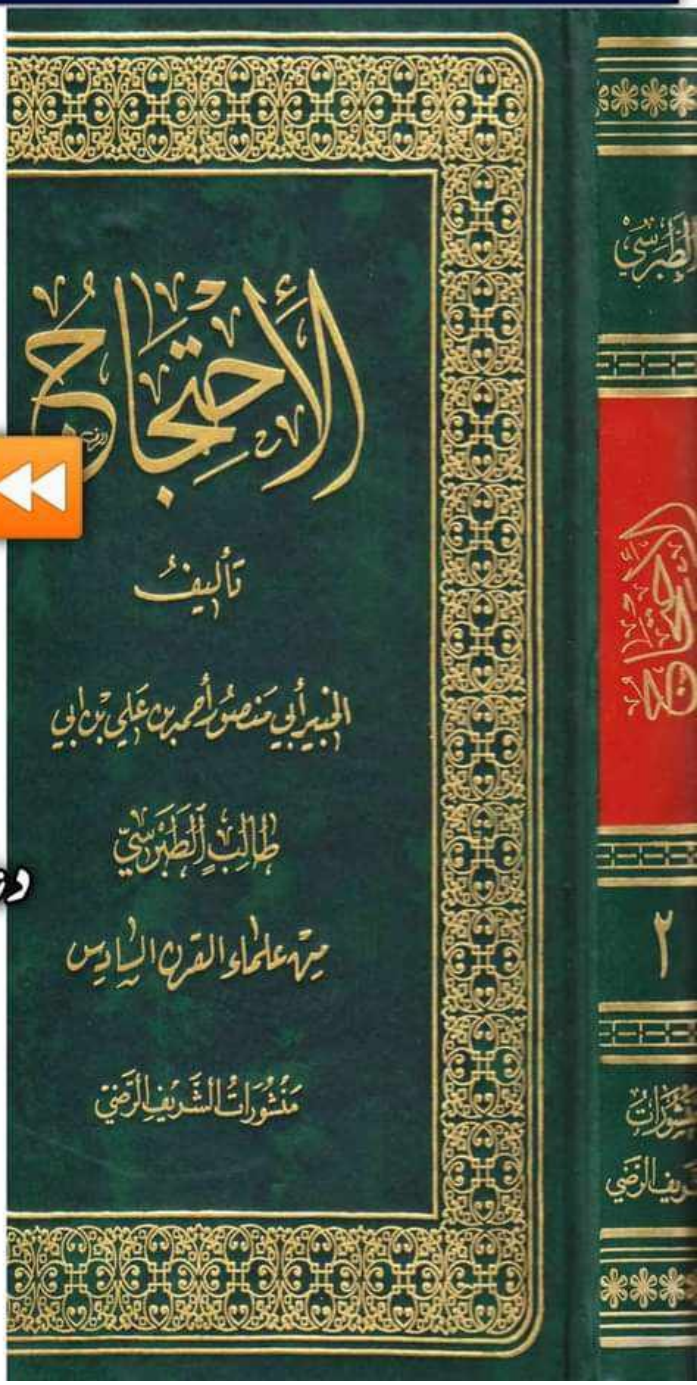

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اصحابِ رسول ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابو بکر ان کے بعد عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں ۔

فی الجواب عن ادعاء ابن حجر ورود احادیث فی مدح ابی بکر

ذهنه صلعم من النار الی النساء منهم دون الرجال فیجیب بما نسب الیه من الجواب؛ ان المراد السائل بالناس من عدا اهل بیته صلعم کما یر شد الیه الروایة الاخری وحینئذ لایلزم من ذلك اثبات فضیلة یعتد بها لابی بکر ولانزاع للشیعة فی ان یکون ابو بکر احب الی النبی صلی اللہ علیه وآله من عمر لانه ینزل منزلة ان یقال: یزید احب الی من فرعون، او بالعکس، تأمل.

١١١ - **قال:** واخرج(١) ایضاً عن ابی هریرة کنا معشر اصحاب رسول اللہ ونحن متوافرون نقول: افضل هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم نسکت والترمذی عن جابر ان عمر قال لابی بکر: یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلعم، فقال ابو بکر. اما انك ان قلت ذلك فلقد سمعته یقول: ما طلعت الشمس علی خیر من عمر. ومر انه تواتر عن علی: خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر. وانه قال: لایفضلنی احد علی ابی بکر وعمر لاجلدته حد المفتری. اخرجه ابن عساکر انتهی.

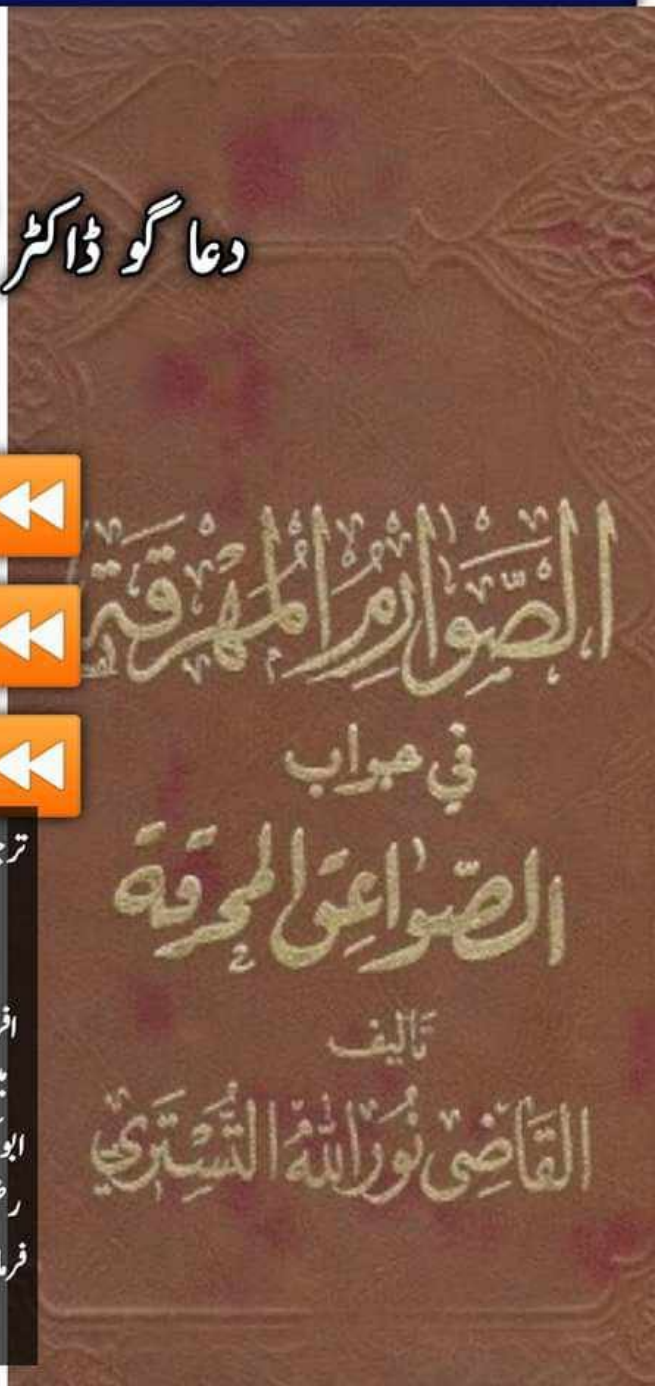

اقول کے مشہور و معروف شیعہ عالم قاضی نور اللہ شوشتری (المتوفی: ١٠١٩ھ) اپنی کتاب "الصوارم المحرقة" میں روایت نقل کرتے ہیں کہ: اور اصحابِ رسول ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابو بکر ان کے بعد عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں اور الترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو ۔ یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے

(١) یعنی به ابن عساکر انقدم ذکره عند نقل الحدیث الذی سبق ذکره فی الصواعق وترکه المصنف رحمه من ارادہ فلیراجع ص ٤٠ من نسخة الصواعق المطبوعة سنة ١٣٠٢ بمصر فی مطبعة احمد البابی.

حضرت علی کو کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو مجھے ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) پر فضیلت دیتا ہو تو میں اس کو ضرور درّے لگاؤں گا جو کہ مفتری کی حد ہے

الأمصار وأنا عنده فقال لي: أتعرف أحداً من القوم؟ قلت: لا. فقال: كيف دخلوا عليّ؟ قلت: هؤلاء قوم يطلبون الحديث من كل وجه لا يبالون ممن أخذوا الحديث. فقال لرجل منهم: هل سمعت من غيري من الحديث؟ قال: نعم. قال: فحدثني ببعض ما سمعت. قال: إنما جئت لأسمع منك لم أجئ أُحدثك. وقال للآخر ذاك ما يمنعه أن يحدثني بما سمعت. قال: تتفضل أن تحدثني بما سمعت أجعل الذي حدثك حديثه أمانة لا أتحدث به أحداً. قال: لا، قال: فسمعنا بعض ما اقتبست من العلم حتى نعتد بك إن شاء الله. قال: حدثني سفيان الثوري عن جعفر بن محمد قال: النبيذ كله حلال إلا الخمر، ثم سكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان عمن حدثه عن محمد بن علي أنه قال: من لا يمسح على خفيه فهو صاحب بدعة، ومن لم يشرب النبيذ فهو مبتدع، ومن لم يأكل الجريث وطعام أهل الذمة وذبائحهم فهو [illegible] أما النبيذ فقد شربه عمر نبيذ [illegible] شحه بالماء وأما المسح على الخفين فقد [illegible] عمر على [illegible] السفر [illegible] في الحضر، وأما الذبائح فقد أكلها [illegible] علي عليه السلام وقال: [illegible] فإن الله تعالى يقول: ﴿ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾[1] ثم سكت. فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: قد حدثتك بما سمعت. فقال: أكل الذي سمعت هذا؟ قال: لا. قال: زدنا. قال: حدثنا عمرو بن عبيد عن الحسن قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بها وليس في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النية ينوي الرجل من الخير والشر فلا يعمله فيثاب عليه ولا يثاب الرجل إلا بما عمل إن خيراً فخيراً وإن شراً فشراً. قال: فضحكت من حديثه. فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أن كف حتى نسمع. قال: فرفع رأسه إلي فقال: ما يضحكك أمن الحق أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله وأبكي، وإنما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان الثوري عن محمد بن المنكدر أنه رأى علياً عليه السلام على منبر الكوفة وهو يقول: لئن أُتيت برجل يفضلني على أبي بكر وعمر لأجلدنه حد المفتري فقال له أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا سفيان عن جعفر أنه قال: حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر. قال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا يونس بن عبيد عن الحسن أن علياً عليه السلام

(١) سورة المائدة، الآية ٥.

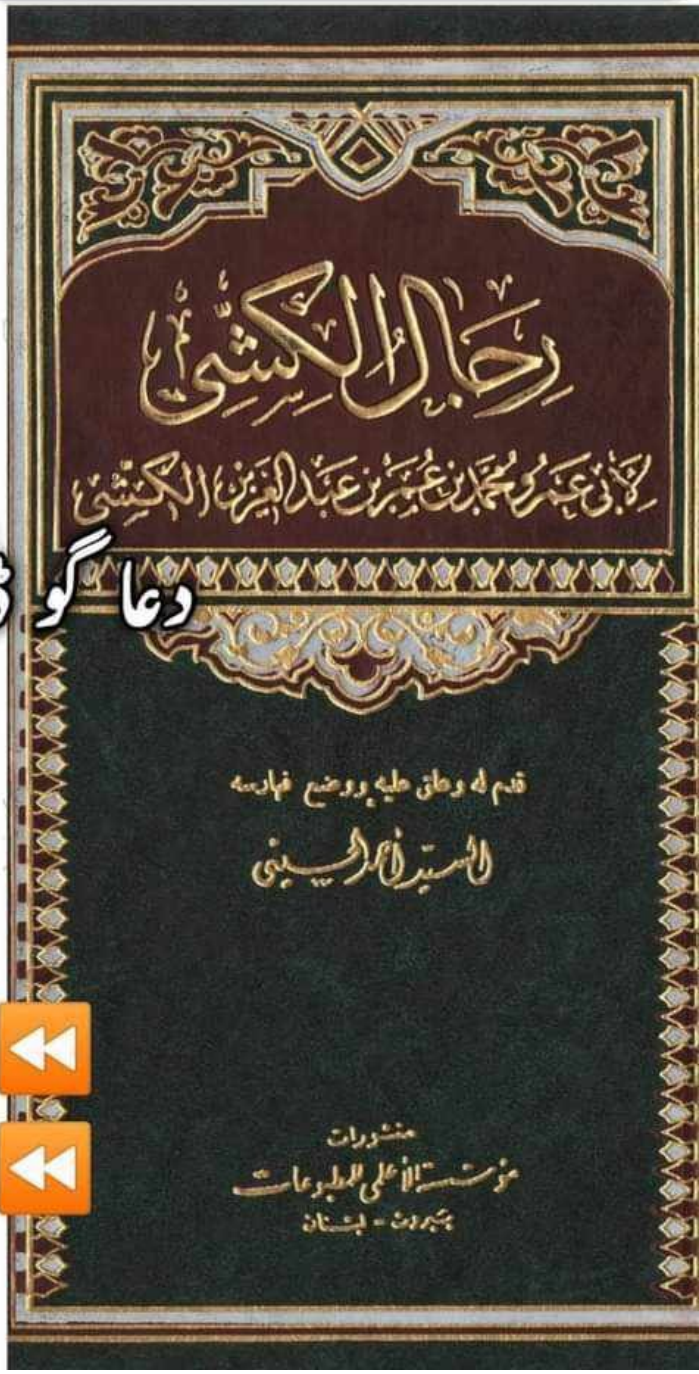

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

عيون أخبار الرضا

للشيخ الأقدم والمحدث الأكبر أبي جعفر الصدوق

محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي قدّه المتوفى سنة ٣٨١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الأديب الفاضل السيد مهدي الحسيني اللاجوردي

الناشر:

المبرة محمد رضا المشهدي

چاپخانه دار العلم ـ قم

١٣٧٧ هـ

فای الروایتین ثبتت بطلت الاخری ؟ قال الاخران علیا عليه السلام قال علی المنبر خیر هذه الامة بعد نبیها أبوبکر وعمر، قال المامون : هذا مستحیل من قبل ان النبی صلی الله علیه وآله لو علم انهما أفضل ماولی علیهما مرة عمرو بن العاص ومرة أسامة بن زید ومما یکذب هذه الروایة قول علی عليه السلام لما قبض النبی صلی الله علیه وآله : و أنا أولی بمجلسه منی بقمیصی ولکنی أشفقت أن یرجع الناس کفارا ، و قوله عليه السلام : أنی یکونان خیراً منی و قد عبدت الله تعالی قبلهما وعبدته بعدهما ؟ ! قال آخر: فان أبابکر أغلق بابه وقال : هل من مستقیل فاقیله ؟ فقال علی عليه السلام : قدمك رسول الله صلی الله علیه وآله فمن ذا یؤخرك ؟ فقال المامون : هذا باطل من قبل ان علیا عليه السلام قعد عن بیعه أبی بکر ورویتم انه قعد عنها حتی قبضت فاطمة عليها السلام وانها أوصت أن تدفن لیلا لئلا یشهدا جنازتها ، ووجه آخر رهوانه ان کان النبی صلی الله علیه وآله استخلفه فکیف کان له أن یستقیل وهو یقول للانصار: قد رضیت لکم أحد هذین الرجلین أباعبیدة وعمر، قال آخر: ان عمرو بن العاص قال یانبی الله من أحب الناس الیك من النسآء ؟ قال : عایشة ، فقال من الرجال ؟ فقال : ابوها ؛ فقال المامون : هذا باطل من قبل انکم رویتم : ان النبی صلی الله علیه وآله وضع بین یدیه طائر مشوی ، فقال اللهم ایتنی باحب خلقك الیك فکان علیا عليه السلام فای روایتکم تقبل ؟ ! فقال آخر: فان علیا عليه السلام قال من فضلنی علی أبی بکر وعمر جلدته حد المفتری ، قال المامون کیف یجوز أن یقول علی عليه السلام : اجلد الحد علی من [illegible] حد علیه فیکون ، متعدیا لحدود الله عز و جل عاملا بخلاف أمره ولیس [illegible] ن فضله علیهما فریة و قد رویتم عن امامکم انه قال : ولیتکم و لست بخیرکم فای الرجلین أصدق عندکم أبو بکر علی نفسه أو علی عليه السلام علی ابی بکر مع تناقض الحدیث فی نفسه ؟ ! و لا بدله فی قوله من أن یکون صادقاً أو کاذباً ، فان کان صادقا فانی عرف ذلك ؟ بوحی ؟ فالوحی منقطع او بالتظنی فالمتظنی متحیر (١) أو بالنظر فالنظر مبحث ، وان کان غیر صادق فمن المحال أن یلی أمر المسلمین و یقوم باحکامهم و یقیم حدودهم کذاب ؛ قال آخر: فقد جاء ان النبی صلی الله علیه وآله قال : أبوبکر وعمر سیدا کهول اهل الجنة ، قال المامون : هذا الحدیث محال ،لانه لایکون فی الجنة کهل ، ویروی ان اشجعیة

(١) التظنی: اعمال الظن .

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : میں نے جس کسی سے بھی سنا کہ اس نے مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حدِ افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا ۔ اورانبیاء علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں

ولولا كراهية التطويل لأوردت أكثر من هذا، وهذا القدر مقنع للمنصف المتديّن.

فإن قال قائل: إن كان خبر أسلافكم دوننا حجّة علينا فيما يروونه عن زيد بن علي عليه السلام بأنّه[1] رعية لجعفر، (فما تنكرون، بأنّ خبر أسلافكم منا)[2] دونكم فيما[3] يروونه عن أبي محمّد بأنّه رعية لزيد بن علي عليه السلام حجّة عليكم، وإذا اختلفنا[4] في الروايات لم يكن خبركم أولىٰ بالصحّة من خبرنا، وإذا كان الأمر هكذا فالواجب علينا وعليكم إطراح الخبرين والإعتماد على ما قاله[5] صلّى الله عليه وآله وسلّم: بأنّ الإمام من عترته أهل بيته.

فنقول: الفرق بين خبرنا وخبركم أنّا نحكي ما ندّعيه[6] عن أكثر من خمسمائة شيخ معروفين مشهورين، ممّن لقي جعفر بن محمّد عليه السلام يحكي عنه ما يحكي، ولو شئنا أن نذكرهم بأساميهم[7] وأنسابهم ما تعذر علينا، ولو شئنا أن نحضر[8] كتب الفقه التي رويت عنهم لسهل علينا، وأنتم فإنّما تحكون[9] وتروون عن الواحد والاثنين كما حكت العامّة عن أمير المؤمنين عليه السلام أنّه قال: من سمعته[10] يقدّمني علىٰ أبي بكر وعمر جلّدته حدّ المفتري. وخير الناس بعد نبيّها أبوبكر وعمر.

كفاية الأثر

في

النصوص على الأئمة الإثني عشر

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

لأبي القاسم علي بن محمد بن علي الخزاز القمي الرازي

من أعلام القرن الرابع

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : اگر میرے پاس ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے افضل قرار دیتا ہو تو میں اسے بہتان بازی کی سزا دوں گا

الفصول المختارة

من العيون والمحاسن

تأليف:

السيد الشريف المرتضى

(٣٥٥ - ٤٣٦هـ)

فصل

ومن حكايات الشيخ أدام الله عزه قال: سئل الفضل بن شاذان رحمه الله تعالى عما روته الناصبة عن أمير المؤمنين - عليه السلام - أنه قال: «لا أُوتي برجل يفضلني على أبي بكر وعمر إلاّ جلدته جلدة المفتري» فقال: إنّما روى هذا الحديث سويد ابن غفلة، وقد أجمع أهل الآثار [illegible] الغلط، وبعد فإنّ نفس الحديث متناقض لأنّ الأُمة مجمعة على [illegible] كان عدلاً في قضيته وليس من العدل أن يجلد حد المفتري من لم يفتر، هذا جور على لسان الأُمة كلها وعلي بن أبي طالب - عليه السلام - عندنا بريء من ذلك.

قال الشيخ أدام الله عزه وأقول: إنّ هذا الحديث إن صح عن أمير المؤمنين عليه السلام - [illegible] بأدلة أذكرها بعد، فإنّ الوجه فيه أنّ المفاضل بينه وبين [illegible] من حيث أوجب لهما بالمفاضلة ما لا يستحقانه من الفضل، لأنّ المفاضلة لا تكون إلاّ بين متقاربين في الفضل وبعد أن يكون في المفضول فضل، وإن كانت الدلائل على أنّ من لا طاعة معه لا فضل له في الدين، وأنّ المرتد عن الإسلام ليس فيه شيء من الفضل الديني، وكان الرجلان بجحدهما النص قد خرجا عن الإيمان، بطل أن يكون لهما فضل في الإسلام، فكيف يحصل لهما من الفضل ما يقارب فضل أمير المؤمنين - عليه السلام -؟

ومتى فضل إنسان أمير المؤمنين - عليه السلام - عليهما فقد أوجب لهما فضلاً عظيما في الدين. فإنّما استحق حد المفتري الذي هو كاذب دون المفتري الذي هو راجم بالقبيح لأنّه افترى بالتفضيل لأمير المؤمنين - عليه السلام - عليهما من حيث كذب

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شبكة كتب الشيعة
shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر فرمایا : جس نے بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ﴾[1]»، ثمّ سكت.

فقال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: قد حدَّثتك بما سمعت، قال: «أكلّ الذي سمعت هذا؟»، قال: لا، قال: «زدنا»، قال: حدَّثنا عمرو بن عبيد، عن الحسن[2]، قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بما ليس[3] في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النيَّة ينوي الرجل من الخير والشرّ فلا يعمله فيثاب عليه، ولا يثاب الرجل إلّا بما عمل إنْ خيراً

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

فال: فضحكت من حديثه، فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أنْ كفَّ حتّىٰ نسمع، قال: فرفع رأسه إليَّ فقال: ما يضحكك من الحقِّ أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله[4]، وأبكي! وإنّما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت.

فقال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني سفيان الثوري، عن محمّد بن المنكدر، أنّه رأىٰ عليًّا عليه السلام علىٰ منبر الكوفة وهو يقول: «لئن أتيت برجل يُفضِّلني علىٰ أبي بكر وعمر لأجلدنَّه حدَّ المفتري».

(١) سورة المائدة: ٥.

(٢) أي الحسن البصري، بقرينة رواية عمرو بن عبيد عنه.

(٣) في (م): بها وليس.

(٤) في (ج) و(د) و(هـ): أضحك الله وأبكى.

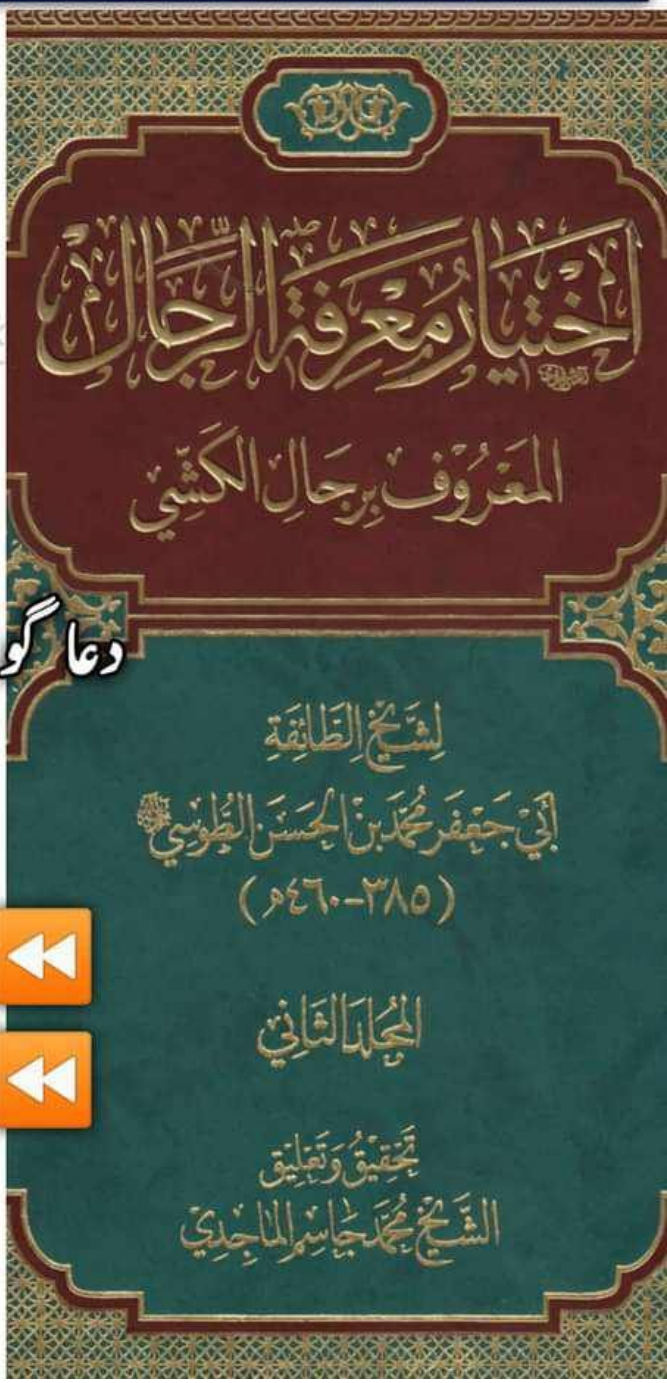

حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر فرمایا : ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر علامت ہے

فقال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: حدَّثني سفيان، عن جعفر، أنَّه قال: حُبُّ أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر.

قال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: حدَّثني يونس بن عبيد، عن الحسن أنَّ عليًا عليه السلام أبطأ عن بيعة أبي بكر، فقال له عتيق: ما خلَّفك يا عليُّ عن البيعة، والله لقد هممت أنْ أضرب عنقك، فقال له عليٌّ عليه السلام: «يا خليفة رسول الله، لا تثريب[1]»، قال: لا تثريب.

قال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني سفيان الثوري، عن الحسن أنَّ أبا بكر أمر خالداً بن الوليد أنْ يضرب عنق عليٍّ عليه السلام إذا سلَّم من صلاة الصبح، وأنَّ أبا بكر سلَّم بينه وبين نفسه، فقال: يا خالد، ما أمرتك.

قال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني نعيم بن عبد الله، عن جعفر بن محمّد أنَّه قال: «ودَّ عليُّ بن أبي طالب أنَّه بنخيلات ينبع يستظلُّ بظلِّهنَّ ويأكل من حشفهنَّ[2] ولم يشهد يوم الجمل ولا النهروان»، وحدَّثني به سفيان.

قال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثنا عبّاد[3]، عن جعفر ابن محمّد أنَّه قال: «لـمَّا رأىٰ عليُّ بن أبي طالب يوم الجمل كثرة

(١) التثريب: هو اللوم والتعيير. (لسان العرب: ج ١/ ص ٢٣٥).
(٢) الحشف: هو التمر الرديء. (الصحاح: ج ٤/ ص ١٣٤٤).
(٣) الظاهر بقرينة الإطلاق: هو عبّاد بن كثير (أو بكير) البصري، المذموم بما تقدَّم في ترجمة عبّاد بن صهيب.

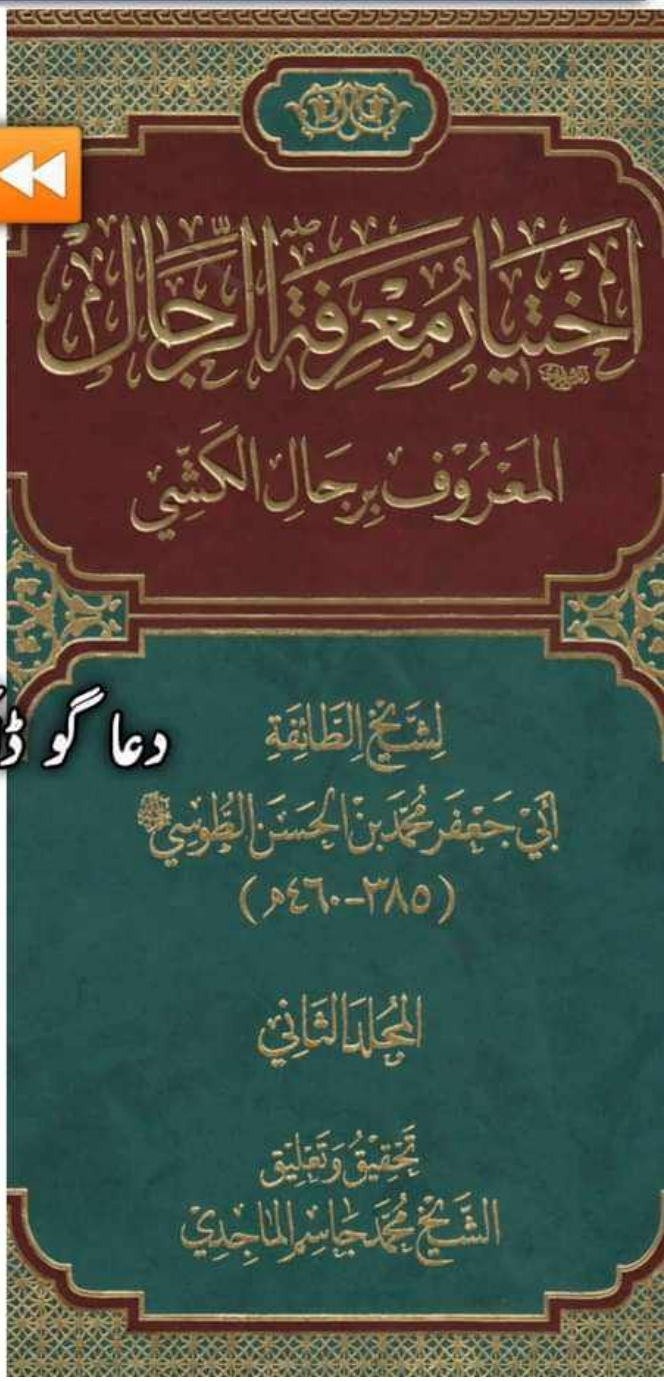

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے بھی مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

كان عدلاً ، وقال آخرون : لم يكن عدلاً ، لأنّه أخذ ماليس له ، فمن أجمعوا على عدالته واختلفوا في عصمته أولى بالإمامة وأحقّ ممّن اختلفوا في عدالته وأجمعوا على نفي العصمة عنه .(١)

٩ ـ ثمّ قال : ومن حكايات الشيخ وكلامه قال : سئل الفضل بن شاذان رحمه الله عمّا رووه الناصبة عن أمير المؤمنين عليه السلام أنّه قال : «لا اُوتي برجل يفضّلني على أبي بكر وعمر إلّا جلدته حدّ المفتري» فقال : إنّما روى هذا الحديث سويد بن غفلة وقد أجمع أهل الآثار على أنّه [illegible] لط ، وبعد فإنّ نفس الحديث متناقض ، لأنّ الأمّة مجمعة على أنّ عليّاً عليه السلام [illegible] دلاً في قضيّته ، وليس من العدل أن يجلد حدّ المفتري من لم يفتر ، لأنّ هذا جور على لسان الأمّة كلّها ، و عليّ بن أبي طالب عليه السلام عندنا بريء من ذلك .

قال الشيخ أدام الله عزّه : وأقول : إنّ هذا الحديث إن صحّ عن أمير المؤمنين عليه السلام [illegible] أذ [illegible] فإنّ الوجه فيه أنّ الفاضل بينه وبين الرجلين(٢) إنّما وجب عليه حد المفتري من حيث أوجب لهما بالمفاضلة مالا يستحقّانه من الفضل ، لأنّ المفاضلة لا يكون إلّا بين مقاربين في الفضل ،(٣) وبعد أن يكون في المفضول فضل ، و إذا كانت الدلائل على أنّ من لا طاعة معه لا فضل له في الدين ، وأنّ المرتدّ عن الإسلام ليس فيه شيء من الفضل الديني ، وكان الرجلان بجحدهما النصّ قبل قد خرجا عن الإيمان بطل أن يكون لهما فضل في الإسلام ، فكيف يحصل لهما من الفضل ما يقارب فضل أمير المؤمنين عليه السلام !! ومتى فضّل إنسان أمير المؤمنين عليه السلام عليهما فقد أوجب لهما فضلاً في الدين ، فإنّما استحقّ حدّ المفتري الّذي هو كاذب ، دون المفتري الّذي هو راجم بالقبيح ، لأنّه افترى بالتفضيل لأمير المؤمنين عليه السلام عليهما من حيث كذب في إثبات فضل لهما في الدين ، ويجري في هذا الباب مجرى من فضّل البرّ التقيّ(٤) على الكافر

(١) الفصول المختارة ١ : ٧٧ و ٧٨ .
(٢) في المصدر : ان الفاضل بينه و بين الرجلين .
(٣) » : لان المفاضلة لا تكون الا بين متقاربين في الفضل .
(٤) » : من فضل المسلم البر التقي .

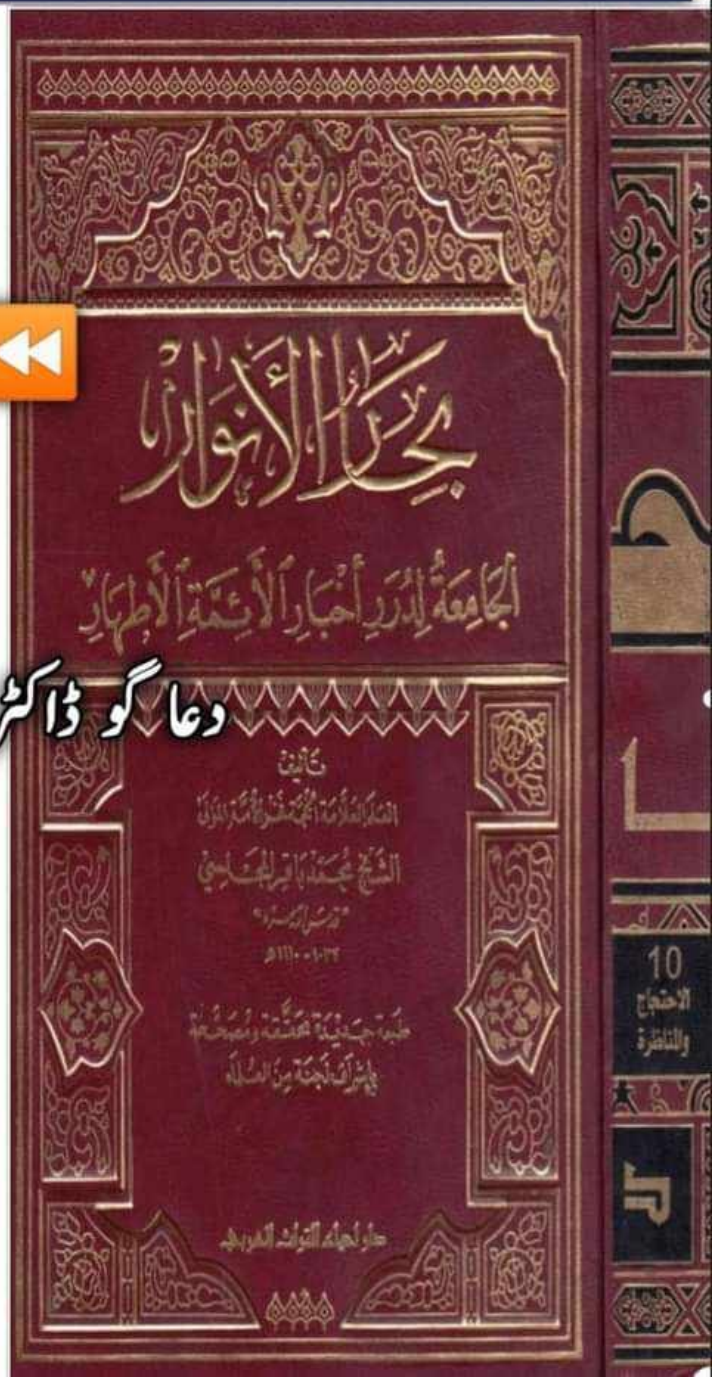

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پہلے والوں اور بعد والوں ، زمین والوں اور آسمان والوں میں سے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ باقی تمام سے بہترین ہیں

الكامل في ضعفاء الرجال

تأليف
الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني
المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق
الدكتور/ مازن السرساوي

المجلد الثالث

مكتبة الرشد ناشرون

[٣٦٧] جَبْرُونُ بْنُ وَاقِدٍ، أَبُو عَبَّادٍ الْإِفْرِيقِيُّ، مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ(١).

٣٩٧٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثنا جَبْرُونُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا مَخْلَدُ(٢) بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: [ق/٢/٩/ب] «أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ خَيْرُ الْأَوَّلِينَ، وَخَيْرُ الْآخِرِينَ، وَخَيْرُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ، وَخَيْرُ أَهْلِ الْأَرَضِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ»(٣).

قال الشيخ: وهذا الْحَدِيث رواه عَلِيّ بْن داود القَنْطَرِيّ عَن أخيه مُحَمَّد بْن داود بهذا(٤).

٣٩٧٨- ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ(٥) مَيْمُونٌ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ جَبْرُونُ بْنُ وَاقِدٍ الإِفْرِيقِيُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

(١) توجمه الذهبي في «المغني» [١٠٨٩]، وفي «ميزان الاعتدال» [١٤٣٧]، وابن حجر في «اللسان» [٣٧٩].
وقال الذهبي: «ليس بثقة».
(٢) في [ق]: «مجلد»، وفي [أ]: «محمد».
(٣) أخرجه ابن الجوزي في «العلل المتناهية» (١/ ١٩٤)، وابن عساكر في «تاريخ دمشق» (٤٤/ ١٩٥)، من طريق المصنف به، والخطيب في «تاريخ بغداد» (٥/ ٢٥٣)، وأبو الفضل الزهري في «حديثه» (١/ ٤٣٣)، من طريق محمد بن داود به.
(٤) في [ق]، [أ]: «هذا».
(٥) بعدها في [أ] ، [ق]: «بن»، وميمون هو محمد.
(٦) في [ق]: «ابن».

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پہلے والوں اور بعد والوں ، زمین والوں اور آسمان والوں میں سے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ باقی تمام سے بہترین ہیں

الكامل في ضعفاء الرجال

للإمام الحافظ
أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني
٢٧٧ - ٣٦٥ هـ

الطبعة الأولى
تحقيق الدكتور سهيل زكار

الطبعة الثالثة
نراجعها ونقابلها على النسخ المطبوعة
يحيى مختار غزاوي
مخرج جامعة أم القرى

الطبعة الثالثة

الجزء الثاني

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

٣٦٨/٤٣ جبرون بن واقد أبو عباد الإفريقي من أهل المغرب[1]

حدثنا أحمد بن محمد بن عبد الخالق، حدثنا محمد بن داود القنطري، حدثنا جبرون بن واقد، حدثنا مخلد بن حسين، عن هشام، عن محمد، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: [أبو بكر وعمر خير الأولين وخير الآخرين وخير أهل السموات وخير أهل الأرضين إلا النبيين والمرسلين].

قال الشيخ: وهذا الحديث رواه علي بن داود [illegible] بهذا.

حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن بن ميمون المؤدب، حدثنا محمد بن داود القنطري، حدثنا أبو عباد جبرون بن واقد الإفريقي ببيت المقدس، حدثنا سفيان بن عُيينة، عن أبي الزبير، عن جابر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: [كلامي لا ينسخ كلام الله، وكلام الله ينسخ كلامي وكلام الله ينسخ بعضه بعضا].

حدثناه ابن أبي عصمة، حدثنا علي بن داود القنطري، حدثنا أخي محمد بن داود بإسناده نحوه.

قال الشيخ: (محمد بن داود)★، وجبرون بن واقد هذا لا أعرف له غير هذين الحديثين وجميعاً منكران ولا أعلم يرويهما عنه غير محمد بن داود.

٣٦٩/٤٤ جبارة بن المغلس بن محمد الحماني كوفي[2]

حدثنا الجنيدي، ثنا البخاري قال: توفي جبارة بن المغلس بالكوفة سنة إحدى وأربعين ومضى [illegible]

[illegible] الحضرمي يقول: سألت ابن نمير عن جبارة فقال: هو صدوق.

أخبرنا أحمد بن علي بن المثنى، ثنا جبارة، حدثنا عيسى بن يونس، عن عبدالله، عن نافع، عن ابن عمر، عن عمر، قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن إخصاء الإبل والغنم والخيل وقال: [إنما النماء في الخليل]».

قال أبو يعلى: وأخبرنا جبارة قال: حدثنا عيسى عن عبدالله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله، ليس فيه عمر.

قال الشيخ: هكذا في كتابي عن ابن المثنى في هذا الإسناد عن ابن عمر، عن عمر،

---

١ — جبرون بن واقد. انظر اللسان ٣/٩٤.

٢ — جبارة بن مغلس مات سنة ٢٤١ انظر تهذيب التهذيب ٢/٥٠-٥١.

★ — الظاهرة انها زائدة وموضعها في آخر الفقرة.

حضرت ابو بکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما مومنین میں سے سب سے زیادہ صفت کے اعتبار سے اعلیٰ ہیں اور (بارگاہ الٰہی میں) انبیاء کے بعد مومنین میں سے سب سے بڑی قدر و منزلت والے ہیں

التيسير بشرح الجامع الصغير

تصنيف

الإمام العالم ابن تاج العارفين

محمد عبد الرؤوف المناوي

المتوفى ١٠٣١ صنة

تحقيق

محمد العزازي

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-ilmiyah
DKi
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971 بيروت - لبنان
Est. by Mohamad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon
Établie par Mohamad Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban

إِنَّمَا تدْرك بِعَين البصيرة لَا الْبَصَر فَإِنَّهُمَا إِنَّمَا يكتبان فِي صَحَائِف مطوية فِي سر الْقلب ومطوية عَن سر الْقلب (طب هَب عَن أبي أُمَامَة) بِإِسْنَاد .

٤٩٨٥- (صَالح الْمُؤمنِينَ أَبُو بكر وَعمر) أَي: هما أَعلَى الْمُؤمنِينَ صفة وأعظمهم بعد الْأَنْبِيَاء قدرا وَصَالح وَاحِد أُرِيد بِهِ الْجمع وَذَا قَالَه لما سُئِلَ عَن قَوْله تَعَالَى ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ من هم (طب وَابْن مردويه) والخطيب (عَن ابْن مَسْعُود).

٤٩٨٦- (صَامَ نوح) نَبِي الله (الدَّهْر) كُله (إِلَّا يَوْم) عيد (الْفطر و) يَوْم عيد (الْأَضْحَى) فَإِنَّهُ لم يصمهما لعدم قَبُول وقتهما للصَّوْم (وَصَامَ دَاوُد نصف الدَّهْر) كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا دَائِما (وَصَامَ إِبْرَاهِيم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر صَامَ الدَّهْر وَأفْطر الدَّهْر) لأَن الْحَسَنَة بِعشر أَمْثَالهَا فالثلاثة بِثَلَاثِينَ وَهِي عدَّة أَيَّام الشَّهْر (طب هَب عَن ابْن عَمْرو) بن الْعَاص بِإِسْنَاد حسن.

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

٤٩٨٧- (صَبِيحَة لَيْلَة الْقدر) أَي: الحكم والفصل سميت بِهِ لعظم قدرهَا (تطلع الشَّمْس لَا شُعَاع لَهَا) بِضَم الشين مَا يرى من ضوئها عِنْد بروزها كالجبال والقضبان (كَأَنَّهَا طست) من نُحَاس أَبيض (حَتَّى ترْتَفع) كرمح فِي رَأْي الْعين (حم م ٣ عَن أُبي) بن كَعْب.

٤٩٨٨- (صدق الله فَصدقهُ) قَالَه فِي رجل جَاهد حَتَّى قتل يعْنى أَن الله تَعَالَى وصف الْمُجَاهدين بالذين قَاتلُوا صابرين محتسبين فقاتل هَذَا الرجل محتسباً فَإِنَّهُ صدق الله قَالَ تَعَالَى: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب:٢٣] وَهَذَا كِنَايَة عَن تناهي رفْعَة دَرَجَته (طب ك عَن شَدَّاد بن الْهَاد) واسْمه أُسَامَة بن عمر قيل لَهُ: الْهَاد؛ لِأَنَّهُ كَانَ يُوقد النَّار لَيْلًا للسائرين قَالَ ابْن سعد لَهُ رُؤْيَة وَرِوَايَة وَفِي الْإِصَابَة لَهُ فِي النَّسَائِيّ حَدِيث وَاحِد قَالَ الدوري عَن ابْن معِين لَيْسَ لَهُ مُسْند غَيره انْتهى وَيرد عَلَيْهِ هَذَا الحَدِيث.

٤٩٨٩- (صَدَقَة) أَي: الْقصر صَدَقَة (تصدق الله بهَا عَلَيْكُم) وَلَيْسَ بعزيمة (فاقبلوا بِصَدَقَتِهِ) أَي: اقصروا فِي السّفر ندبا وَقيل وجوبا وَهَذِه الْبَاء ثَابِتَة فِي خطّ

جس افضیلت سے متعلق ہم بحث کر رہے ہیں ، اس کا مرجع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کی کثرت اور عزت و کرامت (ان حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی) ہے

واسيراً﴾ [الإنسان: ٨]، الرابع: الشجاعة تواتر مكافحته للحروب ولقاء الابطال وقتل أكابر الجاهلية، حتى قال عليه السلام يوم الاحزاب: «لضربة علي خير من عبادة الثقلين»، وتواتر وقائعه في خيبر وغيره. الخامس: «حسن خلقه» قد اشتهر ذلك حتى نسب إلى الدعاء فقد قال عليه السلام: «حسن الخلق من الإيمان» [illegible] خيبر بيده وقال: ما قلعت باب خيبر بقوة جسمانية لكن بقوة إلهية. السابع: نسبه وقربه من الرسول نسباً ومصاهرة وهو غير خفي. وعباس وإن كان عم النبي عليه السلام لكن كان أخا عبد الله من الأب، وأبو طالب أخاه من الأب والأم. الثامن: اختصاصه بصاحبة كفاطمة) سيدة نساء العالمين (وولدين كالحسن والحسين وهما سيدا شباب أهل الجنة) كما ورد في الحديث (ثم أولاد أولاده ممن اتفق الانام على فضلهم على العالمين حتى كان أبو يزيد) مع علو طبقته (سقاء في دار جعفر الصادق رضي الله عنه و) كان (معروف الكرخي بواب دار علي بن موسى الرضا) هذا مما لا شبهة في صحته فإن معروفاً كان صبياً نصرانياً فاسلم على يد علي بن موسى وكان يخدمه، وأما أبو يزيد فلم يدرك جعفراً بل هو متاخر عن معروف ولكنه كان يستفيض من روحانية جعفر فلذلك اشتهر انتسابه إليه، وإذا اجتمعت هذه الصفات المذكورة في علي وجب أن يكون أفضل من غيره. (والجواب عن الكل أنه يدل على الفضيلة وأما الأفضلية فلا. كيف ومرجعها) أي مرجع الأفضلية التي نحن بصددها (إلى أكثر الثواب) والكرامة عند الله (وذلك يعود إلى الاكتساب) للطاعات (والإخلاص) فيها (وما يعود إلى نصرة الإسلام ومآثرهم في تقوية الدين)، ومن المعلوم في كتب السير أن أبا بكر لما أسلم اشتغل بالدعوة إلى الله، فاسلم على يده عثمان بن عفان، وطلحة بن عبيد الله، والزبير، وسعد بن أبي وقاص، وعثمان بن مظعون، فتقوى بهم الإسلام وكان دائماً في منازعة الكفار وإعلاء كلمة دين الله في حياة النبي عليه الصلاة والسلام وبعد وفاته. (واعلم أن مسالة الأفضلية لا مطمع فيها في الجزم واليقين)؛ إذ لا دلالة للعقل بطريق الاستقلال على الأفضلية بمعنى الأكثرية في الثواب بل مستندها النقل (وليست) هذه المسالة (مسالة يتعلق بها عمل فيكتفى فيها بالظن) الذي هو كاف في الأحكام العملية، بل هي مسالة علمية يطلب فيها اليقين، (والنصوص المذكورة من الطرفين بعد تعارضها لا تفيد القطع على ما لا يخفى على مصنف) لأنها بأسرها إما آحاد أو ظنية الدلالة مع كونها متعارضة أيضاً وليس الاختصاص بكثرة أسباب الثواب موجباً لزيادته قطعاً بل ظناً لأن الثواب تفضل من الله كما عرفته فيما سلف فله أن لا يثيب المطيع ويثبت غيره، وثبوت الإمامة وإن كان قطعياً لا يفيد القطع بالأفضلية بل

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

شرح المواقف

للقاضي عضد الدين عبد الرحمن الإيجي المتوفى سنة ٧٥٦هـ

تأليف

السيد الشريف علي بن محمد الجرجاني

المتوفى سنة ٨١٦هـ

ومعه

حاشيتا السيالكوتي والچلبي

على شرح المواقف

ضبطه وصححه

محمود عمر الدمياطي

تنبيه:

جعلنا بأعلى الصحيفة المواقف بشرحها، ودونها حاشية عبد الحكيم السيالكوتي ودونهما حاشية حسن چلبي بن محمد شاه الفناري مفصولاً بين كل واحد منهما بجدول

الجزء الثامن

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ، پھر عمر بن خطاب ، پھر عثمان بن عفان ، پھر علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں

عقائد نامہ اہل سنت وجماعت

یعنی

کتاب الفقہ الاکبر مع وصیت نامہ امام اعظم رضی اللہ عنہ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

مترجم

مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

احیاء معهد العلوم الاسلامیه، جامعه حسنین

بنگلور، ہند

وأفضلُ الناسِ بعدَ رسولِ اللهِ صلى اللهُ تعالى عليهِ وعلى ءالهِ وسلمَ: أبو بكرٍ الصديقُ رضيَ اللهُ عنهُ، ثم عمرُ بنُ الخطابِ ثمَّ عثمانُ بنُ عفانَ ثم عليُّ بنُ أبي طالبٍ، رضوانُ اللهِ تعالى عليهِم أجمعين. غابرينَ على الحقِّ، ومعَ الحقِّ، كما كانوا نتولاهُم جميعًا. ولا نذكرُ الصحابةُ (وفي نسخة ولا نذكرُ أحدًا من أصحابِ رسولِ اللهِ) إلا بخيرٍ، ولا نكفرُ مسلمًا بذنبٍ منَ الذنوبِ وإنْ كانتْ كبيرةً إذا لم يستحِلَّها، ولا نزيلُ عنهُ اسمَ الإيمانِ ونسمِّيهِ مؤمنًا حقيقةً، ويجوزُ أنْ يكونَ مؤمنًا فاسقًا غيرَ كافرٍ.

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں میں افضل حضرت ابو بکر صدیق، پھر عمر بن خطاب فاروق اعظم ، پھر عثمان بن عفان ذوالنورین ، پھر علی بن ابی طالب المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ یہ سب کے سب عبادت گزار، اور حق پر ثابت قدم ، اور حق کے ساتھ رہنے والے تھے۔ ہم ان سب سے محبت رکھتے ہیں، اور ہم کسی صحابی رسول اللہ کا ذکر خیر کے سواء نہیں کرتے، اور نہ کسی گناح کے سبب کسی مسلمان کی ہم تکفیر کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ گناہ کبیرہ ہو، بشرطیکہ وہ اس گناہ کو حلال نہ جانتا ہو۔ اور اس سے ہم ایمان کے نام کو دور نہیں کرتے، اور ہم ایسے کو حقیقی مومن کا نام دیتے ہیں، اور جائز ہے کہ مومن فاسق غیر کافر ہو۔

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ، پھر عمر بن خطاب ، پھر عثمان بن عفان ، پھر علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں

کتاب "فقہ اکبر"

پر ہونے والے اعتراضات و جوابات اور مستند ترین نسخہ کی

تحقیق و تدقیق

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الفقہ الاکبر

از: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ و تحقیق :

معروف العلماء مفتی حماد رضا نوری برکاتی

نائب مہتمم و مفتی دار العلوم احسن البرکات، حیدر آباد

زاویہ پبلشرز

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ ۰ لاہور

Ph: 042-37248657- 37112954

Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466

Email:zaviapublishers@gmail.com

کبیرہ گناہوں سے، اور کفر سے، نیز تمام قبیح اور فحش اشیاء سے بھی۔ البتہ بعض انبیاء کرام علیہم السلام سے کچھ عجلت کی باتیں، اور غیر ارادی افعال سرزد ہوئے، (جو کسی مصلحت پر مبنی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے مگر اس سے ان کے دامن پر کوئی قدغن نہیں)۔

اور محمد رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے نبی، اس کے حبیب اور اس کے رسول اور اس کے بندے ہیں، اور اس کی منتخب کردہ شخصیت، اور اس کی چنی ہوئی پاکیزہ و برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں، آپ نے کبھی بھی پلک جھپکنے کے برابر بھی نہ بت کی عبادت کی، نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کبھی شرک کیا اور نہ ہی کبھی کسی قسم کے صغیرہ یا کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے۔ (۲)

بندوں کے درجات:

رسول اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل، سیدنا ابو بکر صدیق (صدیق اکبر)، پھر سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم، پھر سیدنا عثمان غنی (ذو النورین)، پھر سیدنا علی (حیدر کرار) بن ابو طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ یہ سب حق پر قائم تھے، حق پر ڈٹے ہوئے، اور حق پر عبادت کرنے والے، رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے والے اور سب کے سب حق کو دوست رکھنے والے تھے۔ ہم ان سب کو دوست رکھتے ہیں اور سب سے محبت کرتے ہیں۔ اور صحابہ کرام میں سے جس کا بھی ذکر کریں گے خیر و بھلائی اور اچھے کلمات سے کریں گے۔

تکفیر مسلم (معاذ اللہ)

ہم کسی بھی مسلمان پر گناہ کرنے کی بنا پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے اگر چہ وہ گناہ، گناہ کبیرہ ہو، جب تک کہ وہ اس گناہ کو حلال نہ کہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے شخص سے ایمان کا نام دور کریں گے، بلکہ اس کو حقیقی مسلمان ہی کہیں گے۔ کیونکہ یہ تو ممکن ہے ایک شخص مسلمان ہو، اور فاسق ہو اور کافر نہ ہو۔

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ، پھر عمر بن خطاب ، پھر عثمان بن عفان ، پھر علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین افضل ہیں

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اُن پر اصرار نہو اسلیئے کہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہوجاتا ہے علامہ طبرسی اثنا عشری اپنی تفسیر مین
کہتے ہین کہ بعض گناہ بعض سے بڑے ہین پھر جو ہم بعض کو صغیرہ اور بعض کو کبیرہ کہتے ہین اُس کی
وجہ یہ ہے کہ ایک بہ نسبت دوسرے کے چھوٹا گناہ معلوم ہوتا ہے مثلاً کسی عورت نامحرم
کا بوسہ لینا بہ نسبت اس کے ساتھ زنا کرنے کے چھوٹا گناہ ہے اگرچہ اُس کی طرف نظر بد سے
دیکھنے کی بہ نسبت بوسہ لینا بھی گناہ کبیرہ ہے اور خوارج کے نزدیک کل گناہ کبیرہ ہین وہ کسیکو صغیرہ نہین کہتے

افضل الناس بعد النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام ابوبکر الصدیق
ثم عمر بن الخطاب الفاروق ثم عثمان بن عفان ذوالنورین ثم علی
بن ابی طالب المرتضیٰ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین

یعنی انبیا کے بعد تمام آدمیون سے بہتر ابوبکر صدیق ہین پھر عمر بن الخطاب فاروق ہین پھر عثمان
ذوالنورین ہین پھر علی بن ابی طالب ہین خوشنود ہو جیو اللہ ان سے اور بعض نسخون میں یون
ہے افضل الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہر صورت افضلیت ان کی تمام انبیا کے
بعد ہے اس لیے کہ کوئی ولی کسی نبی کے مرتبے کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو پس کوئی صحابی
کسی نبی کے مرتبے کو نہین پہونچ سکتا افضل ہونا کیسا ۔ افضلیت کی یہ ترتیب اہلسنت کے
نزدیک ہے اور اکثر قدماے معتزلہ بھی اسی مذہب پر ہین اور خوارج کے نزدیک بھی صرف
حی شیخین مین یہی ترتیب ہے اور خطابیہ کے نزدیک سب سے افضل حضرت عمر ہین اور
فرقہ عباسیہ جو امامت حضرت عباس عم رسول اللہ کا قائل ہے اس کی راے مین افضل اصحاب
عباس بن عبد المطلب ہین اور شیعہ تمام علے الاتفاق حضرت علےؓ کو افضل جانتے ہین اور
یہی مذہب جمہور متاخرین معتزلہ کا ہے جیسا کہ شرح مقاصد مین ذکر کیا ہے ۔ واضح ہو کہ افضلیت
کی دو قسمین ہوتی ہین ایک کلی ایک جزئی **فضل کلی** اُسے کہتے ہین کہ کسی شخص مین ایسے اوصاف
زیادہ ہون جو اکثر احوال مین عقلا کے نزدیک مرغوب اور معتبر ہون اور عقلا کو اکثر امور مین اُن سے
فائدہ و نفع پہونچتا رہے مگر اس وجہ سے کہ حسن و خوبی باعتبار رسوم و حاجات و صناعات کے

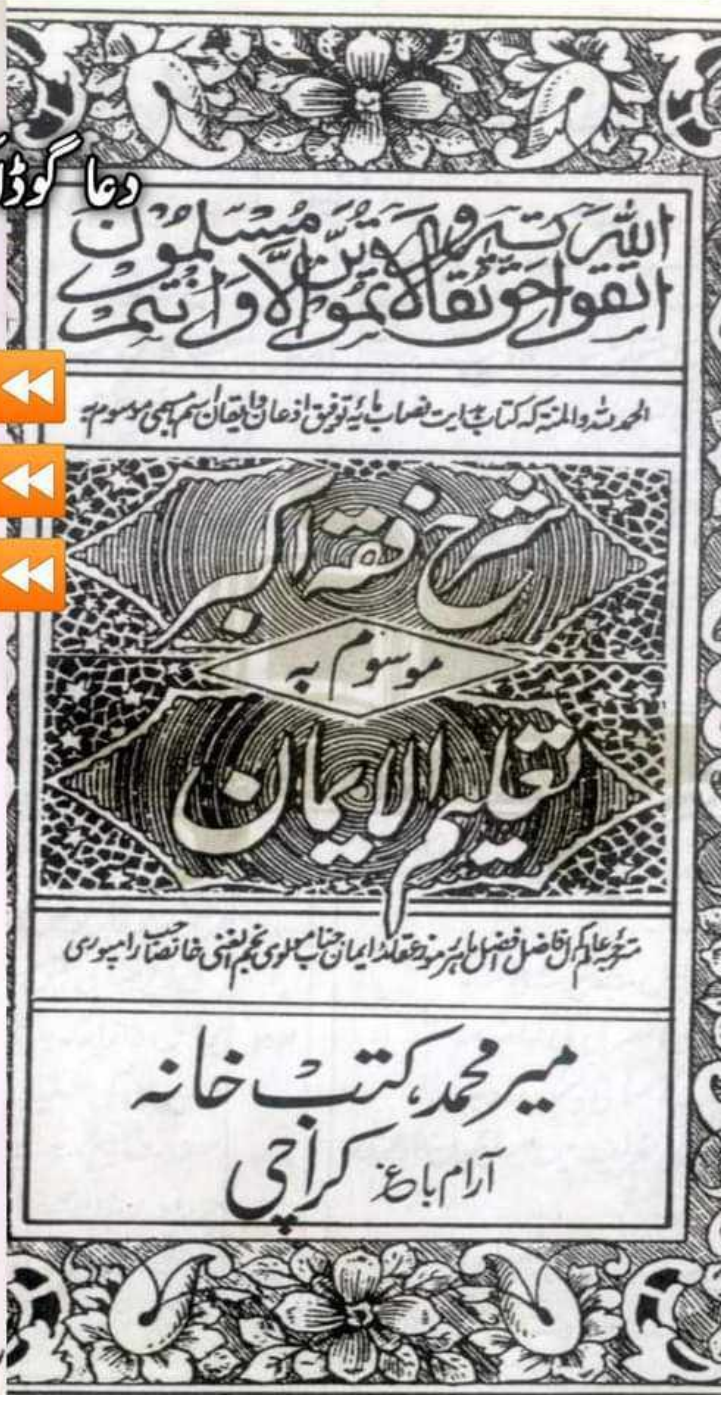

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ، پھر عمر بن خطاب ، پھر عثمان بن عفان ، پھر علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

شرح فقہ اکبر

مترجم شارح ——— علامہ محمد لیاقت علی رضوی

بااہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— جنوری 2017ء

سرورق ——— دعا گوڈاکٹر فیض احمد اویسی ایڈیشن 2

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز® زبیدہ سنٹر، 40، اردو بازار لاہور فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

صحابہ کرام میں باہمی فضیلت کا بیان

المفاضلة بَين الصَّحَابَة

وَافضل النَّاس بعد النَّبِيين عَلَيْهِم الصَّلَاة وَالسَّلَام اَبُو بكر الصّديق ثمَّ عمر بن الْخطاب الْفَارُوق ثمَّ عُثْمَان بن عَفَّان ذُو النورين ثمَّ عَلِيّ بن ابى طَالب المرتضى رضوَان الله عَلَيْهِم اَجْمَعِينَ .عابدين ثابتين على الْحق وَمَعَ الْحق نتولاهم جَمِيعًا وَلَا نذْكر احدا من اَصْحَاب رَسُول الله اِلَّا بِخَير

صحابہ کرام کے درمیان باہمی فضیلت کے بیان میں ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق، ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم، ان کے حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین اور ان کے بعد حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ جو عبادت گزار ہیں ہمیشہ حق پر ثابت رہنے والے ہیں اور حق کے ساتھ ہیں اور وہ ہم ان سب سے محبت کرتے ہیں۔ اور ہم اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہر ایک کا ذکر بھلائی کے ساتھ کرتے ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

اس ضمن میں مولا علی رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ملاحظہ فرمائیں

1- حدیث شریف: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال باکمال کے بعد افضل ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث 178 جلد اول، ص 107)

2- حدیث شریف: ابو البختری طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا، میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکر اور وہی آپ کے وصال کے بعد آپ کی اُمت کے والی یعنی خلیفہ ہوں گے اور وہی اُمت میں سب سے افضل اور سب سے بڑھ کر نرم دل ہیں۔ (ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد 30، ص 73)

3- حدیث شریف: حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں) کہ میں نے اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر، میں نے عرض کی، پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، حدیث 3671، جلد 2، ص 522)

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ، پھر عمر بن خطاب ، پھر عثمان بن عفان ، پھر علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین افضل ہیں

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

كتاب

الفقه الاكبر

للامام الاعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي رضي الله عنه

وشرحه للامام الهمام ناصر السنة وقامع البدعة شيخ عصره

ملا علي القاري الحنفي المتوفى سنة ١٠٠١

تغمده الله برحمته

SEEN BY
PRESERVATION
SERVICES
DATE.....

طبع بمطبعة

دار الكتب العربية الكبرى

(على نفقة أصحابها)

(مصطفى البابي الحلبي وأخويه بكري وعيسى)

(بمصر)

الذي هو فاسق بالاجماع كيف يكون أفضل من المعصوم بلا نزاع ولعل وجهه انه من جهة ايمانه الغيبي أفضل من الايمان الشهودي الحاصل للملائكة فتكون الافضلية من هذه الحيثية مع ما فيه من المنافاة بان الايمان يزيد بالايقان والاطمئنان وان الخبر ليس كالعيان والله المستعان . وأما ما أجابه النووي عما تشبث به المعتزلي في تفضيل الملائكة وهو قوله سبحانه وتعالى لن يستنكف المسيح أن يكون عبدا لله ولا الملائكة ان فان هذا يقتضي أن تكون الملائكة أفضل من المسيح أي لن يرتفع عيسى عليه السلام عن العبودية ولا من هو أرفع درجة منه بقوله ان محمدا صلى الله عليه وسلم أفضل من المسيح عليه السلام ولا يلزم من كون الملائكة أفضل من المسيح عليه السلام كونهم أفضل من محمد صلى الله عليه وسلم ففيه انه ينتقض بما تقدم من ان خواص البشر أفضل من خواص الملائكة فالجواب الصواب ان الملائكة صيغة جمع فيفيد أن جميع الملائكة أفضل من المسيح ولا يقتضي أن يكون كل واحد منهم أفضل من المسيح عليه السلام وانما فيه الكلام والله تعالى أعلم بحقيقة المرام ومنها تفضيل سائر الصحابة بعد الأربعة رضي الله عنهم فقال أبو منصور البغدادي من أكابر أئمة الشافعية أجمع أهل السنة والجماعة على ان أفضل الصحابة أبو بكر فعمر فعثمان فعلي فبقية العشرة المبشرة بالجنة فأهل بدر فباقي أهل أحد فباقي أهل بيعة الرضوان بالحديبية فباقي الصحابة رضي الله عنهم انتهى ولعله أراد بالاجماع اجماع أكثر أهل السنة والجماعة لان الاختلاف واقع بين علي وعثمان رضي الله عنهم عند بعض أهل السنة وان كان الجمهور على الترتيب المذكور هذا وقد روى أصحاب السنن وصححه الترمذي عن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة في الجنة أبو بكر وعمر وعثمان وعلي والزبير وطلحة وعبد الرحمن وأبو عبيدة وسعد بن أبي وقاص وسعيد بن زيد رضي الله عنهم وقد ورد أن فاطمة رضي الله عنها سيدة نساء أهل الجنة والحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وأما عدة أهل بدر فثلاثمائة وبضعة عشر وقد روى ابن ماجه عن رافع بن خديج رضي الله عنه قال جاء جبريل أو ملك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما تعدون من شهد بدرا فيكم قال خيارنا قال كذلك هم عندنا خيار الملائكة وروى أبو داود والترمذي وصححه انه صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل النار أحد ممن بايع تحت الشجرة وبالجملة فالسابقون الأولون من المهاجرين والانصار أفضل من غيرهم لقوله تعالى لا يستوي منكم من أنفق من قبل الفتح وقاتل أولئك أعظم درجة من الذين أنفقوا من بعد وقاتلوا وكلا وعد الله الحسنى . ومنها تفضيل التابعين رضي الله عنهم فقد قال شيخ الاسلام محمد بن خفيف الشيرازي واختلف الناس في أفضل التابعين فأهل المدينة يقولون سعيد بن المسيب رضي الله عنه وأهل البصرة يقولون الحسن البصري رضي الله عنه وأهل الكوفة يقولون أويس القرني رضي الله عنه وقال بعض المتأخرين الصحيح

انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں

النعت بين الامام ثم نبوته ورسالته عليه الصلاة والسلام ثابتة بالمعجزات بل هو معجزه فى حد الذات والصفات كما قال صاحب البردة

كفاك بالعلم فى الامى معجزة * فى الجاهلية والتأديب فى اليتم

وما أحسن قول حسان رضى الله تعالى عنه

وإن سنام المجد من آل هاشم * بنو بنت مخزوم ووالدك العبد

ودعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ويزيده بيانا أن ما من أحد ادعى النبوة من الكذابين الا وقد ظهر عنه من الجهل والكذب لمن له أدنى تمييز بل وقد قيل ما أسر أحد سريرة الا أظهرها الله على صفحات وجهه وفلتات لسانه ويزيده قوله تعالى والله مخرج ما كنتم تكتمون (وصفيه) أى مصطفاه بأنواع من الكرامات وحقائق المقامات الدنيوية والاخروية وفى نسخة بزيادة ومنتقاه أى مختاره ومجتباه من بين مخلوقاته كما يشير اليه قول القائل * لولاه لم تخرج الدنيا من العدم * (ولم يعبد الصنم) أى ولا غيره لقوله (ولم يشرك بالله طرفة عين قط) أى لا قبل النبوة ولا بعدها فان الانبياء عليهم الصلاة والسلام معصومون عن الكفر مطلقا بالاجماع وان جوز بعضهم صدور الصغيرة بل الكبيرة قبل النبوة بل وبعدها أيضا فى مقام النزاع وأما هو صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فكما قال الامام الاعظم رحمه الله (ولم يرتكب صغيرة ولا كبيرة) وأما قوله تعالى عفا الله عنك لم أذنت لهم الآية وكذا قوله تعالى ما كان لنبى أن يكون له أسرى الآية فمحمول على ترك الأولى بالنسبة الى مقامه الاعلى (وأفضل الناس بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم) أى بعد وجوده لانه خاتم النبيين حال شهوده وأما عيسى فقد وجد قبله وان كان يقع نزوله بعده ولا يبعد أن يقال أراد الامام الاعظم البعدية الزمانية ففى شرح المقاصد ذهب العظماء من العلماء الى أن أربعة من الانبياء فى زمرة الاحياء الخضر والياس فى الارض وعيسى وادريس فى السماء والحاصل أن أفضل الناس بعد الانبياء عليهم الصلاة والسلام (أبو بكر الصديق رضى الله عنه) كان اسمه فى الجاهلية عبد الكعبة فسماه رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم عبد الله واسم أبيه أبى قحافة عثمان بن عامر بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة بن كعب بن لؤى بن غالب بن فهر القرشى الصديق التيمى وهو الصديق لكثرة صدقه وتحقيقه وقوة تصديقه وسبق توفيقه فهو أفضل الأولياء من الأولين والآخرين . وقد حكى الاجماع على ذلك ولا عبرة بمخالفة الروافض هنالك وقد استخلفه عليه الصلاة والسلام فى الصلاة فكان هو الخليفة حقا وصدقا وفى الصحيحين عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فى اليوم الذى بدئ فيه فقال ادعى الى أبيك وأخيك حتى أكتب

كتاب

الفقه الاكبر

للامام الاعظم أبى حنيفة النعمان بن ثابت الكوفى رضى الله عنه

وشرحه للامام الهمام ناصر السنة وقامع البدعة شيخ عصره

ملا على القارى الحنفى المتوفى سنة ١٠٠١

تغمده الله برحمته

SEEN BY
PRESERVATION
SERVICES
DATE.....

طبع بمطبعة

دار الكتب العربية الكبرى

(على نفقة أصحابها)

(مصطفى البابى الحلبى وأخويه بكرى وعيسى)

(بمصر)

النعت بين الامام نم نبوته ورسالته عليه الصلاة والسلام ثابتة بالمعجزات بل هو معجزه فى حد الذات والصفات كما قال صاحب البردة

كفاك بالعلم فى الامى معجزة * فى الجاهلية والتأديب فى اليتم

وما أحسن قول حسان رضى الله تعالى عنه

لولم يكن فيه آيات مبينة * كانت بديهته تأتيك بالخبر

و بيانه أن ما من أحد ادعى النبوة من الكذابين الا وقد ظهر عنه من الجهل والكذب لمن له أدنى تمييز بل وقد قيل ما أسر أحد سريرة الا أظهرها الله على صفحات وجهه وفلتات لسانه و يزيده قوله تعالى والله مخرج ما كنتم تكتمون (وصفيه) أى مصطفاه بأنواع من الكرامات وحقائق المقامات الدنيوية والاخروية وفى نسخة بزيادة ومنتقاه أى مختاره ومجتباه من بين مخلوقاته كما يشير اليه قول القائل * لولاه لم تخرج الدنيا من العدم * (ولم يعبد الصنم) أى ولا غيره اقوله (ولم يشرك بالله طرفة عين قط) أى لا قبل النبوة ولا بعدها فان الانبياء عليهم الصلاة والسلام معصومون عن الكفر مطلقا بالاجماع وان جوز بعضهم صدور الصغيرة بل الكبيرة [illegible] الا يقتدى [illegible] الزاع وأما هو صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فكما قال الامام الاعظم رحمه الله (ولم يرتكب صغيرة ولا كبيرة) وأما قوله تعالى عفا الله عنك لم أذنت لهم الآية وكذا قوله تعالى ما كان لنبى أن يكون له أسرى الآية فمحمول على ترك الأولى بالنسبة الى مقامه الاعلى (وأفضل الناس بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم) أى بعد وجوده لانه خاتم النبيين حال شهوده وأما عيسى فقد وجد قبله وان كان يقع نزوله بعده ولا يبعد أن يقال أراد الامام الاعظم البعدية الزمانية ففى شرح المقاصد ذهب العظماء من العلماء الى أن أربعة من الانبياء فى زمرة الاحياء الخضر والياس فى الارض وعيسى وادريس فى السماء والحاصل أن أفضل الناس بعد الانبياء عليهم الصلاة والسلام (أبو بكر الصديق رضى الله عنه) كان اسمه فى الجاهلية عبد الكعبة فسماه رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم عبد الله واسم أبيه أبى قحافة عثمان بن عامر بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة بن كعب بن لؤى بن غالب بن فهر القرشى الصديق التيمى وهو الصديق لكثرة صدقه وتحقيقه وقوة تصديقه وسبق توفيقه فهو أفضل الأولياء من الأولين والآخرين . وقد حكى الاجماع على ذلك ولا عبرة بمخالفة الروافض هنالك وقد استخلفه عليه الصلاة والسلام فى الصلاة فكان هو الخليفة حقا وصدقا وفى الصحيحين عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فى اليوم الذى بدئ فيه فقال ادعى الى أباك وأخاك حتى أكتب

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

كتاب

الفقه الاكبر

للامام الاعظم أبى حنيفة النعمان بن ثابت الكوفى رضى الله عنه

وشرحه للامام الهمام ناصر السنة وقامع البدعة شيخ عصره

ملا على القارى الحنفى المتوفى سنة ١٠٠١

تغمده الله برحمته

طبع بمطبعة

دار الكتب العربية الكبرى

على نفقة أصحابها

(مصطفى البابى الحلبى وأخويه بكرى وعيسى)

(بمصر)

انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں

النعت بين الامام ثم نبوته ورسالته عليه الصلاة والسلام ثابتة بالمعجزات بل هو معجزه فى حد الذات والصفات كما قال صاحب البردة

كفاك بالعلم فى الامى معجزة * فى الجاهلية والتأديب فى اليتم

وما أحسن قول حسان رضى الله تعالى عنه

لولم يكن فيه آيات مبينة * كانت بديهته تأتيك بالخبر

و بيانه أن ما من أحد ادعى النبوة من الكذابين الا وقد ظهر عنه من الجهل والكذب لمن له أدنى تمييز بل وقد قيل ما أمر أحد مريرة الا أظهرها الله على صفحات وجهه وفلتات لسانه ويزيده قوله تعالى والله مخرج ما كنتم تكتمون (وصفيه) أى مصطفاه بأنواع من الكرامات وحقائق المقامات الدنيوية والاخروية وفى نسخة بزيادة ومنتقاه أى مختاره ومجتباه من بين مخلوقاته كما يشير اليه قول القائل * لولاه لم تخرج الدنيا من العدم * (ولم يعبد الصنم) أى ولا غيره لقوله (ولم يشرك بالله طرفة عين قط) أى لا قبل النبوة ولا بعدها فان الانبياء عليهم الصلاة والسلام معصومون عن الكفر مطلقا بالاجماع وان جوز بعضهم صدور الصغيرة بل الكبيرة قبل النبوة وأيضا فى محل النزاع وأما هو صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فكما قال الامام الاعظم رحمه الله (ولم يرتكب صغيرة ولا كبيرة) وأما قوله تعالى عفا الله عنك لم أذنت لهم الآية وكذا قوله تعالى ما كان لنبى أن يكون له أسرى الآية فمحمول على ترك الأولى بالنسبة الى مقامه الاعلى (وأفضل الناس بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم) أى بعد وجوده لانه خاتم النبيين حال شهوده وأما عيسى فقد وجد قبله وان كان يقع نزوله بعده ولا يبعد أن يقال أراد الامام الاعظم البعدية الزمانية ففى شرح المقاصد ذهب العظماء من العلماء الى أن أربعة من الانبياء فى زمرة الاحياء الخضر والياس فى الارض وعيسى وادريس فى السماء والحاصل أن أفضل الناس بعد الانبياء عليهم الصلاة والسلام (أبو بكر الصديق رضى الله عنه) كان اسمه فى الجاهلية عبد الكعبة فسماه رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم عبد الله واسم أبيه أبى قحافة عثمان بن عامر بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة بن كعب بن لؤى بن غالب بن فهر القرشى الصديق التيمى وهو الصديق لكثرة صدقه وتحقيقه وقوة تصديقه وسبق توفيقه فهو أفضل الأولياء من الأولين والآخرين . وقد حكى الاجماع على ذلك ولا عبرة بمخالفة الروافض هنالك وقد استخلفه عليه الصلاة والسلام فى الصلاة فكان هو الخليفة حقا وصدقا وفى الصحيحين عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فى اليوم الذى بدئ فيه فقال ادعى الى أباك وأخاك حتى أكتب

كتاب

الفقه الاكبر

للامام الاعظم أبى حنيفة النعمان بن ثابت الكوفى رضى الله عنه

وشرحه للامام الهمام ناصر السنة وقامع البدعة شيخ عصره

ملا على القارى الحنفى المتوفى سنة ١٠٠١

نعمده الله برحمته

طبع بمطبعة

دار الكتب العربية الكبرى

(على نفقة أصحابها)

(مصطفى البابى الحلبى وأخويه بكرى وعيسى)

(بمصر)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ تابعی ہیں ، آپ سے پوچھا گیا کہ حضرت علی افضل ہیں یا حضرت ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہم) ؟ تو یہ سنتے ہی آپ کا جسم لرز اٹھا اور آپ کے ہاتھ سے عصا گر گیا اور فرمایا : مجھے گمان نہ تھا کہ میں ایسے زمانے تک زندہ رہوں گا ، جس میں لوگ حضرت ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہم) کے برابر کسی دوسرے کو ٹھہرائیں گے

أبو بكر رضي الله عنه : (ألستُ أحقَّ الناس بها ؟! ألست أول من أسلم ؟! ألست صاحب كذا ؟! ألست صاحب كذا ؟!)[1] .

وأخرج ابن عساكر من طريق الحارث ، عن علي رضي الله عنه قال : (أول من أسلم من الرجال : أبو بكر)[2] .

وأخرج خيثمة بسند صحيح عن زيد بن أرقم قال : (أول من صلىٰ مع النبي صلى الله عليه وسلم : أبو بكر الصديق)[3] .

وأخرج ابن [illegible] الصحابي رضي الله عنه قال : (أول من أسلم : أبو بكر الصديق)[4] .

وأخرج الطبراني في « الكبير » وعبد الله بن أحمد في « زوائد الزهد » عن الشعبي قال : سألت ابن عباس : أي الناس كان أول إسلاماً ؟ قال : أبو بكر الصديق ؛ ألم تسمع قول حسان : [من البسيط]

إذا تذكرتَ شَجْواً من أخي ثقة ... فاذكر أخاك أبا بكر بما فعلا
خيرَ البرية أتقاها وأعدلها ... إلا النبي وأوفاها بما حملا
والثاني التالي المحمودَ مشهدُه ... وأولَ الناس منهم صدق الرسلا[5]

وأخرج أبو نعيم عن فرات بن السائب قال : سألت ميمون بن مهران قلت : عليٌّ أفضل عندك أم أبو بكر وعمر ؟ قال : فارتعد حتىٰ سقطت عصاه من يده ، ثم قال : (ما كنت أظن أن أبقىٰ إلىٰ زمان يعدل بهما ، لله دَرُّهما !! كانا رأسي الإسلام) .

قال : فقلت : فأبو بكر كان أول إسلاماً أو علي ؟ قال : (والله ؛ لقد آمن

(١) سنن الترمذي (٣٦٦٧) ، وصحيح ابن حبان (٦٨٦٣) .
(٢) تاريخ دمشق (٣٠/ ٣٨) .
(٣) حديث خيثمة (ص١٣٠) .
(٤) الطبقات الكبرىٰ (٣/ ١٥٧) .
(٥) المعجم الكبير (١٢/ ٨٩) ، والزهد لأحمد (١١٢) ، وانظر ما قاله الرازي في « العلل » (٦/ ٤٤٧) ، والأبيات في « ديوان حسان » (١/ ١٢٥) .

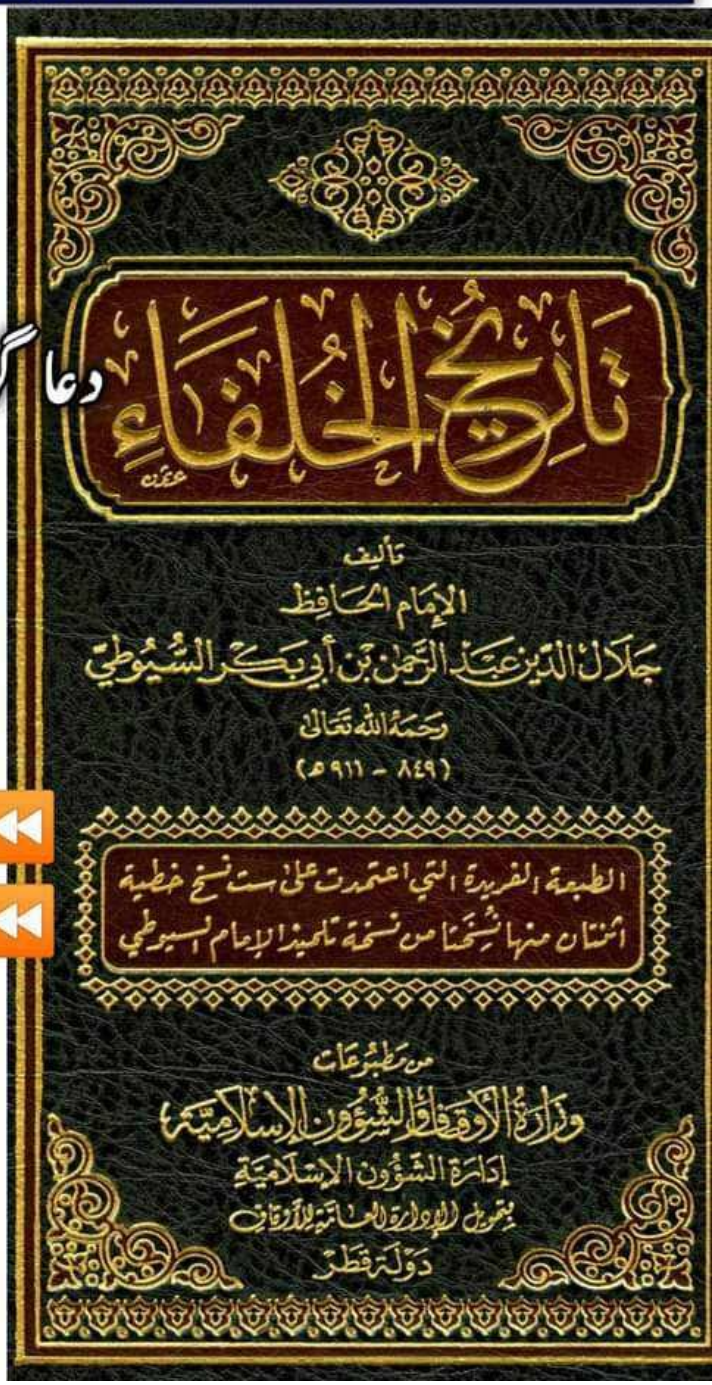

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

نبی کریم ﷺ نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ، تو ارشاد فرمایا : اے ابودرداء ! کیا تم ایسے شخص کے آگے چل رہے تھے ، جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے ۔ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ کسی بھی ایسے شخص پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوا ، جو ابو بکر سے افضل ہو ۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 30 صفحہ 209 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

خير من طلعت عليه الشمس إلاّ النبيّين»[٦٣١١].

كذا قال، وإنما هو الحَسَن بن بشر.

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم أيضاً، أنا أَبُو بكر الخطيب، أنا أَبُو الوليد الحَسَن بن مُحَمَّد الدَرْبَندي، أنا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن أَحْمَد بن مُحَمَّد بن سُلَيْمَان البخاري، نَا أَبُو عمرو أَحْمَد بن مُحَمَّد بن عمر المقرىء، وسهل بن عثمان السلمي، قالا نا نصير بن صابر بن داود، نَا أسباط بن اليشع، نَا غالب بن شعبة، نَا داوود بن سُلَيْمَان الجُرْجَاني، نَا النَّضْر بن إسْمَاعيل البَجَلي، عَن مُحَمَّد بن الفضل، عَن ابن جُرَيج، عَن عطاء، عَن أبي الدّرداء، قَال:

رآني النبي ﷺ وأنا أمشي أمام أبي بكر، فقَال: «لا تمشِ[١] أمام مَنْ هو خيرٌ منك إنّ أبا بكر خيرُ من طلعتْ عليه الشمسُ وَغَرُبَتْ غير النبيّين والمُرْسَلين»[٦٣١٢].

أَخْبَرَنَا أَبُو الحَسَن علي بن أَحْمَد بن منصور، قَال: نا وأَبُو منصور مُحَمَّد بن عَبْد الملك، أَنْبَأ أَبُو بكر الخطيب[٢]، أَنْبَأ عَبْد الله بن يَحْيَىٰ السّكري[٣]، أنا مُحَمَّد بن عَبْد الله بن إبراهيم، نَا القاسم بن أَحْمَد الخطابي، نَا هوذة بن خليفة[٤]، نَا ابن جُرَيج، عَن عطاء ، عَن أبي الدّرداء قَال:

رآني النبي ﷺ وأنا أمشي أمام أبي بكر الصّدِّيق، فقَال: «يا أبا الدّرداء أتمشي أمام مَنْ هو خير منك في الدنيا والآخرة، ما طلعت الشمسُ ولا غَرُبَتْ على أحدٍ بعد النبيّين والمُرْسَلين أفضل من أبي بكر[٥]»[٦٣١٣].

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم [illegible] قَال: قُرِىء علي [illegible] بن مُحَمَّد بن أَحْمَد البَجِيري [illegible] أَبُو [illegible] بن [illegible] إبراهيم [illegible] ج، أنا علي بن إبراهيم بن معاوية، نَا مُحَمَّد بن مسلم بن واره الرازي[٦]، نَا أحمد بن مُحَمَّد بن

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

(١) بالأصل وم: لا تمشي.
(٢) الخبر في تاريخ بغداد ٤٣٨/١٢ ضمن ترجمة القاسم بن أحمد الخطابي.
(٣) بعدها في م:
وأخبرنا أبو الحسن علي بن المسلم، نا عبد العزيز بن أحمد، نا أحمد...
(٤) ترجمته في تاريخ بغداد ٩٤/١٤.
(٥) تاريخ بغداد: أبي بكر الصديق.
(٦) ترجمته في سير الأعلام ٢٨/١٣.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثلاثون

أبو بكر الصديق
خليفة رسول الله ﷺ

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے ، تو میں نے کہا : اے جبریل ! میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا ؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا : ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ، جو آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت کے والی ہوں گے اور آپ کی امت میں سے سب سے افضل ہیں ۔ (الفردوس بماثور الخطاب جلد 1 صفحہ 490 مطبوعہ دار الکتب العربی)

كتاب

فِرْدَوْسُ الأَخْبَارِ

بِمَأْثُورِ الخِطَابِ المُخَرَّجِ عَلَى كِتَابِ الشِّهَابِ

تأليف

الحافظ شِيرَوَيْهِ بْنِ شَهْرَدَارِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الدَّيْلَمِيّ

وَمَعَهُ

تَسْدِيدُ القَوْسِ للحافظ ابْنِ حَجَرٍ العَسْقَلَانِيّ

مُسْنَدُ الفِرْدَوْسِ لأَبِي مَنْصُورٍ شَهْرَدَارِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الدَّيْلَمِيّ

قَدَّمَ لَهُ وَحَقَّقَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ

فوّاز أحمد الزمرلي — محمد المعتصم بالله البغدادي

الجزء الأول

الناشر

دار الكتاب العربي

فَصل [أَتَاني]

[١٦٣٦] علي بن أبي طالب:

أتاني جبريل فقلت يا جبريل من يهاجر معي ؟ قال : أبو بكر ، وهو يلي أمر أمتك من بعدك وهو أفضل أمتك.

[١٦٣٧] ابن عمر:

أتاني جبريلُ فقال يا محمد كنْ عجاجاً بالتلبية ثجاجاً بنحر البدنَ .

[١٦٣٨] أبو عسيب:

أتاني جبريل بالحُمّى والطاعون فأمسكتُ الحُمّى بالمدينة وأرسلت الطاعون إلى الشام فالطاعون شهادةٌ لأمتي ورحمة لهم ورجسٌ على الكافرين.

[١٦٣٩] أبو هريرة:

أتاني جبريلُ برسالة من الله ـ عز وجل ـ ثم رَفَعَ رِجْله ووضعها فوق السماء

[١٦٣٦] ت . ق : « أسنده من رواية أبي البختري عن علي وفيه محمد بن شعيب عن سعيد بن سهل عن يحيى بن سلام » . وأبو البختري صدوق يرسل . (ميزان ٤/٤٩٤) ويحيى بن سلام ضعفه الدارقطني وابن عدي (ميزان/٣٨١) .

[١٦٣٧] ت . ق : « مالك وأحمد وابن ماجة عن السائب بن خَلّاد وهو باللفظ الثاني عند الأربعة ـ أي (فأمرني أن آمر أصحابي أن يرفعوا اصواتهم بالإهلال » . أحمد عن السائب ٤/٦ والطبراني وابن لال والضياء المقدسي بلفظ كن عجاجاً ثجاجاً . وقال رواه البزار في [illegible] وهو ثقة لكنه مدلس. ٣/٢٢٤ وبهذا اللفظ عمر السيوطي القاضي عبد الجبار الهمداني في أماليه عن ابن عمر ورواه عنه الامام الرافعي في تاريخ قزوين بإسناده ١/٩٧ فيض القدير وهو عند أصحاب السنن آتاني جبريل فأمرني أن آمر أصحابي . . .

[١٦٣٨] ت . ق : « الحرث والطبراني من حديث أبي عسيب ». أحمد عنه ٥/٨١ وابن سعد في الطبقات والطبراني والحاكم في الكنى والبغوي والماوردي وأبو نعيم وابن عساكر عن أبي عسيب . ١/٩٤ فيض القدير قال الهيثمي في المجمع : رواه أحمد والطبراني في الكبير ورجال أحمد ثقات . (٢/٣١٠) .

[١٦٣٩] ت . ق : «لم يذكره . ا . هـ . ». هو في الجامع الصغير بلفظ : أتاني ملك . وعزاه =

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شمار کرتے

ديوان الحديث النبوي

(١)

صحيح البخاري

وهو: الجامع المسند الصحيح

المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة الجعفي البخاري

المتوفى سنة ٢٥٦ هجرية

طبعة مراجعة ومصححة على النسخة السلطانية

مع رفع الالتباس عن رموزها

المجلد الخامس

مركز البحوث وتقنية المعلومات

دار التأصيل

٣- باب فضل أبي بكر بعد النبي ﷺ

• [٣٦٤٦] حدثنا عبد العزيز بن عبد الله، حدثنا سليمان، عن يحيى بن سعيد، عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: كنا نخير بين الناس في زمن النبي[1] ﷺ، فنخير أبا بكر ثم عمر بن الخطاب[2] ثم عثمان بن عفان[3] رضي الله عنهم.

دعا گو ڈاکٹر بانفیض احمد چشتی

• [٣٦٤٧] حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا وهيب، حدثنا أيوب، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما، عن النبي ﷺ قال: «لو كنت متخذا من أمتي[4] خليلا لاتخذت أبا بكر، ولكن أخي وصاحبي».

• [٣٦٤٨] حدثنا معلى[5] وموسى[6]، قالا: حدثنا وهيب، عن أيوب، وقال: «لو كنت متخذا خليلا لاتخذته خليلا، ولكن أخوة الإسلام أفضل».

قاله أبو سعيد.

---

(١) قوله: «زمن النبي». لأبي ذر وعليه صح: «زمان رسول الله».

(٢) قوله: «بن الخطاب». ليس عند أبي ذر وعليه صح.

(٣) قوله: «بن عفان». ليس عند أبي ذر وعليه صح.

• [٣٦٤٦] [التحفة: خ ٨٥٢٤]

(٤) قوله: «من أمتي». ليس عند أبي ذر، وعليه صح.

• [٣٦٤٧] [التحفة: خ ٦٠٠٥]

(٥) بعده لأبي ذر وعليه صح: «ابن أسد».

(٦) بعده لأبي ذر وعليه صح: «ابن إسماعيل التنوخي». كذا في اليونينية وفرعها، قال الحافظ ابن حجر: وهو تصحيف والصواب: «التبوذكي».

• [٣٦٤٨] [التحفة: خ ٦٠٠٥]

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ہیں

الرد على الجهمية

تصنيف

أبي سعيد عثمان بن سعيد الدارمي

المتوفى سنة ٢٨٠ هـ

حققه وضبط نصه

أبو عاصم الشوامي الأثري

وبذيله

التخريجات العلمية لكتاب الرد على الجهمية

تصنيف

أبي عاصم الشوامي الأثري

وعليك بالسَّدَادِ؛ فَقَد ذَهَب الذين كَانُوا يَعْلَمُونَ فيما أُنْزِل القرآن[١].

فهذا الصِّدِّيقُ خيرُ هذه الأمة بعد نبيها، والخَلِيفةُ بعده، قد شَهِدَ التنزيل، وعاين الرسول، وعلم فيما أُنزِل القرآن -إلا ما شاء الله- يَتَوَقَّى أن يقول في القرآن؛ مخافة أن لا يصيب ما عنى الله؛ فيهلك.

ثم عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيّ بَعْدَهُ، وكان من كِبَار التَّابعين.

فكيف بهؤلاء المنسلخين من الدِّين والعِلم، الذين يَنْقُضُونَهُ نَقْضًا ويُفَسِّرُونه بأهوائِهم خِلافَ ما عَنَى اللهُ، وخِلافَ ما تَحْتَمِلُه لُغَاتُ العَرَبِ، ولقد قال بعضُ أهلِ العِلم: لا تهلك هذه الأمة حتى تظهر فيهم الزَّنْدَقَة ويتكلَّمُوا بالربوبية.

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

(٢) حدثنا سويد بن سعيد المباركي، حدثنا مخلف بن خليفة، عن الحجَّاج بن دِينَارٍ، عن مَنْصُور بن المُعْتَمِر، قال: «مَا هَلَكَ دِينٌ قَطُّ حَتَّى تَخَلَّفَ المَنَانِيَّة، قُلتُ: وما المنانية؟ قال: الزَّنَادِقَةُ»[٢].

(٣) وحدثنا محمدُ بنُ كَثِيرٍ العَبْدِيُّ، أخبرنا سُفْيَانُ يعني الثَّوْرِيُّ، عن سَالِمٍ يعني ابن أَبِي حَفْصَةَ، عن أَبِي يَعْلَى، عن محمد بن الحَنَفِيَّةِ ﷺ، قال: «لا تَنْقَضِي الدُّنيَا حَتَّى تَكُونَ خُصُومَتُهُم فِي رَبِهِم»[٣].

---

(١) أخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد (٢٠٥)، وأبو عبيد القاسم في فضائل القرآن (٦٩٣).

(٢) أخرجه الفريابي في القدر (٣٥٩) عن شيخ المصنف، وهذا إسناد ضعيف؛ لأجل سويد بن سعيد فإنه وإن كان صدوقًا في نفسه، إلا أنه عمي، فصار يتلقن.

(٣) أخرجه الدولابي في الكنى (٢٠٤٧)، واللالكائي في شرح أصول الاعتقاد (١/ ١٢٧)، والهروي في ذم الكلام (٦٠٤)، وإسناده حسن، سالم بن أبي حفصة متكلم فيه لتشيعه، وهو في نفسه صدوق، ونقل المصنف وغيره عن يحيى بن معين توثيقه.

اس پر اجماع اور اتفاق ہے رسول اللہ ﷺ کے بعد افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں

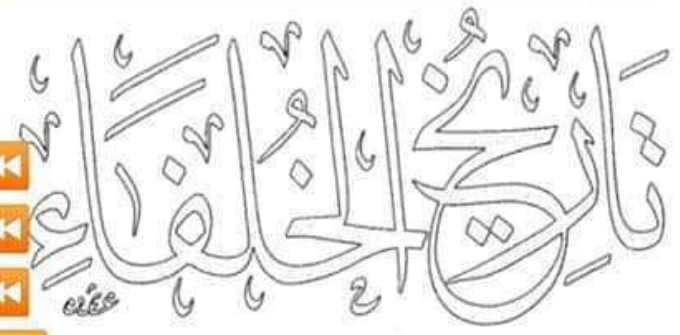

تأليف

الإمام الحافظ

جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي

رحمه الله تعالى

(٨٤٩ - ٩١١ هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تشرف بخدمته والعناية به

اللجنة العلمية بمركز دار المنهاج للدراسات والتحقيق العلمي

بإشراف

محمد غسان نضوح عزقول الحسيني

من مطبوعات

وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية

إدارة الشؤون الإسلامية

بتمويل الإدارة العامة للأوقاف

دولة قطر

فصل

في أنه أفضل الصحابة وخيرهم

أجمع أهل السنة على أن أفضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم : أبو بكر ، ثم عمر ، ثم عثمان ، ثم علي ، ثم سائر العشرة ، ثم باقي أهل بدر ، ثم باقي أهل أحد ، ثم باقي أهل البيعة ، ثم باقي الصحابة ، هكذا حكى الإجماع عليه أبو منصور البغدادي .

روى البخاري عن ابن عمر قال : (كنا نُخيِّر بين الناس في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛ فنخيِّر أبا بكر ، ثم عمر ، ثم عثمان رضي الله عنهم)[١] .

زاد الطبراني في « الكبير » : (فيعلم بذلك النبي صلى الله عليه وسلم ولا ينكره)[٢] .

وأخرج ابن عساكر عن ابن عمر قال : (كنا وفينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نفضِّل أبا بكر وعمر وعثمان وعلياً)[٣] .

وأخرج ابن عساكر عن أبي هريرة قال : (كنا معاشر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن متوافرون نقول : أفضل هذه الأمة بعد نبيها : أبو بكر ، ثم عمر ، ثم عثمان ، ثم نسكت)[٤] .

وأخرج الترمذي عن جابر بن عبد الله قال : قال عمر لأبي بكر : يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقال أبو بكر : أما إنك إن قلت ذاك . . فلقد سمعته يقول : « ما طَلَعت الشمسُ على رجلٍ خيرٍ من عمر »[٥] .

وأخرج البخاري عن محمد بن علي بن أبي طالب قال : قلت لأبي : أي الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قال : (أبو بكر) ، قلت : ثم

---

(١) صحيح البخاري (٣٦٥٥) .
(٢) المعجم الكبير (١٢/ ٢٨٥) .
(٣) تاريخ دمشق (٣٠/ ٣٤٦) .
(٤) تاريخ دمشق (٣٠/ ٣٤٧) .
(٥) سنن الترمذي (٣٦٨٤) .

اس پر اجماع اور اتفاق ہے رسول اللہ ﷺ کے بعد افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں

فصل نمبر 19

افضل الصحابہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اہلسنّت کا اس بات پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد باقی عشرہ مبشرہ، پھر باقی اہل بدر اور پھر باقی اہل احد، پھر باقی اہل بیت الرضوان اور پھر باقی صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ابو منصور بغدادی نے بھی اس بات پر اجماع نقل کیا ہے۔

بخاری روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں ''ہم عہد رسول اللہ ﷺ میں صحابہؓ میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ'' اور طبرانی نے ''کبیر'' میں اس قدر اور زیادہ کیا ہے کہ ''نبی ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تھی اور آپ اسے برا نہ مناتے تھے۔''

یا خیر الناس

ابن عساکر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو فضیلت دیا کرتے تھے۔

ابن عساکر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے جب بہت سے صحابی جمع ہو کر بیٹھتے تو کہتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے۔ ترمذی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا۔ یَاخَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہِ وسلّمَ (یعنی اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل) اس پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ یہ کہتے ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر آدمی پر کبھی آفتاب طلوع نہیں ہوا۔

مثالِ عجز

بخاری محمد بن علی بن طالب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا

پہلی سے نویں صدی ہجری تک خلفاء و امرائے اسلامیہ کی مشہور و مستند دستاویز

تاریخ الخلفاء

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

مصنف

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا صاحبزادہ محمد مبشر چشتی سیالوی

ناشر

شبیر برادرز

۴۰ اُردو بازار لاہور (پاکستان)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو فرماتے سنا ابو بکر سے بہتر کسی شخص پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب۔ (الرّیاض النضرہ مترجم اردو جلد اوّل صفحہ نمبر 267، 268)

الرّیاض النضرۃ

(اردو)

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

فی مناقب العشرۃ المبشرۃ

جلد اوّل

تصنیف

امام ابو العباس محب الدّین الطبری متوفی سنہ ۶۹۴ھ

ترجمہ و تحشی

مولانا قاری محمد طیب خطیب الگیلانی

مکتبہ نوریہ رضویہ
بلال گنج ــــ لاہور

صدیق کی بابت ائمہ اہل بیت کا اجماعی فیصلہ

حدیث۔

امام جعفر سے ابو بکر صدیق کے بارہ میں سوال ہوا آپ نے فرمایا میں ان کے متعلق کوئی بہتر بات ہی کہہ سکتا ہوں، کیونکہ میں نے اپنے والد امام باقر سے حدیث سن لی ہے جو انہوں نے امام زین العابدین سے اور انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سُنا۔

"ابو بکرؓ سے بہتر انسان پر آج تک آفتاب نہ طلوع ہوا نہ غروب۔" اس کے بعد امام جعفرؓ نے فرمایا اگر میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت حاصل نہ ہو۔ اور میں تو روزِ قیامت صدیق کی شفاعت کا طلب گار رہونگا۔

اسے ابن سمان نے "موافقہ" میں روایت کیا ہے۔

آپ روزِ محشر انبیاء کی طرح شفاعت کریں گے

حدیث۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز ہم نبی علیہ السلام کے پاس حاضر تھے آپ نے فرمایا "ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو میرے بعد ساری امت سے افضل ہے وہ قیامت کو انبیاء کی طرح شفاعت کرے گا۔" تھوڑی دیر نہ گزری تو ابو بکر صدیق آگئے نبی علیہ السلام اٹھے ان کی پیشانی چومی اور انہیں باہوں میں لے لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : ہم رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں حضرت ابو بکر ، پھر حضرت عمر ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین افضل ہیں ، پس یہ بات رسول اللہ ﷺ سنتے اور آپ انکار نہ فرماتے ۔(المعجم الکبیر جلد 12 صفحہ 285 ۔ 286)

معبد ثنا خالد بن سنان ثنا سليمان بن ابي داود عن الزهـــر عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « من باع نخلا بعد ان يؤبر فثمرتها للذي باعه الا ان يشترط المبتاع ، ومن باع عبدا وله مال فماله للذي باعه الا ان يشترط المبتاع » ٠

١٣١٣١ ـ حدثنا احمد بن شعيب ابو عبدالرحمن النسائي انا اسحاق بن راهويه ثنا الوليد بن مسلم عن ثور بن يزيد عـن الزهري عن سالم عن ابيه قال : كنا نقول على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر وعثمان ٠

١٣١٣٢ ـ حدثنا عمرو بن اسحاق بن ابراهيم بن العلاء ثنا ابي (ح) ٠

وحدثنا عمارة بن وثيمة بن موسى بن الفرات ابو رفاعـــة المصري قال ثنا اسحاق بن زبريق الحمصي ثنا عمرو بن الحارث عن عبدالله بن سالم عن الزبيدي حدثني محمد بن مسلم الزهري عن سالم عن ابن عمر قال : كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي : أفضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر وعمر وعثمان ،

١٣١٣٢ ـ ورواه في الاوسط ٣٣٤ مجمع البحرين باختصار بلفظ : كنا نفاضل بين اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فنقول ابو بكر وعمـــر وعثمان ثم استوى الناس فيبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا ينكر ذلك علينا ٠ وقال في المجمع ٥٨/٩ بعد ان نسبه لابي يعلى ايضا ورجاله وثقوا وفيهم خلاف ٠

١٣١٣٣ ـ ورواه احمد ٥٤٣٩ و٤٩٣٩ و٤٩٤٠ و٦٠٤٢ و٦٢٥٣ و٦٢٥٤ وابو داود ٣١٦٣ والترمذي ١٠١٢ والنسائي ٥٦/٤ وابن ماجه ١٤٨٢ وابـن حبان ٧٦٥ و٧٦٦ و٧٦٧ ٠ ومنهم من صحح المرسل ولكن زيادة الثقة مقبولة وللحديث شواهد ٠

ويسمع ذلك النبي صلى الله عليه وسلم ولا ينكره ، ما نعلم عثمان جاء بشيء من الكبائر ولا قتل نفسا بغير حلها ، ولكنه هذا المال ان اعطاكموه رضيتم ، وان اعطى قريشا سخطتم ، انما تريدون ان تكونوا كفارس او الروم ، لا يتركون لهم امير الا قتلوه » ٠

المعجم الكبير

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠هـ ـ ٣٦٠هـ

حققه وخرج احاديثه

حمدي عبدالمجيد السلفي

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثاني عشر

الناشر

مكتبة ابن تيمية

القاهرة ، ٨٦٤٢٤٠

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ تابعی ہیں ، آپ فرماتے ہیں : میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل کون ہے ؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں ۔ میں نے کہا پھر کون افضل ہیں ؟ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں ۔

الناسُ يَبكون. قال: واجتمعتِ الأنصارُ إلى سعد بن عُبادةَ في سقيفةِ بني ساعِدة فقالوا: منّا أميرٌ ومنكم أمير ، فذَهَبَ إليهم أبو بكرٍ وعمرُ بن الخطَّاب وأبو عبيدةَ بنُ الجَرّاح ، فذهبَ عمرُ يتكلَّم ، فأسكتَهُ أبو بكرٍ ، وكان عمرُ يقول: واللهِ ما أردتُ بذٰلكَ إلاَّ أني قد هيَّأتُ كلاماً قد أعجَبَني خشيتُ أن لا يَبلغَهُ أبو بكر . ثمَّ تكلم أبو بكرٍ فتكلم أبلغَ الناس ، فقال في كلامه: نحنُ الأمراءُ وأنتمُ الوُزراء. فقال حُباب بن المنذِر: لا واللهِ لا نَفعلُ ، منّا أميرٌ ومنكم أمير. فقال أبو بكر: لا ، ولكنَّا الأمراءُ وأنتمُ الوُزراء. ثم أوسَطُ العرَبِ داراً وأعرَبُهم أحساباً ، فبايِعوا عمرَ أو أبا عُبَيدة. فقال عمرُ: بل نُبايعُكَ أنتَ ، فأنتَ سيِّدُنا وخَيْرُنا وأحبُّنا إلى رسولِ اللهِ ﷺ: فأخذَ عمرُ بيدهِ فبايعَهُ وبايعَهُ الناس. فقال قائل: قَتلتم سعدَ بنَ عُبادة ، فقال عمرُ: قَتَلَهُ اللهُ» . [انظر الحديث: ١٢٤٢].

٣٦٦٩ ـ الزُّبَيديُّ قال عبدُ الرحمٰنِ بن القاسم: أخبرَني القاسمُ أنَّ عائشةَ رضيَ اللهُ عنها قالت: «شخَصَ بَصَرُ النبيِّ ﷺ ثم قال: في الرَّفيقِ الأعلىٰ (ثلاثاً) وقصَّ الحديثَ. قالت: فما كان من خُطبتهما من خُطبةٍ إلا نفعَ اللهُ بها ، لقد خَوَّف عمرُ الناسَ وإنَّ فيهم لنِفاقاً فردَّهمُ اللهُ بذلك» . [انظر الحديث: ١٢٤١ ، ٣٦٦٧].

٣٦٧٠ ـ «ثمَّ لقد بَصَّرَ أبو بكرٍ الناسَ الهُدَى ، وعرَّفَهمُ الحقَّ الذي عليهم ، وخرجوا به يتلون ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ ﴾ إلى ﴿ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴾ .

[انظر الحديث: ١٢٤٢ ، ٣٦٦٨].

٣٦٧١ ـ حدَّثنا محمدُ بن كثيرٍ أخبرَنا سفيانُ حدَّثنا جامعُ بن أبي راشدٍ حدَّثَنا أبو يَعلىٰ عن محمدِ بنِ الحنَفيةِ قال: «قلتُ لأبي: أيُّ الناسِ خيرٌ بعدَ رسولِ اللهِ ﷺ؟ قال: أبو بكر. قلتُ: ثم مَنْ ؟ قال: ثمَّ عمرُ. وخشيتُ أن يقول عثمانُ ، قلتُ: ثمَّ أنت؟ قال: ما أنا إلاَّ رجُلٌ منَ المسلمين» .

٣٦٧٢ ـ حدَّثنا قُتيبةُ بنُ سعيدٍ عن مالكٍ عن عبدِ الرحمٰنِ بن القاسم عن أبيهِ عن عائشةَ رضيَ اللهُ عنها أنها قالت: «خرَجنا مع رسول اللهِ ﷺ في بعضِ أسفارِهِ ، حتىٰ إذا كنا بالبَيداءِ ـ أو بذاتِ الجيش ـ انقطَعَ عِقدٌ لي ، فأقام رسولُ اللهِ ﷺ على التماسِهِ ، وأقامَ الناسُ معَه ، وليسوا على ماء ، وليس معَهم ماء. فأتىٰ الناسُ أبا بكرٍ فقالوا: ألا ترىٰ ما صنَعَتْ عائشة؟ أقامت برسولِ اللهِ ﷺ وبالناسِ معَهُ ، وليسوا على ماء ، وليسَ معَهم ماء. فجاءَ أبو بكرٍ ورسولُ اللهِ ﷺ واضِعٌ رأسَهُ على فَخِذي قد نام ، فقال: حبَستِ رسولَ اللهِ ﷺ والناسَ

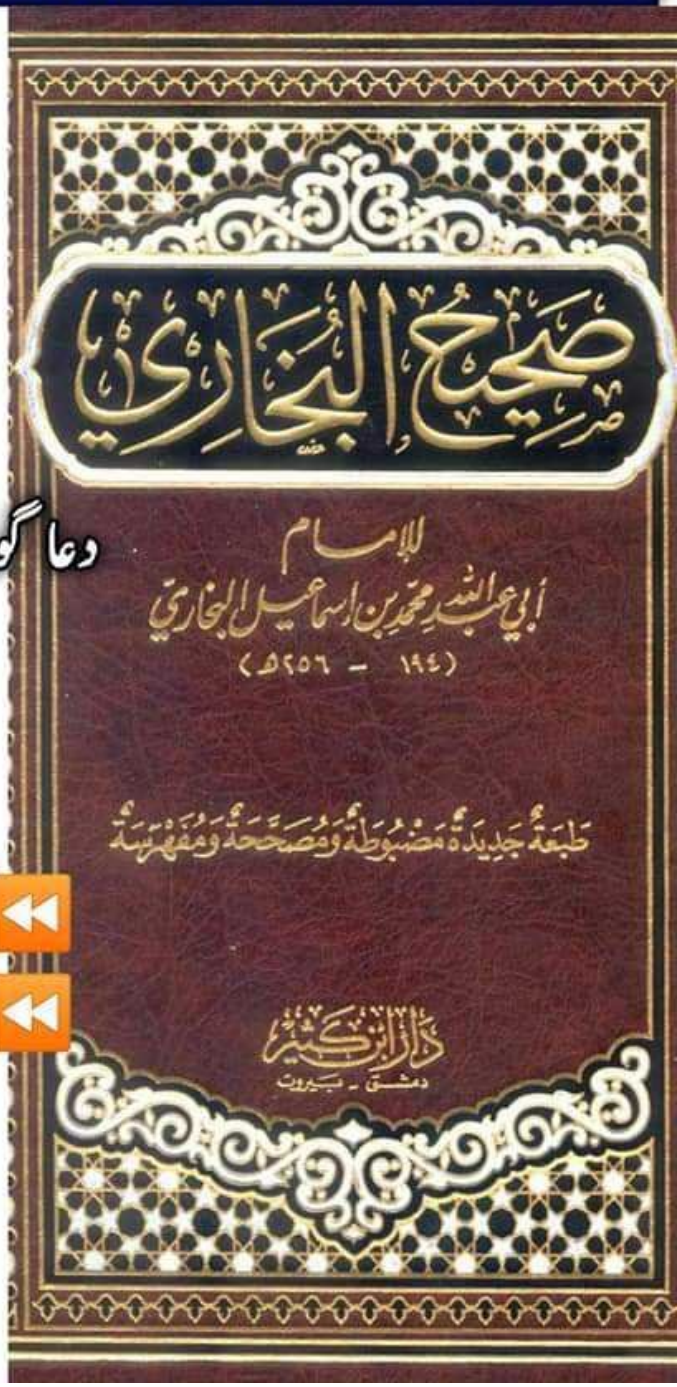

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کو شمار کرتے ان کے بعد حضرت سیدنا عمر بن خطاب کو اور ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کو۔

٣ ـ باب قولِ النبيِّ ﷺ: «سدُّوا الأبوابَ إلا بابَ أبي بكرٍ» قاله ابنُ عباسٍ عن النبيِّ ﷺ

٣٦٥٤ ـ حدَّثنا عبدُ اللهِ بن محمدٍ حدَّثَنا أبو عامرٍ حدَّثَنا فُلَيحٌ قال: حدَّثني سالم أبو النَّضرِ عن بُسْرِ بنِ سعيد عن أبي سعيدٍ الخُدْرِيِّ رضي الله عنه قال: «خَطبَ رسولُ اللهِ ﷺ الناسَ وقال: إنَّ الله خَيَّر عبداً بين الدُّنيا وبينَ ما عنده ، فاختار ذٰلك العبدُ ما عندَ الله. قال: فبكىٰ أبو بكرٍ ، فَعَجبْنا لبُكائهِ أنْ يُخبرَ رسولُ اللهِ ﷺ عن عبدٍ خُيِّر ، فكان رسولُ اللهِ ﷺ هو المخيَّر ، وكان أبو بكرٍ أعلَمنا. فقال رسولُ اللهِ ﷺ: إنَّ أمنَّ الناسِ عليَّ في صحبته ومالهِ أبو بكر ، ولو كنتُ مُتَّخِذاً خَليلاً غير ربي لاتخذتُ أبا بكر ، ولٰكنْ أُخُوَّة الإسلام ومَودَّته ، لا يَبقَينَّ في المسجدِ بابٌ إلا سُدَّ ، إلا بابَ أبي بكر». [انظر الحديث: ٤٤٦].

٤ ـ باب فضلِ أبي بكرٍ بعدَ النبيِّ ﷺ

٣٦٥٥ ـ حدَّثنا عبدُ العزيز بنُ عبدِ الله حدَّثَنا سُليمانُ عن يحيىٰ بنِ سعيدٍ عن نافعٍ عن ابنِ عمرَ رضيَ اللهُ عنهما قال: «كُنَّا نخيرُ بينَ الناسِ في زمنِ النبيِّ ﷺ فنُخيرُ أبا بكر ، ثمَّ عمرَ بن الخطَّابِ ، ثمَّ عثمانَ بنَ عَفَّانَ رضيَ اللهُ عنهم». [الحديث: ٣٦٥٥ ـ طرفه في: ٣٦٩٧].

٥ ـ باب قولِ النبيِّ ﷺ: «لو كنتُ متخذاً خليلاً» قاله أبو سعيد

٣٦٥٦ ـ حدَّثنا مُسلمُ بن إبراهيمَ حدَّثَنا وُهَيبٌ حدَّثَنا أيوبُ عن عِكرمةَ عنِ ابنِ عبَّاسٍ رضيَ اللهُ عنهما عنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «لو كنتُ مُتَّخذاً خَليلاً لاتَّخذتُ أبا بكر ، ولكن أخي وصاحبي». [انظر الحديث: ٤٦٧].

٣٦٥٧ ـ حدَّثنا مُعلَّى بن أسد وموسىٰ بنُ إسماعيلَ التَّبوذكيُّ قالا: حدَّثَنا وُهَيبٌ عن أيوبَ وقال: «لو كنتُ متخذاً خليلاً اتخذتُه خليلاً ، ولٰكن أُخوةُ الإسلام أفضل».

حدَّثنا قُتيبةُ حدَّثَنا عبدُ الوهابِ عن أيوبَ . . . مثلَه. [انظر الحديث: ٤٦٧ ، ٣٦٥٦].

٣٦٥٨ ـ حدَّثنا سليمانُ بنُ حربٍ أخبرَنا حمَّادُ بن زيدٍ عن أيوبَ عن عبدِ اللهِ بنِ أبي مُلَيكةَ قال: كتب أهلُ الكوفةِ إلى ابن الزُّبَيرِ في الجَدِّ ، فقال: أما الذي قال رسولُ الله ﷺ: «لو كنتُ متَّخذاً من هٰذِه الأمَّةِ خليلاً لاتَّخذتُه ، أنزَلهُ أباً ، يعني: أبا بكر».

٣٦٥٩ ـ حدَّثنا الحُميديُّ ومحمدُ بن عبدِ الله قالا: حدَّثنا إبراهيمُ بنُ سعدٍ عن أبيه عن محمدِ بن جُبَيرِ بن مُطعِم عن أبيهِ قال: «أتَتِ امرأةٌ النبيَّ ﷺ فأمرَها أن ترجعَ إليه ، قالت: أرأيتَ إن جئتُ ولم أجدْكَ ـ كأنها تقول الموتَ ـ قال ﷺ: إن لم تجدِيني فَأتِي أبا بكرٍ».

[الحديث ٣٦٥٩ ـ طرفه في: ٧٣٦٠].

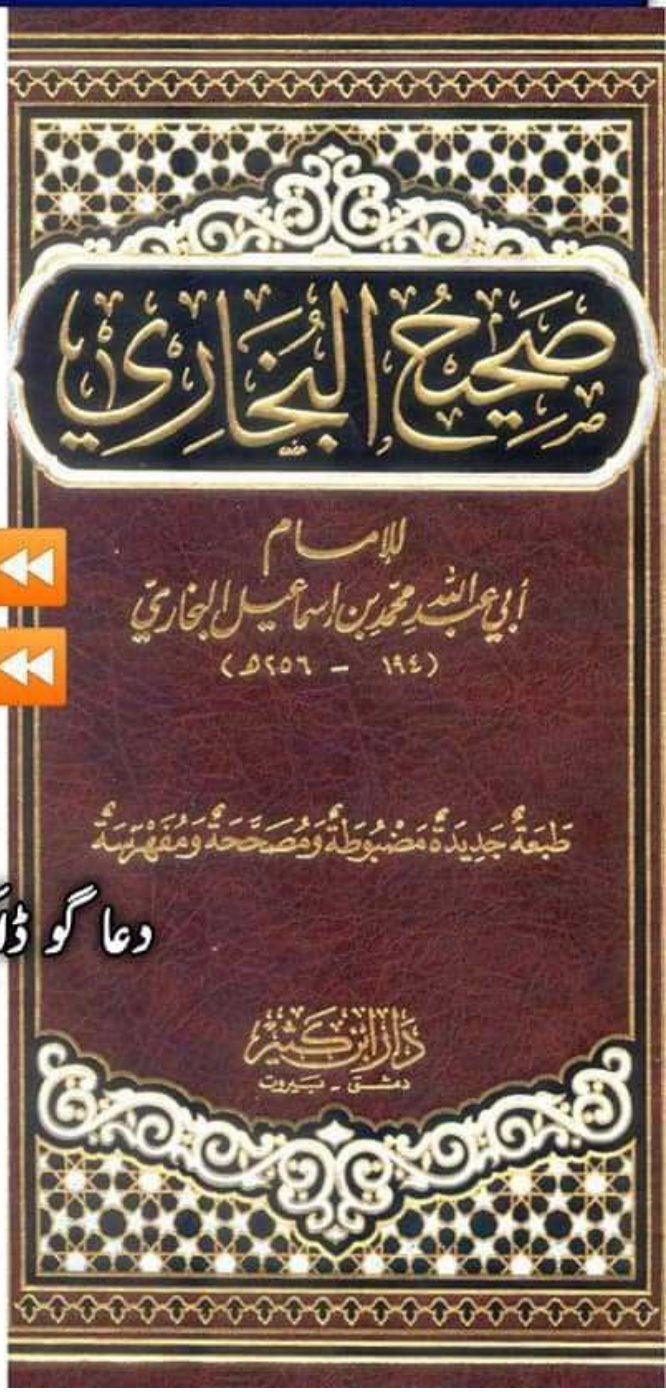

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ہم صحابہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ ظاہرہ میں کہا کرتے تھے کہ حضور ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سب سے افضل ابو بکر پھر عمر پھر عثمان ہیں رضی اللہ عنہم ۔

سُنَنُ أَبِي دَاوُدَ

للإمام الحافظ المصنف المتقن

أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني الأزدي

٢٠٢ - ٢٧٥هـ

وهو أحد الكتب الستة في الحديث وهي
[البخاري، مسلم، أبو داود، النسائي، الترمذي، ابن ماجه]
ومعه كتاب معالم السنن للخطابي ٣١٩ - ٣٨٨هـ وهو شرح عليه

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وقد امتاز هذا الكتاب بجمع شمل أحاديث الأحكام

إعداد وتعليق

عزت عبيد الدعاس وعادل السيد

الجزء الخامس

دار ابن حزم

نترك أصحاب النبي ﷺ لا نُفاضلُ بينهم»[1].

٤٦٢٨ ـ حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عنبسة، حدثنا يونس، عن ابن شهاب، قال: قال سالم بن عبد الله: إن ابن عمر قال: كنا نقول ورسول الله ﷺ حيٌّ: أفضل أمة النبي ﷺ بعده أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان رضي الله عنهم أجمعين!

٤٦٢٩ ـ حدثنا محمد بن كثير، حدثنا سفيان، حدثنا جامع بن أبي راشد، حدثنا أبو يعلى، عن محمد ابن الحنفية[2]، قال: قلت لأبي: أي الناس خيرٌ بعد رسول الله ﷺ؟ قال: أبو بكر، قال: قلت: ثم من؟ قال: ثم عمر، قال: ثم خشيت أن أقول ثم من؟ فيقول: عثمان، فقلت: ثم أنت يا أبت؟ قال: ما أنا إلا رجلٌ من المسلمين[3].

٤٦٣٠ ـ حدثنا محمد بن مسكين، حدثنا محمد ـ يعني الفريابي ـ قال: سمعت سفيان[4] يقول: مَنْ زعم أن علياً عليه السلام كان أحقَّ بالولاية منهما فقد خَطَّأ أبا بكرٍ وعمر والمهاجرين والأنصار، وما أراه يرتفع له مع هذا عملٌ إلى السماء.

٤٦٣١ ـ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس، حدثنا قبيصة، حدثنا عَبّاد السماك، قال: سمعت سفيان [الثوري] يقول: الخلفاء خمسة: أبو بكرٍ، وعمر، وعثمان، وعلي، وعمر بن عبد العزيز رضي الله عنهم.

= ثم رجل آخر، فقال له ابنه محمد ابن الحنفية: ثم أنت يا أبتِ؟ فكان يقول: ما أبوك إلا رجلٌ من المسلمين، رضوان الله عليهم. (خطابي).

(١) وأخرجه البخاري في فضائل أصحاب النبي ﷺ (٥/٥) باب فضل أبي بكر، وباب فضل عثمان، والترمذي في المناقب حديث ٣٧٠٧ باب تقديم عثمان في حياة النبي ﷺ.

(٢) هو ابن علي بن أبي طالب.

(٣) وأخرجه البخاري في فضائل الصحابة (٩/٥) باب قول النبي ﷺ: «لو كنت متخذاً خليلاً»، وابن ماجه في المقدمة حديث ١٠٦.

(٤) هو الثوري.

حضرت عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مولا علی کو منبر پر فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے وصال باکمال کے بعد افضل ابو بکر ، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں ۔

عندي قال: «إعْطِها إيّاها».

١٧٦- حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا عمرو بن حماد بن طلحة القناد ثنا أسباط بن نصر عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس أن عليا رضي الله عنه كان يقول في حياة رسول الله ﷺ: إن الله عزوجل يقول (أفَإنْ ماتَ أوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلى أعْقابِكُمْ) والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله، والله لئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه حتى أموت، والله إني لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه فمن أحق به مني؟.

١٧٧- حدثنا العباس بن الفضل الاسفاطي ثنا موسى بن اسماعيل ثنا حماد بن سلمة عن علي بن الحكم عن أبي عثمان عن أبي موسى أن عليا رضي الله عنه قال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ؟ قالوا: بلى قال: أبوبكر رضي الله عنه ثم قال: ألا أخبركم بخير هذه الامة بعد أبي بكر؟ قالوا: بلى قال: عمر ولو شئت لأخبرتكم بالثالث.

١٧٨- حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا أبو نعيم حدثنا هارون بن سلمان الفراء مولى عمرو بن حريث حدثني عمرو بن حريث عن علي رضي الله عنه أنه كان قاعداً على المنبر فذكر أبا بكر وعمر رضي الله عنهما فقال: إن خير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ أبوبكر والثاني عمر ولو أشاء أن أذكر الثالث ذكرته.

١٧٩- حدثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة ثنا منجاب بن الحارث ثنا أبو حذيفة الثعلبي عن زياد بن علاقة عن جابر بن سمرة السوائي عن علي رضي الله عنه قال: «سَألْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثَلاثَ خِصال لأمَّتي فأعْطاني اثْنَتَيْنِ ومَنَعَني واحِدَةً قُلْتُ: يارَبِّ لا تُهْلِكْ أمَّتي جُوعاً قالَ: هَذِهِ قُلْتُ: يا رَبِّ لا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوّاً مِنْ غَيْرِهِمْ -يعني أهل الشرك- فَيَجْتاحُهُمْ قالَ: لَكَ ذلِكَ قُلْتُ: يا رَبِّ لا تَجْعَلْ بَأسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَني

١٧٦- في المجمع (١٣٤/٩) ورجاله رجال الصحيح.
١٧٩- قال في المجمع (٢٢٢/٧) وفيه ابو حذيفة الثعلبي ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات.

المعجم الكبير

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠هـ - ٣٦٠هـ

حققه وخرج احاديثه

حمدي عبدالمجيد السلفي

الجزء الأول

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة: ٨٦٤٢٤٠

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت علی کو کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو مجھے ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) پر فضیلت دیتا ہو تو میں اس کو ضرور درّے لگاؤں گا جو کہ مفتری کی حد ہے

الأمصار وأنا عنده فقال لي: أتعرف أحداً من القوم؟ قلت: لا. فقال: كيف دخلوا عليّ؟ قلت: هؤلاء قوم يطلبون الحديث من كل وجه لا يبالون ممن أخذوا الحديث. فقال لرجل منهم: هل سمعت من غيري من الحديث؟ قال: نعم. قال: فحدثني ببعض ما سمعت. قال: إنما جئت لأسمع منك لم أجئ أُحدثك. وقال للآخر ذاك ما يمنعه أن يحدثني بما سمعت. قال: تتفضل أن تحدثني بما سمعت أجعل الذي حدثك حديثه أمانة لا أتحدث به أحداً. قال: لا، قال: فسمعنا بعض ما اقتبست من العلم حتى نعتد بك إن شاء الله. قال: حدثني سفيان الثوري عن جعفر بن محمد قال: النبيذ كله حلال إلا الخمر، ثم سكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان عمن حدثه عن محمد بن علي أنه قال: من لا يمسح على خفيه فهو صاحب بدعة، ومن لم يشرب النبيذ فهو مبتدع، ومن لم يأكل الجريث وطعام أهل الذمة وذبائحهم فهو [illegible] أما [illegible] شربه عمر نبيذ [illegible] شحه بالماء وأما المسح على الخفين فقد [illegible] عمر [illegible] ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر [illegible] في الحضر، وأما الذبائح فقد أكلها علي عليه السلام وقال: [illegible] فإن الله تعالى يقول: ﴿ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾[1] ثم سكت. فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: قد حدثتك بما سمعت. فقال: أكل الذي سمعت هذا؟ قال: لا. قال: زدنا. قال: حدثنا عمرو بن عبيد عن الحسن قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بها وليس في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النية ينوي الرجل من الخير والشر فلا يعمله فيثاب عليه ولا يثاب الرجل إلا بما عمل إن خيراً فخيراً وإن شراً فشراً. قال: فضحكت من حديثه. فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أن كف حتى نسمع. قال: فرفع رأسه إلي فقال: ما يضحكك أمن الحق أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله وأبكي، وإنما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان الثوري عن محمد بن المنكدر أنه رأى علياً عليه السلام على منبر الكوفة وهو يقول: لئن أُتيت برجل يفضلني على أبي بكر وعمر لأجلدنه حد المفتري فقال له أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا سفيان عن جعفر أنه قال: حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر. قال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا يونس بن عبيد عن الحسن أن علياً عليه السلام

(١) سورة المائدة، الآية ٥.

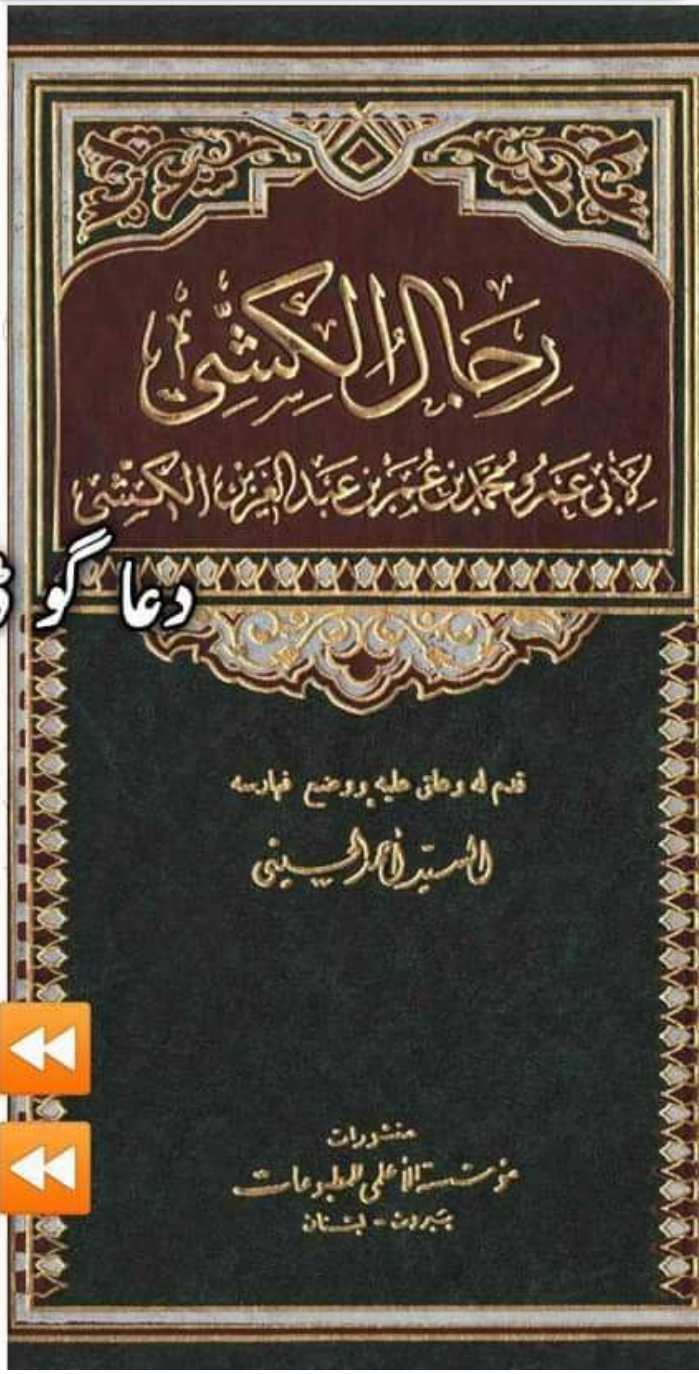

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

جو مجھے چار خلفاء میں سے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ کی لعنت

المنقبة التاسعة والخمسون

حدّثنا أبو القاسم عبيد الله بن الحسن بن محمّد السكوني، قال: حدّثني الحسن بن محمّد البجلي، قال: حدّثني أحمد بن يحيى بن الحسين بن زيد بن عليّ، قال: حدّثني أبي[1]، عن جدّي الحسين بن زيد[2]، عن جعفر بن محمّد، عن أبيه، عن عليّ بن الحسين، عن أبيه [قال:] قال أمير المؤمنين عليه السلام: «من لم يقل: إنّي رابع الخلفاء الأربعة فعليه لعنة الله».

قال الحسين بن زيد: قلت لجعفر بن محمّد عليه السلام: قد رو[illegible]ذا فإنكم لاتكذّبون؟ قال: نعم، قال الله تعالى في محكم كتابه: ﴿**وإذ قال ربّك [illegible]ة إنّي جاعل في**

عن والده. عنه البحار: ٢٤١/٣٦ ح٤٧ وعن الطرائف.

ورواه الخزّاز القمّي في كفاية الأثر: ٤٥ بإسناده عن الصدوق. ورواه السيّد عليّ الهمداني في مودّة القربى: ٩٥. والكشفي الحنفي الترمذي في المناقب المرتضوية: ١٢٩ بإسنادهما إلى سليم.

وأخرجه القندوزي في ينابيع المودّة: ١٦٨ عن مودّة القربى. وفي ص٤٤٥ عن الحمويني والخوارزمي.

وأخرجه الأمرتسري في أرجح المطالب: ٤٤٨ عن مودّة القربى ومناقب الخوارزمي. عنها إحقاق الحقّ: ٧١/١٣ ـ ٧٢. وأورده في كشف الغمّة: ٥٠٨/٢ والإنصاف: ١٦٤ ح١٧٢ عن سلمان.

١ ـ يحيى بن الحسين بن زيد بن عليّ بن الحسين عليهم السلام، قال الشيخ: واقفي، وعدّه من أصحاب الكاظم عليه السلام كما في معجم رجال الحديث: ٤٤/٢٠ رقم ١٣٤٨٤، وذكر أنّه من شهود وصيّة أبي إبراهيم عليه السلام على ابنه عليّ بن موسى عليه السلام كما في معجم رجال الحديث: ٢٩٠/١ في ترجمة إبراهيم بن محمّد الجعفري نقلاً عن الكافي والعيون والخصال. وذكره الخطيب في تاريخ بغداد: ١٨٩/١٤ رقم ٧٤٨٧ وقال: سكن بغداد وحدّث عن أبيه. وذكر وفاته سنة ٢٣٧ ودفن في مقابر قريش ببغداد. وصلّى عليه عبدالله بن هارون ودخل قبره. وذكره المزّي في تهذيب الكمال: ٤٦٥/٤ ضمن الرواة عن أبيه

وأمّا ابنه أحمد فلم أجده في الرجال.

٢ ـ الحسين بن زيد بن عليّ بن الحسين بن عليّ عليهم السلام العلوي، أبوعبدالله الكوفي، يلقّب بذي الدمعة. كان أبوعبدالله عليه السلام تبنّاه وربّاه. وزوّجه بنت الأرقط. روى عن أبي عبدالله، وأبي الحسن عليهما السلام. له كتاب. وعدّه البرقي والشيخ في أصحاب الصادق عليه السلام. روى عنه ابنه يحيى كما في تهذيب الكمال: ٤٦٤/٤ رقم ١٢٩٢. وذكره الذهبي في ميزان الإعتدال: ٥٣٥/١ رقم ٢٠٠٢ والسيّد الخوئي في معجم رجال الحديث: ٢٣٩/٥ رقم ٣٤٠٥.

مائة منقبة

من مناقب أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب والأئمّة من ولده عليهم السلام

من طريق العامّة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تأليف

الشيخ الفقيه والحبر النبيه
أبي الحسن محمّد بن أحمد بن عليّ بن الحسن القمّي
المعروف بـ ابن شاذان
من مفاخر أعلام القرنين الرابع والخامس

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر فضیلت دینے والے سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :
جو مجھے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا ، میں اسے مفتری (جھوٹے) کی سزا دوں گا ۔

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثلاثون

أبو بكر الصديق
خليفة رسول الله ﷺ

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم بن الحُصَين، أنا أَبُو مُحَمَّد بن المقتدر، نَا أَحْمَد بن منصور اليشكري، نَا أبو (١) بكر بن أبي داود، نَا إسحاق بن إبراهيم، أَنْبَأ الكرماني بن عمرو، نَا مُحَمَّد بن طلحة، عَن شعبة، عَن حُصَين بن عَبْد الرَّحْمٰن، عَن عَبْد الرَّحْمٰن بن أبي ليلى، قَال: قَال علي: لا أجد أحداً يفضلني على أبي بكر وعمر إلاّ جلدته حد المُفْتَري.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن إبراهيم بن جعفر، أنا أَحْمَد بن عَبْد المنعم بن أَحْمَد بن بُنْدَار، أنا أَبُو الحَسَن العَتيقي، أنا أَبُو الحَسَن الدارقطني، نَا علي بن مُحَمَّد المصري، نَا علي بن سعيد الرازي، نَا هناد بن السَّري، نَا مُحَمَّد بن فُضَيل، عَن إسْمَاعيل بن أبي خالد، عَن قيس، قَال: قَال علي بن أبي طالب: وهل أنا إلاّ حسنة من حَسَنات أبي بكر.

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم هبة الله بن عَبْد الله بن أَحْمَد، أنا أَبُو بكر الخطيب، أنا أَبُو سعيد مُحَمَّد بن موسى بن الفضل الصَّيْرَفي، نَا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن عَبْد الله الصفّار [illegible] أَحْمَد بن [illegible] صبهاني، نَا سعيد بن يحيى، نَا العبّاس بن جُوَيرية أبو مَعْن، عَن حسان بن إبراهيم، عَن عطية بن عطية (٢)، عَن عطاء قَال: لما حارب

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وعمر، إماما الهدى، وشيخا الإسلام، ورجلا قريش، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ، فمن اقتدى بهما عصم، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم، ومن تمسك بهما فهو من حزب الله، وحزب الله هم المفلحون.

أخبرنا أبو الفتح ناصر بن عبد الرّحمن قالا: أنا علي بن محمد المعتصم، أنا عبد الرّحمن بن عثمان بن ... أنا خيثمة بن سليمان، نا أبو العباس أحمد بن محمد ... القاضي، نا مسلم بن إبراهيم، نا مهجع بن ... بن الحكم عن أبيه، ... بن الحكم عن الحكم بن حجل قال قال علي بن أبي طالب: لا أوتى برجل فضلني على أبي بكر وعمر إلاّ جلدته حدّ المفتري.

أخبرنا أبو عبد الله الفراوي أنا أبو بكر البيهقي أنا أبو طاهر الفقيه أنا أبو حامد بن ... أنا محمد بن إسماعيل، نا المحاربي، نا محمد بن طلحة عن أبي علي قال: لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر.

(٨) في م: وأخبرنا.

(١) عن م وبالأصل: أبي.

(٢) «بن عطية» ليس في م.

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات 676 ھ) فرماتے ہیں : اہلسنت و جماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ میں علی الاطلاق سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہیں ۔

تهذيب الأسماء واللغات

للامام العلامة الفقيه الحافظ

أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي

(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الأول من القسم الأول

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

إدارة الطباعة المنيرية

يطلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

تحتها الأنهار) الآية واختلفوا فى المراد بالسابقين فى الآية فقال سعيد بن المسيب وآخرون هم من صلى الى القبلتين. وقال الشعبي أهل بيعة الرضوان وقال محمد ابن كعب القرظى وعطاء هم أهل بدر. وقال الله تعالى (محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم فى وجوههم من أثر السجود) الى آخر السورة. وقال تعالى (كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر) وقال تعالى (وكذلك جعلناكم أمة وسطا) وفى الصحيحين عن عمران بن الحصين رضى الله عنه قال « قال رسول الله ﷺ خيركم قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم) وفى الصحيح قوله ﷺ « لو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه » أى نصفه . والاحاديث فى فضل الصحابة رضى الله عنهم على الاطلاق كثيرة مشهورة فى الصحيحين وغيرهما (وأما فضائلهم) على الخصوص لطائفة ولاشخاص فاكثر من أن تحصر وسنذكر فى تراجمهم منها جملا إن شاء الله تعالى. فمن له مزية من الصحابة رضى الله عنهم العشرة الذين شهد لهم النبى ﷺ بالجنة وهم أبو بكر وعمر وعثمان وعلى وطلحة والزبير وسعد بن أبى وقاص وسعيد بن زيد وأبو عبيدة بن الجراح وعبد الرحمن بن عوف رضى الله عنهم ومنهم أهل بدر وأحد والعقبتين الأولى والثانية وأهل بيعة الرضوان تحت الشجرة. قال الله تعالى (لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة) الآية . قال الامام أبو منصور البغدادى أصحابنا مجمعون على أن أفضلهم الخلفاء الاربعة ثم تمام العشرة ثم أهل بدر ثم أحد ثم بيعة الرضوان . وأجمع أهل السنة على أن أفضلهم على الاطلاق أبو بكر ثم عمر وقدم جمهورهم عثمان على على رضى الله عنهم . قال الخطابى وقدم أهل السنة من أهل الكوفة عليا على عثمان وبه قال ابن خزيمة . والصحيح وقول الجمهور تقديم عثمان ولهذا اختارته الصحابة للخلافة وقدموه وهم أعلم وأعرف بالمراتب . وأولهم إسلاما خديجة بنت خويلد وأبو بكر

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ابو بکر سے بہتر کسی شخص پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب ۔ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے شفاعت نصیب نہ ہو اور میں تو قیامت کے دین صدیق کی شفاعت کا طلب گار رہونگا ۔ اسی کے ساتھ دوسری روایت ہے کہ ساری امت سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۸

انبیاء کے بعد پوری نسل انسانیت میں آپ سب سے افضل ہیں

حدیث ۔

حضرت ابو درداء کہتے ہیں مجھے نبی علیہ السلام نے ابو بکر صدیق سے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ، اس سے آگے جا رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے انبیاء و مرسلین کے بعد ابو بکر سے بہتر کسی انسان پر آج تک آفتاب نہ طلوع ہوا ہے نہ غروب ۔

اسے مخلص ذہبی اور دار قطنی نے روایت کیا ہے ۔

صدیق کی بابت ائمہ اہل بیت کا اجماعی فیصلہ

حدیث ۔

امام جعفر سے ابو بکر صدیق کے بارہ میں سوال ہوا آپ نے فرمایا میں ان کے متعلق کوئی بہتر بات ہی کہہ سکتا ہوں ۔ کیونکہ میں نے اپنے والد امام باقر سے حدیث سن لی ہے جو انہوں نے امام زین العابدین سے اور انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ۔

" ابو بکرؓ سے بہتر انسان پر آج تک آفتاب نہ طلوع ہوا نہ غروب ۔" اس کے بعد امام جعفرؒ نے فرمایا اگر میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت حاصل نہ ہو ۔ اور میں تو روز قیامت صدیق کی شفاعت کا طلب گار رہونگا ۔

اسے ابن سمان نے "موافقہ" میں روایت کیا ہے ۔

آپ روز محشر انبیاء کی طرح شفاعت کریں گے

حدیث ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز ہم نبی علیہ السلام کے پاس حاضر تھے آپ نے فرمایا "ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو میرے بعد ساری امت سے افضل ہے وہ قیامت کو انبیاء کی طرح شفاعت کرے گا" تھوڑی دیر نہ گزری تو ابو بکر صدیق آگئے نبی علیہ السلام اٹھے ان کی پیشانی چومی اور انہیں باہوں میں لے لیا ۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے ۔

حدیث

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام صحابہ میں سے ابو بکر سب سے افضل ہے ۔

حدیث ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم مہاجرین و انصار نبی علیہ السلام کے دروازہ کے پاس بیٹھے اپنے افضل کا تذکرہ کر رہے تھے[1] ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ باہر

[1] نبی علیہ السلام کے دروازہ پر تذکرہ کرنے کا یہ معنی ہے کہ ہم مسجد میں آپ کے دروازہ کے قریب بیٹھے تھے کیونکہ آپ کا دروازہ مسجد میں کھلتا تھا ۔

حضرت علی کو کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو مجھے ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) پر فضیلت دیتا ہو تو میں اس کو ضرور درّے لگاؤں گا جو کہ مفتری کی حد ہے

الأمصار وأنا عنده فقال لي: أتعرف أحداً من القوم؟ قلت: لا. فقال: كيف دخلوا عليّ؟ قلت: هؤلاء قوم يطلبون الحديث من كل وجه لا يبالون ممن أخذوا الحديث. فقال لرجل منهم: هل سمعت من غيري من الحديث؟ قال: نعم. قال: فحدثني ببعض ما سمعت. قال: إنما جئت لأسمع منك لم أجئ أُحدثك. وقال للآخر ذاك ما يمنعه أن يحدثني بما سمعت. قال: تتفضل أن تحدثني بما سمعت أجعل الذي حدثك حديثه أمانة لا أتحدث به أحداً. قال: لا، قال: فسمعنا بعض ما اقتبست من العلم حتى نعتد بك إن شاء الله. قال: حدثني سفيان الثوري عن جعفر بن محمد قال: النبيذ كله حلال إلا الخمر، ثم سكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان عمن حدثه عن محمد بن علي أنه قال: من لا يمسح على خفيه فهو صاحب بدعة، ومن لم يشرب النبيذ فهو مبتدع، ومن لم يأكل الجريث وطعام أهل الذمة وذبائحهم فهو [illegible] أما [illegible] فقد شربه عمر نبيذ [illegible] شحه بالماء وأما المسح على الخفين فقد [illegible] عمر [illegible] ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر ويوم وليلة في الحضر، وأما الذبائح فقد أكلها [illegible] علي عليه السلام وقال: [illegible] فإن الله تعالى يقول: ﴿ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾[1] ثم سكت. فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: قد حدثتك بما سمعت. فقال: أكل الذي سمعت هذا؟ قال: لا. قال: زدنا. قال: حدثنا عمرو بن عبيد عن الحسن قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بها وليس في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النية ينوي الرجل من الخير والشر فلا يعمله فيثاب عليه ولا يثاب الرجل إلا بما عمل إن خيراً فخيراً وإن شراً فشراً. قال: فضحكت من حديثه. فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أن كف حتى نسمع. قال: فرفع رأسه إلي فقال: ما يضحكك أمن الحق أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله وأبكي، وإنما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان الثوري عن محمد بن المنكدر أنه رأى علياً عليه السلام على منبر الكوفة وهو يقول: لئن أُتيت برجل يفضلني على أبي بكر وعمر لأجلدنه حد المفتري فقال له أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا سفيان عن جعفر أنه قال: حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر. قال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا يونس بن عبيد عن الحسن أن علياً عليه السلام

(١) سورة المائدة، الآية ٥.

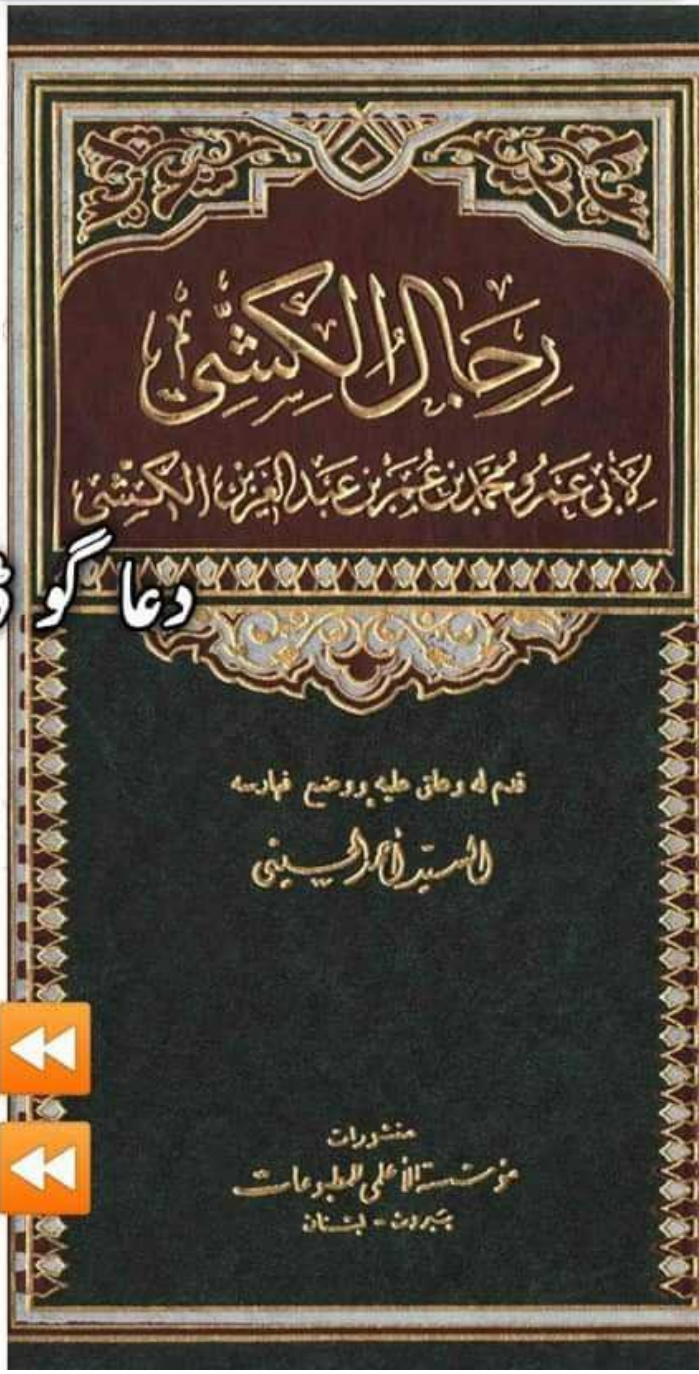

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا : اے لوگو ! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا ، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے ، اس پر مفتری کی حد آئے گی ، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابو بکر ہیں ، پھر عمر ، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا ۔

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفا
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

أحدٌ على أبي بكر وعمر إلا وقد أنكرَ حقي وحقَّ أصحابِ رسولِ الله ﷺ (كر).

٣٦١٤١ - عن أبي جحيفه قال: دخلتُ على عليٍّ في بيتهفقلتُ: يا خيرَ الناس بعد رسولِ الله ﷺ! فقال: مهلاً يا أبا جحيفةَ! ألا أخبرُك بخيرِ الناس بعد رسول الله ﷺ؟ أبو بكر وعمر يا أباجحيفة! لا يجتمعُ حُبي وبغضُ أبي بكرٍ وعمرَ في قلبِ مؤمنٍ، ولا يجتمعُ بغضي وحُبُّ أبي بكر وعمرَ في قلبِ مؤمنٍ (الصابوني في المائتين، طس، كر).

٣٦١٤٢ - عن علي قال: أولُ من يدخلُ الجنةَ من هذه الأمةِ أبو بكر وعمرُ وإني لموقوفٌ مع معاوية في الحسابِ (عق وقال: غير محفوظ، كر؛ وفيه أصبغ أبو بكر الشيباني مجهول، وابن الجوزي في الواهيات).

٣٦١٤٣ - عن علقمة قال: خطبنا عليٌّ فحمد الله واثنى عليه ثم قال: إنه بلغني أن ناساً يُفَضِّلوني على أبي بكر وعمر ولو كنتُ تقدمتُ في ذلك لعاقبتُ فيه ولكني أكرهُ العقوبة قبل التقدم، فمن قال شيئاً من ذلك بعد مقامي هذا فهو مُفْتَرٍ، عليه ما على المفتري، خيرُ الناس بعد رسول الله ﷺ ابو بكر ثم عمرُ، ثم أحْدثنا بعدهم

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا : اے لوگو ! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا ، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے ، اس پر مفتری کی حد آئے گی ، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابو بکر ہیں ، پھر عمر ، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا ۔

إِلاَّ وَقَدْ أَنْكَرَ حَقِّي وَحَقَّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ » . (كر) .

٧٧٣٤ ـ عَنْ أبي جحيفة قَالَ : « دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَيْتِهِ فَقُلْتُ : يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ! فَقَالَ : مَهْلاً يَا أَبَا جُحَيْفَةَ ! أَلاَ أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، يَا أَبَا جُحَيْفَةَ ! لاَ يَجْتَمِعُ حُبِّي وَبُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ ، وَلاَ يَجْتَمِعُ بُغْضِي وَحُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ » . (الصَّابوني في المائتين ، طس ، كر) .

٧٧٣٥ ـ عَنْ علقمَةَ قَالَ : « خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ نَاساً يُفَضِّلُونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي ذَلِكَ لَعَاقَبْتُ فِيهِ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْعُقُوبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ ، فَمَنْ قَالَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي ، خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثاً يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا يَشَاءُ » . (ابن أبي عاصم وابن شاهين واللالكائي جميعاً في السُّنة والمغازي في فَضَائِلِ الصِّدِّيق وَالأصبهاني في الحجَّة ، كر) .

٧٧٣٦ ـ عَنِ الْهمداني قَالَ : « قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا أَبَا الْحَسَنِ ! مَنْ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : الَّذِي لاَ نَشُكُّ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ يَا أَبَا الْحَسَنِ ؟ قَالَ : الَّذِي لاَ نَشُكُّ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ » . (ابن شاهين) .

٧٧٣٧ ـ عَنْ سويد بن غفلة قَالَ : « مَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَيَنْتَقِصُونَهُمَا ، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ : لَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَضْمَرَ لَهُمَا إِلاَّ الْحَسَنَ الْجَمِيلَ ! أَخَوَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَزِيرَاهُ ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ خُطْبَةً بَلِيغَةً فَقَالَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ ، وَمِمَّا يَقُولُونَ بَرِيءٌ ، وَعَلَى مَا يَقُولُونَ مُعَاقِبٌ ، وَالَّذِي

جَامِعُ الأَحَادِيث

الجَامِعُ الصَّغِيرُ وَزَوَائِدُه
وَالجَامِعُ الكَبِيرُ

لِلحَافِظِ جَلَالِ الدِّينِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّيُوطِيِّ
المتوفى سنة ٩١١ هـ

المَسَانِيدُ وَالمَرَاسِيلُ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی
عباس أحمد صقر أحمد عبد الجواد

إشراف
مكتب البحوث والدراسات في دار الفكر

الجزء الرابع

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

حضرت امام محمد بن حنفیہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہما کے بیٹے فرماتے ہیں : میں نے اپنے والد ماجد مولا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی نبی ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے ؟ فرمایا : ابو بکر رضی اللہ عنہ ۔ میں نے کہا پھر کون ؟ فرمایا : پھر عمر ۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرما دیں عثمان رضی اللہ عنہ ، اس لیے میں نے سبقت کر کے کہا اے باپ میرے ! پھر آپ ؟ فرمایا : میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے ۔

جامع الأحاديث

الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير

للحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المتوفى سنة ٩١١ هـ

المسانيد والمراسيل

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

عباس أحمد صقر أحمد عبد الجواد

إشراف

مكتب البحوث والدراسات في دار الفكر

الجزء الرابع

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

(ابن النَّجّار) .

٧٧١١ ـ عَنِ الْحَسنِ بن عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : « كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ إِلاَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ، يَا عَلِيُّ ! لاَ تُخْبِرْهُمَا » . (ت وخيثمة في الصحابة ، قَالَ ت : غريب من هٰذَا الْوَجْهِ ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيث عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ ورواهُ خيثمةُ وابن شاهين فِي السُّنَّةِ مِنْ طَرِيق الحَارث عَنْ عَلِيٍّ ، ورواهُ ابنُ أَبي عَاصمٍ فِي السُّنَّةِ مِنْ طريق خطَّاب أَوْ أَبي خَطَّاب) .

٧٧١٢ ـ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : « وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَتَكَنَّفَهُ(١) النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ فَإِذَا عَلِيُّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ : مَا خَلَّفْتُ أَحَداً أَحِبُّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ ، وَايْمُ اللَّهِ ! إِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، وَذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرَ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَإِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللَّهُ مَعَهُمَا » . (حم ، خ ، م ، ن ، هـ وابن جرير وأبو عوانة وخشيش وابن أبي عاصم ، ك) .

٧٧١٣ ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « خَيْرُ النَّاس بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ » . (هـ ، والْعدني ، حل) .

٧٧١٤ ـ عَنْ مُحَمَّد بن الْحنفيَّة قَالَ : « قُلْتُ لأَبِي : أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ ، فَيَقُولُ : عُثْمَانَ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ ، قَالَ : مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ » . (خ ، د وابن أبي عاصم

---

(١) فَتَكَنَّفَهُ: أيْ أَحاطُوا به من جوانبِه. (النهاية: ٤/٢٠٥)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابو بکر اور تیسرے عمر ہوئے ، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے ۔

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٣٦١٠٠ ـ عن عبد خير قال : قلتُ لعلي بن أبي طالب : من أولُ الناس دخولاً الجنة بعد رسول الله ﷺ ؟ قال : أبو بكر وعمر، قلت : يا أمير المؤمنين ! بدخلانها قبلك ؟ قال : أي والذي فلقَ الحبة وبرأ النسمة ! إنهما ليأكلان من ثمارها ويريان من مائها ويتكئان على فراشها وأنا موقوفٌ مغمومٌ مهمومٌ بالحساب ، وإن أول من يتقدم إلى الرب في الخصومة أنا ومعاوية (العشارى والأصبهاني في الحجة ، كر) .

٣٦١٠١ ـ عن علي قال : من أحب أبا بكر قام يوم القيامة مع أبي بكر وصار معه حيث يصير ، ومن أحب عمر كان مع عمر حيث يصير ، ومن أحب عثمان كان مع عثمان فمن أحب هؤلاء كان معهم في الجنة (العشارى) .

٣٦١٠٢ ـ عن علي قال : سُبقَ رسول الله ﷺ وصلّى أبو بكر وثلثَ عمر وقد خطبتنا فتنةٌ فهو ما شاء الله ، فمن فضلني على أبي بكر وعمر فعليه حدُّ المفتري من الجلدِ وإسقاطِ الشهادة (خط في تلخيص المتشابه) .

٣٦١٠٣ ـ عن ابن شهاب عن عبد الله بن كثيرٍ قال : قال لي عليٌّ ابن أبي طالب : أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر : ولو شئتُ أن أُسمّي لكم الثالث لسمّيتُه ، وقال : لا يفضّلني أحدٌ على أبي بكر وعمر إلا جلدتهُ جلْداً وجيعاً ، وسيكون في آخر الزمان قومٌ

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابو بکر اور تیسرے عمر ہوئے ، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے ۔

جامع الأحاديث

الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير

للحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المتوفى سنة ٩١١هـ

المسانيد والمراسيل

جمع وترتيب

عباس أحمد صقر — أحمد عبد الجواد

إشراف

مكتب البحوث والدراسات في دار الفكر

الجزء الرابع

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

النَّاسِ دُخُولاً الْجَنَّةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلاَنِهَا قَبْلَكَ ؟ قَالَ : أَيْ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ! إِنَّهُمَا لَيَأْكُلاَنِ مِنْ ثِمَارِهَا ، وَيَرْوِيَانِ مِنْ مَائِهَا ، وَيَتَّكِئَانِ عَلَى فُرُشِهَا وَأَنَا مَوْقُوفٌ مَغْمُومٌ بِالْحِسَابِ ، وَأَوَّلُ الْخَلْقِ قُدُومًا إِلَى الرَّبِّ فِي الْخُصُومَةِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ » . (العشاري والأصبهاني في الحجة ، كر) .

٧٧٢١ ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَصَارَ مَعَهُ حَيْثُ يَصِيرُ ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مَعَ عُمَرَ حَيْثُ يَصِيرُ ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مَعَ عُثْمَانَ ، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي ، فَمَنْ أَحَبَّ هَؤُلاءِ الأَرْبَعَةَ كَانَ مَعَهُمْ فِي الْجَنَّةِ » . (العشاري ، كر) .

٧٧٢٢ ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « سُبِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ ، وَقَدْ خَطَبَتْنَا فِتْنَةٌ فَهُوَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَمَنْ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَعَلَيْهِ حَدُّ الْمُفْتَرِي مِنَ الْجَلْدِ وَإِسْقَاطِ الشَّهَادَةِ » . (خط في تلخيص المتشابه) .

٧٧٢٣ ـ عَنْ ابن شهاب عن عبد اللَّهِ بن كثير قَالَ : « قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَفْضَلُ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ لَكُمُ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُهُ ، وَقَالَ : لاَ يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلاَّ جَلَدْتُهُ جَلْدًا وَجِيعًا ، وَسَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ مَحَبَّتَنَا وَالتَّشَيُّعَ فِينَا هُمْ شِرَارُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ : وَلَقَدْ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ ، وَأَعْطَاهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَأَعْطَاهُ عُمَرُ ، وَأَعْطَاهُ عُثْمَانُ ، فَطَلَبَ الرَّجُلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ فِيمَا أَعْطَوْهُ بِالْبَرَكَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَيْفَ لاَ يُبَارَكُ لَكَ وَلَمْ يُعْطِكَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ » . (كر) .

٧٧٢٤ ـ عن سليمان بن يزيد عن هرم عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « كُنْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ہم اصحابِ رسول اللہ ﷺ اکثر و بیشتر کہا کرتے : افضل امت بعد رسول اللہ ﷺ ابو بکر صدیق ہیں ، پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہما

سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال : كنا معشر أصحاب رسول الله ﷺ ونحن متوافرون نقول : أفضل هذه الأمة بعد نبيّها أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم نسكت[1].

٩٦٠ ـ حدثنا أبو النضر[2]، ثنا الليث، عن يزيد بن أبي خبيب، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر قال : كنا نفاضل بين أصحاب رسول الله ﷺ على عهد رسول الله ﷺ فنقول : إذا ذهب أبو بكر وعمر وعثمان استوى الناس فيسمع ذلك النبي ﷺ فلا ينكره علينا[3].

٩٦١ ـ حدثنا الحكم بن موسى، ثنا عبد الرزاق[4] بن عمر، أنبأ عبدالله بن محمد بن عقيل، أن جابر بن عبد الله قال : خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى بيت امرأة

= نزل مكة، روى عن سهيل بن أبي صالح، وهشام بن عروة وغيره، وعنه أبوعبدالرحمن المقرىء والحميدي وغيرهم. قال أبوحاتم: شيخ ضعيف الحديث. انظر الجرح والتعديل (٦/١٢٣)، وميزان الإعتدال (٣/٢١٢).

(١) الحديث : في إسناده عمر بن عبيد، ضعيف الحديث. ذكره البوصيري في (المجردة ١/٨٩) وعزاه للحارث وسكت عليه. والحافظ في المطالب (٤/٨٤) وعزاه للحارث.

وسيأتي له شاهد في الحديث بعده.

(٢) هاشم بن القاسم ص ١٥٧، ورجال السند تقدّموا جميعاً.

(٣) الأثـــر : رجال الإسناد كلهم ثقات.

رواه أبوبكر بن خلاد في (فوائده ق ٢١ ب) عن الحارث بن أبي أسامة، عن يعلى بن عباد، عن الحسن بن دينار، عن محمد بن سيرين قال: قال عبدالله بن عمر فذكر نحوه.

وذكره البوصيري في (المجردة ١/٨٨) وعزاه للحارث وسكت عليه.

والحديث في «صحيح البخاري» ولفظه : «كنّا نخيّر بين الناس في زمن النبي ﷺ فنخيّر أبابكر، ثم عمر، ثم عثمان رضي الله عنهم» فتح الباري (٧/١٦).

ورواه الترمذي (تحفة الأحوذي ١٠/٢٠١) ورواه أبوداود؛ انظر جمع الفوائد (٢/٤٩٦)، ومجمع الزوائد (٩/١٢٠).

(٤) عبد الرزاق بن عمر الدمشقي أبوبكر الثقفي، متروك الحديث عن الزهري، ليّن في غيره. من الثامنة. /تمييز. تقريب (١/٥٠٥)، والتهذيب (٦/٣٠٩). يروي عنه الحكم بن موسى.

المملكة العربية السعودية
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
مركز خدمة السنة والسيرة النبوية
بالتعاون مع مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف
٢

بغية الباحث
عن زوائد مسند الحارث

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

١٨٦ ـ ٢٨٢هـ

تأليف

الإمام الحافظ نور الدين علي بن سليمان
ابن أبي بكر الهيثمي الشافعي
٧٣٥ ـ ٨٠٧هـ

المجلد الأول

تحقيق ودراسة

دكتور حسين أحمد صالح الباكري

حضرت میمون بن مہران تابعی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا : شیخین افضل یا علی رضی اللہ عنہم ؟ اس کلمہ کے سنتے ہی ان کے بدن پر لرزہ پڑا ، یہاں تک کہ عصا دست مبارک سے گر گیا ، اور فرمایا : مجھے گمان نہ تھا کہ اس زمانے تک زندہ رہوں گا ، جس میں لوگ لوگ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے برابر کسی کو بتائیں گے ۔ (السنۃ لابی بکر بن الخلال جلد ۱ ۔ ۳ صفحہ 379 رقم 529)

السنة

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

عائشة : أصبح عثمان خير من علي [١] ، وقال الدوري : سمعت يحيى [٢] يقول : قال شريك ليس يقدم أحد [٣] علياً على أبي بكر وعمر فيه خير [٤] .

٥٢٨ ـ قال [٥] وحدثنا قبيصة بن عقبة قال : سمعت سفيان الثوري يقول : من قدم على أبي بكر وعمر/ أحداً فقد أزرى على المهاجرين [٥٥/أ] والأنصار ولا أحسبه ينفعه مع ذلك عمل [٦] ، قال [٧] : وحدثنا عبد العزيز بن أبان القرشي [٨] قال : سمعت سفيان الثوري قال : من قدم على أبي بكر وعمر أحداً فقد أزرى على اثني عشر ألفاً من أصحاب رسول الله ﷺ توفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راض [٩] .

٥٢٩ ـ أخبرني الميموني [١٠] قال : ثنا شبابة [١١] قال : ثنا الفرات [١٢] قال : قلت لميمون بن مهران : أبو بكر وعمر عندك أفضل أو علي ؟ قال : فارتعد حتى سقطت عصاه من يده ثم قال : ما كنت أظن أني أبقى إلى زمان يعدل بينهما ، إنهما كانا رأس الإسلام ورأس الجماعة [١٣] .

---

(١) لم أجد هذا القول عن عائشة رضي الله عنها وعنهما .

(٢) ابن [illegible]

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

[illegible] (٥١٨) .

(٤) في إسناده : أحمد بن الحسين الوراق لم أتوصل إلى معرفته .

(٥) أحمد بن حنبل رحمه الله .

(٦) تقدم قول سفيان برقم (٥١٧) ، وإسناده : ضعيف .

(٧) أحمد .

(٨) تقدم في (٥١٧) وهو متروك .

(٩) تقدم هذا القول في (٥١٧) وإسناده ضعيف .

(١٠) عبد الملك بن عبد الحميد .

(١١) ابن سوار المدائني ، ثقة رمي بالأرجاء .

(١٢) ابن السائب أبو سليمان .

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : نبی کریم ﷺ کے بعد افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔ صحابہ کرام اور تابعین میں سے کسی نے بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے افضل ہونے اور باقی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مقدم ہونے کے لحاظ سے اختلاف نہیں کیا ۔ (الاعتقاد والھدایۃ الی سبیل الرشاد صفحہ ۳٦۸ ۔ ۳٦۹ دارالافاق الجدیدۃ بیروت)

الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد

على مذهب السلف وأصحاب الحديث

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تصنيف

الإمام الحافظ الكبير أبي بكر أحمد بن الحسين
البيهقي الشافعي
٣٨٤ - ٤٥٨ هـ

قدّم له وخرج أحاديثه وعلّق حواشيه
أحمد عصام الكاتب

منشورات دار الآفاق الجديدة بيروت

وروينا عن الشافعي أنه كان يقول: أفضل الناس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي.

وأخبرنا أبو عبدالله الحسين بن محمد بن فتحويه الدينوري: ثنا صفوان بن الحسين: ثنا محمد بن إبراهيم بن زياد: ثنا الربيع بن سليمان: سمعت الشافعي يقول: مثل ذلك.

وكذلك روي عن ابن عبدالحكم عن الشافعي. وروي عن الربيع في رواية أخرى، عن الشافعي أنه قال: أفضل الناس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر وعمر وعثمان وعلي.

وروينا عن أبي ثور، عن الشافعي: أنه قال: ما اختلف أحد من الصحابة والتابعين في تفضيل أبي بكر وعمر وتقديمها على جميع الصحابة. وإنما اختلف من اختلف منهم في علي وعثمان. ونحن لا نخطّىء واحداً من أصحاب رسول الله ﷺ فيما فعلوا. وقد ذكرنا أسانيدها في كتاب «الفضائل»، وروينا عن جماعة من التابعين وأتباعهم نحو هذا، وبالله التوفيق.

* * * *

صفحہ نمبر ۳٦۸ ۔ ۳٦۹

حضرت مولا علی رضی عنہ جب خلیفہ تھے تو منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا : نبی کریم ﷺ کے وصال باکمال کے بعد افضل ابو بکر پھر عمر رضی اللہ عنہما ہیں ۔

لم تسمع من رسول الله ﷺ في باب الميراث ما سمعه أبو بكر وغيره، فكانت معذورة فيما طلبته، وكان أبو بكر معذوراً فيما منع، فتخلف علي عن حضور أبي بكر حتى توفيت. ثم كان منه تجديد البيعة، والقيام بواجباتها كما قال الزهري.

ولا يجوز أن يكون قعود علي في بيته على وجه الكراهية لإمارته. ففي رواية الزهري أنه بايعه بعدُ وعظّم حقه. ولو كان الأمر على غير ما قلنا لكانت بيعته آخراً خطأ. ومن زعم أن علياً بايعه ظاهراً وخالفه باطناً، فقد أساء الثناء على علي، وقال فيه أقبح القول.

وقد قال علي في إمارته وهو على المنبر: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ؟ قالوا: بلى. قال: أبو بكر ثم عمر.

ونحن نزعم أن علياً كان لا يفعل إلا ما هو حق، ولا يقول إلا ما هو صدق، وقد فعل في مبايعة أبي بكر ومؤازرة عمر ما يليق بفضله وعلمه وسابقته وحسن عقيدته وجميل نيته في أداء النصح للراعي والرعية. وقال في فضلها ما نقلناه في كتاب «الفضائل». فلا معنى لقول من قال بخلاف ما قال وفعل.

وقد دخل أبو بكر الصديق على فاطمة، في مرض موتها، وترضّاها حتى رضيت عنه، فلا طائل لسخط غيرها ممن يدعي موالاة أهل البيت، ثم يطعن على أصحاب رسول الله ﷺ، ويهجن من يواليه ويرميه بالعجز والضعف واختلاف السر والعلانية، في القول والفعل، وبالله العصمة والتوفيق.

أخبرنا أبو عبد الله الحافظ: ثنا أبو عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ: ثنا محمد بن عبد الوهاب: ثنا عبدان بن عثمان العتكي بنيسابور: أنا أبو حمزة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن الشعبي قال: لما مرضت فاطمة أتاها أبو بكر الصديق، فاستأذن عليها فقال: يا فاطمة،

الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد

على مذهب السلف وأصحاب الحديث

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تصنيف

الإمام الحافظ الكبير أبي بكر أحمد بن الحسين

البيهقي الشافعي

٣٨٤ - ٤٥٨ هـ

قدّم له وخرج أحاديثه وعلّق حواشيه

أحمد عصام الكاتب

منشورات دار الآفاق الجديدة بيروت

امام جمال الدین احمد غزنوی حنفی علیہ الرحمہ متوفی 593 ہجری فرماتے ہیں : امت میں افضل حضرت ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر حضرت عثمان ہیں پھر حضرت علی ہیں ۔ (رضی اللہ عنہم)

كتاب أصول الدين

للشيخ جمال الدين أحمد بن محمد بن محمود بن سعيد الغزنوي الحنفي

(... - ٥٩٣ هـ)

تحقيق وتعليق

الدكتور عمر وفيق الداعوق

مدرس العقيدة في قسم أصول الدين
بكلية الدراسات الإسلامية والعربية - دبي

دار البشائر الإسلامية

وهاشمي، ثم بعد وفاة علي رضي الله عنه بأشياء[1]، فلم يوجب ذلك قدحاً في حقهم رضي الله عنهم.

[١٦٦] **فصل:** أفضل الأمة، أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم علي، رضي الله عنهم أجمعين[2].

= القيام بالأمر، والمصريون يلحون على علي وهو يهرب منهم إلى الحيطان، ويطلب الكوفيون الزبير فلا يجدونه، والبصريون يطلبون طلحة فلا يجيبهم، فقالوا فيما بينهم: لا نولي أحداً من هؤلاء الثلاثة فمضوا إلى سعد بن أبي وقاص فقالوا: إنك من أهل الشورى فلم يقبل منهم.

ثم راحوا إلى ابن عمر فأبى عليهم، فحاروا في أمرهم، ثم قالوا: إن نحن رجعنا إلى أمصارنا بقتل عثمان من غير إمرة اختلف الناس في أمرهم ولم نسلم، فرجعوا إلى علي فألحوا عليه، وأخذ الأشتر النخعي بيده فبايعه، وذلك يوم الخميس الرابع والـ[illegible] من ذي الحجة بعد مراجعة الناس لهم في ذلك وكلهم يقول: لا يصلح إلا علي، فلما كان يوم الجمعة وصعد المنبر بايعه من لم يبايع بالأمس) وقيل إنه بويع لخمس بقين من ذي الحجة.

ـ انظر: البداية والنهاية لابن كثير ٧/ ٢٢٧.

ـ تاريخ الطبري ٤/ ٤٣٤.

ـ وانظر: الكامل في التاريخ لابن الأثير ٣/ ١٩٠.

(١) كذا في الأصل: وربما تكون «بأشهر».

(٢) ورد في فضائل الخلفاء والأئمة الراشدين والصحابة رضوان الله تعالى عليهم أجمعين الكثير من الآثار الصحيحة في حقهم، فمن ذلك ما جاء في الصحيح: (أن رسول الله ﷺ كان على جبل حراء، هو وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي، وطلحة والزبير فتحركت الصخرة، فقال النبيّ ﷺ: (اهدأ، فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد) صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير، رقم الحديث (٥٠ ـ ٢٤١٧)، ٨/ ٢٠٣.

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

امام ابی یسر محمد بزدوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : اہلسنت و جماعت کے نزدیک نبی کریم ﷺ اور تمام انبیا و رسولوں علیہم السلام کے بعد افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر حضرت عثمان ہیں پھر حضرت علی ہیں

أُصول الدِّين

للإمام أبي اليُسر محمد البَزْدَوي

تحقيق

الدكتور هانز بيتر لنس

ضبطه وعلق عليه

الدكتور أحمد حجازي السقا

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الناشر

المكتبة الأزهرية للتراث

٩ درب الأتراك - خلف الجامع الأزهر الشريف

ت: ٥١٢٠٨٤٧ القاهرة

مسألة [٦٨]

أفضل الناس بعد النبي ﷺ

قال عامّة «أهل السنّة والجماعة» إن أفضل الناس بعد النبي ﷺ وبعد جميع الأنبياء والرسل -صلوات الله عليهم- «أبو بكر» الصدّيق ثم «عمر» ثمّ «عثمان» ثمّ «علي»

وقالت «القدرية» و«المعتزلة» و«الروافض»: إن «عليًا» أفضل هؤلاء الأربعة واحتجّوا بما رويناه من الحديثَين، وأنه عليه السلام جعله من نفسه بمنزلة هارون من موسى، ولما كان أفضل الناس بعد موسى؛ هارون -عليهما السلام- فكذا «علي» رضي الله عنه يجب أن يكون أفضل الناس بعد رسول الله ﷺ وقالوا: إن «عليًا» كان أعلمهم، قال النبي عليه السلام: «أنا مدينة العلم و«علي» بابها» ولأنه اشتهر في الأمّة كونه عالمًا وظهرت آثار علمه من إصابة الجواب في المسائل ودقائق العلم، وكذا كان أشجع الأربعة، وقد ظهرت آثار شجاعته وعُرف بها، وكذا كان أنسبهم فإنه كان من بني هاشم، وهم لم يكونوا من بني هاشم، وبنو هاشم أفضل الناس نسبًا قال النبي عليه السلام: «إن الله تعالى اختار العرب من بين سائر الناس واختار قريشًا من العرب واختار بني هاشم من قُريش واختارني من بني هاشم؛ فأنا أفضل الناس» ولأنه كان أقرب الناس إلى رسول الله عليه السلام منهم.

وجه قول «أهل السنّة والجماعة»: ما روينا: أن النبي صلى الله عليه اختار «أبا بكر» للإمامة دون سائر «الصحابة» فقدّمه على سائر «الصحابة» وأقامه مقام نفسه دون غيره وكذا «الصحابة» قدّموه على غيره في إقامته مقام النبي ﷺ في تنفيذ الأحكام وإنصاف المظلوم من الظالم، وكذا قال النبي عليه السلام: «اقتدوا باللذَين من بعدي «أبي بكر» و«عمر» أمر بالاقتداء بهما كما أمر بالاقتداء بنفسه ولم يأمر بالاقتداء بغيرهما، بل قال: «أصحابي كالنجوم بأيّهم

امام نووی علیہ الرحمہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں : اتفق اهل السنة على أن افضلهم ابو بكر ، ثم عمر ۔ ترجمہ : اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ میں افضل ابو بکر ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہم ۔

كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم

حدثنى زهير بن حرب وعبد بن حميد وعبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال عبد الله

كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم

قال الامام أبو عبد الله المازرى اختلف الناس فى تفضيل بعض الصحابة على بعض فقالت طائفة لانفاضل بل نمسك عن ذلك وقال الجمهور بالتفضيل ثم اختلفوا فقال أهل السنة أفضلهم أبو بكر الصديق وقال الخطابية أفضلهم عمر بن الخطاب وقالت الراوندية أفضلهم العباس وقالت الشيعة على واتفق أهل السنة على أن أفضلهم أبو بكر ثم عمر قال جمهورهم ثم عثمان ثم على وقال بعض أهل السنة من أهل الكوفه بتقديم على على عثمان والصحيح المشهور تقديم عثمان قال أبو منصور البغدادى أصحابنا مجمعون على أن أفضلهم الخلفاء الأربعة على الترتيب المذكور ثم تمام العشرة ثم أهل بدر ثم أحد ثم بيعة الرضوان وممن له مزية أهل العقبتين من الأنصار وكذلك السابقون الأولون وهم من صلى الى القبلتين فى قول ابن المسيب وطائفة وفى قول الشعبى أهل بيعة الرضوان وفى قول عطاء ومحمد بن كعب أهل بدر قال القاضى عياض وذهبت طائفة منهم ابن عبد البر الى أن من توفى من الصحابة فى حياة النبى صلى الله عليه وسلم أفضل ممن بقى بعده وهذا الاطلاق غير مرضى ولا مقبول واختلف العلماء فى أن التفضيل المذكور قطعى أم لا وهل هو فى الظاهر والباطن أو فى الظاهر دون الباطن فقال بالقطع أبو [illegible] الأشعرى قال وهم فى الفضل على ترتيبهم فى الامامة وممن قال بأنه اجتهادى ظنى أبو بكر الباقلانى وذكر ابن الباقلانى اختلاف العلماء فى أن التفضيل هل هو فى الظاهر أم فى الظاهر والباطن جميعا وكذلك اختلفوا فى عائشة وخديجة أيتهما أفضل وفى عائشة وفاطمة رضى الله عنهم أجمعين وأما عثمان رضى الله عنه فخلافته صحيحة بالاجماع وقتل مظلوما وقتلته فسقة لأن موجبات القتل مضبوطة ولم يجر منه رضى الله عنه مايقتضيه ولم يشارك فى قتله أحد من الصحابة وانما قتله همج و رعاع من غوغاء القبائل وسفلة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

صحيح مسلم
بشرح النووى
الجزء الخامس عشر
الطبعة الأولى
١٣٤٩ هجرية — ١٩٣٠ ميلادية
المطبعة المصرية بالأزهر
ادارة محمد محمد عبد اللطيف

امام قسطلانی علیہ الرحمہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں : انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد افضل البشر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور تحقیق سلف صالحین علیہم الرحمہ نے ان کے افضل امت ہونے پر اتفاق کیا ۔ اور امام شافعی علیہم الرحمہ وغیرہ اس امر پر اجماع صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نقل کرتے ہیں ۔ (ارشاد الساری جلد 8 صفحہ 147 رقم 3655 فضل أبي بكر بعد النبی)

قال التوربشتي: وأرى المجاز أقوى إذ لم يصح عندنا أن أبا بكر كان له منزل بجنب المسجد، وإنما كان منزله بالسنح من عوالي المدينة انتهى. وتعقبه في الفتح بأنه استدلال ضعيف لأنه لا يلزم من كون منزله كان بالسنح أن لا يكون له دار مجاورة للمسجد، ومنزله الذي كان بالسنح هو منزل أصهاره من الأنصار، وقد كان له إذ ذاك زوجة أخرى وهي أسماء بنت عميس بالاتفاق، وقد ذكر عمر بن شبة في أخبار المدينة أن دار أبي بكر التي أذن له في إبقاء الخوخة منها إلى المسجد كانت ملاصقة للمسجد، ولم تزل بيد أبي بكر حتى احتاج إلى شيء يعطيه لبعض من وفد عليه فباعها فاشترتها منه أم المؤمنين حفصة بأربعة آلاف درهم، وقد وقع في حديث سعد [illegible] عند أحمد والنسائي [illegible] قوي أمر رسول الله ﷺ بسدّ الأبواب الشارعة في المسجد [illegible]

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وفي رواية للطبراني في الأوسط برجال ثقات من الزيادة فقالوا: يا رسول الله سددت أبوابها فقال: «ما أنا سددتها ولكن الله سدها». ونحوه عند أحمد والنسائي والحاكم ورجاله ثقات عن زيد بن أرقم وابن عباس وزاد: فكان يدخل المسجد وهو جنب ليس له طريق غيره، رواه أحمد والنسائي ورجاله ثقات، ونحوه من حديث جابر بن سمرة عند الطبراني.

وبالجملة فهي كما قاله الحافظ ابن حجر أحاديث يقوّي بعضها بعضًا وكل طريق منها صالح للاحتجاج فضلاً عن مجموعها، لكن ظاهرها يعارض حديث الباب والجمع بينهما بما دل عليه حديث أبي سعيد عند الترمذي أنه ﷺ قال لعلي: «لا يحل لأحد أن يطرق هذا المسجد غيري وغيرك». والمعنى أن باب عليّ كان إلى جهة المسجد ولم يكن لبيته باب غيره، فلذلك لم يأمر بسدّه، ومحصل الجمع أن الأمر بسدّ الأبواب وقع مرتين، ففي الأولى استثنى عليًا لما ذكر، وفي الأخرى استثنى أبا بكر، ولكن لا يتم ذلك إلا بأن يحمل ما في قصة عليّ على الباب الحقيقي، وما في قصة أبي بكر على الباب المجازي، والمراد به الخوخة كما صرح به في بعض طرقه، وكأنهم لما أُمروا بسدّ الأبواب سدّوها، وقد صرح أبو بكر الكلاباذي في معاني الأخبار بأن باب بيت أبي بكر كان له باب من خارج المسجد وخوخة إلى داخل المسجد وبيت علي لم يكن له باب إلا من داخل المسجد انتهى ملخصًا من فتح الباري.

٤ ـ باب فضلِ أبي بكرٍ بعدَ النبيِّ ﷺ

(باب فضل أبي بكر بعد) فضل (النبي ﷺ) والمراد بالبعدية هنا الزمانية أما البعدية في الرتبة فيقال فيها الأفضل بعد الأنبياء أبو بكر، وقد أطبق السلف على أنه أفضل الأمة. حكى الشافعي وغيره إجماع الصحابة والتابعين على ذلك.

٣٦٥٥ ـ **حدثنا** عبدُ العزيز بنُ عبدِ اللّه حدّثنا سُليمانُ عن يحيىٰ بنِ سعيدٍ عن نافعٍ عن ابنِ عمرَ رضيَ اللّهُ عنهما قال: «كنّا نخيرُ بينَ الناسِ في زمنِ النبيِّ ﷺ فنُخيّرُ أبا بكر، ثمّ

ارشاد الساري
لشرح صحيح البخاري
تأليف
الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣ هـ.
ضبطه وصححه
محمد عبد العزيز الخالدي
الجزء الثامن
يحتوي على الكتب التالية:
المناقب ـ فضائل أصحاب النبي ﷺ ـ مناقب الأنصار
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

امام قسطلانی علیہ الرحمہ مواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں : أفضلهم عند أهل السنة إجماعا أبو بكر ، ثم عمر ۔ ترجمہ : اہل سنت کے نزدیک بالاجماع افضل الصحابہ ابو بکر ہیں ، پھر عمر رضی اللہ عنہم ۔

عن مائة ألف وأربعة وعشرين ألفاً، والله

ثم إن أفضلهم على الإطلاق عند أهل السنة إجماعاً أبو بكر ثم عمر رضي الله عنهما. عن ابن عمر قال: كنا نخير بين الناس في زمان رسول الله ﷺ فنخير أبا بكر ثم عمر ثم عثمان بن عفان. رواه البخاري. وفي رواية عبيد الله بن عمر عن نافع: كنا في زمان النبي ﷺ لا نعدل بأبي بكر أحداً ثم عمر ثم عثمان، ثم نترك أصحاب النبي ﷺ فلا نفاضل بينهم. رواه البخاري أيضاً. وقوله: «لا نعدل بأبي بكر أحداً» أي لا نجعل له مثيلاً.

ولأبي داود من طريق سالم عن ابن عمر: كنا نقول ـ ورسول الله ﷺ حي ـ: أفضل أمة النبي ﷺ بعده أبو بكر ثم عمر ثم عثمان[1]. زاد الطبراني في رواية: فيسمع رسول الله ﷺ ذلك فلا ينكره.

وروى خيثمة بن سليمان في «فضائل الصحابة» من طريق سهيل ابن أبي صالح عن أبيه عن ابن عمر: كنا نقول: إذا ذهب أبو بكر وعمر وعثمان استوى الناس، فيسمع النبي ﷺ ذلك فلا ينكره. وفي ذلك تقديم عثمان بعد أبي بكر وعمر. وأهل السنة على أن علياً بعد عثمان. وذهب بعض السلف إلى تقديم علي على عثمان. وممن قال به سفيان الثوري.

وقيل: لا يفضل أحدهما على الآخر، ونقل ذلك عن مالك في المدونة، وتبعه جماعة منهم يحيى بن القطان. وقال ابن معين: من قال أبو بكر وعمر وعثمان وعلي، وعرف علي سابقته وفضله فهو صاحب سنة، ولا شك أن من اقتصر على عثمان ولم يعرف لعلي فضله فهو مذموم.

وقد ادعى ابن عبد البر أن حديث الاقتصار على الثلاثة: أبي بكر وعمر وعثمان خلاف قول أهل السنة أن علياً أفضل الناس بعد الثلاثة. وتعقب: بأنه لا يلزم من سكوتهم إذ ذاك عن تفضيله عدم تفضيله، فالمقطوع به عند أهل السنة: القول بأفضلية أبي بكر ثم عمر ثم اختلفوا فيمن بعدهما، فالجمهور على تقديم عثمان، وعن مالك الوقف، والمسألة اجتهادية، ومستندها أن هؤلاء الأربعة اختارهم الله لخلافة نبيه، وإقامة دينه، فمنزلتهم عنده بحسب ترتيبهم في الخلافة.

وقال الإمام أبو منصور البغدادي: أصحابنا مجمعون على أن أفضلهم الخلفاء الأربعة، ثم الستة تمام العشرة، يعني: طلحة والزبير وسعداً وسعيداً وعبد الرحمن بن عوف وأبي عبيدة عامر بن الجراح.

(١) راجع سنن أبي داود رقم (٤٦٢٧ ـ ٤٦٢٨).

المواهب اللدنية/ج٢/م٣٥

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف
الشيخ أحمد بن محمد القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣هـ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

شرحه وعلق عليه
مأمون بن محيي الدين الجنان

طبعة جديدة كاملة

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

امام مالک علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہیں ، تو آپ نے جواب دیا کہ ابو بکر صدیق اور ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہما ۔ پھر ارشاد فرمایا : کیا اس بارے میں کوئی شک ہے ؟

الصواعق المحرقة

في

الرد على أهل البدع والزندقة

تأليف

شهاب الدين أحمد بن حجر المكي الهيتمي

«توفي سنة ٩٧٤ هـ»

راجعه وأشرف على تحقيقه

أبو عبد الله مصطفى بن العدوي

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

قوبلت على ثلاث نسخ خطية

خرج أحاديثه

الشحات أحمد الطحان

حقق نصوصه وعلق عليه

عادل شوشة

مكتبة فياض

للتجارة والتوزيع

الباب الثالث

في [بيان][1] أفضلية أبي بكر على سائر هذه الأمة ثم عمر ثم عثمان ثم علي - رضوان الله عليهم أجمعين -

وفي ذكر فضائل أبي بكر [وفي ذكر الأحاديث][2] الواردة فيه وحده أو مع عمر أو مع الثلاثة أو مع غيرهم وفيه فصول

الفصل الأول

فِي ذِكْرِ أَفْضَلِيَّتِهِمْ عَلَى هَذَا التَّرْتِيبِ ، وَفِي تَصْرِيحِ [عَلِيٍّ][3] بِأَفْضَلِيَّةِ الشَّيْخَيْنِ عَلَى سَائِرِ الْأُمَّةِ ، وَفِي بُطْلَانِ مَا زَعَمَهُ الرَّافِضَةُ وَالشِّيعَةُ مِنْ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ قَهْرٌ وَتَقِيَّةٌ .

اعْلَمْ أَنَّ الَّذِي أَطْبَقَ عَلَيْهِ عُظَمَاءُ الْمِلَّةِ وَعُلَمَاءُ الْأُمَّةِ أَنَّ أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ [أَبُو بَكْرٍ][4] الصِّدِّيقُ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ اخْتَلَفُوا، فَالْأَكْثَرُونَ وَمِنْهُم الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَهُوَ الْمَشْهُورُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ الْأَفْضَلَ بَعْدَهُمَا عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ ﷺ .

وَجَزَمَ الْكُوفِيُّونَ وَمِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِتَفْضِيلِ عَلِيٍّ عَلَى عُثْمَانَ ، وَقِيلَ: بِالْوَقْفِ عَنِ التَّفَاضُلِ بَيْنَهُمَا ، وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ مَالِكٍ : فَقَدْ حَكَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ المَازِرِيُّ عَنِ المُدَوَّنَةِ أَنَّ مَالِكًا ﷺ سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَر ، ثُمَّ قَالَ : أَوَفِي ذَلِكَ شَكٌّ، فَقِيلَ لَهُ : وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ؟ فَقَالَ : مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِمَّنْ أَقْتَدِي

---

(١) ما بين المعقوفتين سقط من (أ، ب) وما أثبتناه من (ط) .

(٢) ما بين المعقوفتين زيادة من (أ) .

(٣) ما بين المعقوفتين سقط من (أ) .

(٤) ما بين المعقوفتين سقط من (أ، ب) وما أثبتناه من (ط) .

امام قسطلانی علیہ فرماتے ہیں : پھر اہل سنت کے نزدیک مطلقاً سب سے زیادہ فضیلت والے حضرت ابو بکر ہیں اور اُن کے بعد عمر رضی اللہ عنہم ۔ (مواہب الدنیہ جلد دوم صفحہ 451)

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

ہے تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر

المواہب اللدنیۃ

بالمنح المحمدیۃ

(اُردو ترجمہ)

الجزء الثانی

تصنیف

شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

(۸۵۱ــــ۹۲۳ھ)

ترجمہ

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)

۳۸۔ اُردو بازار لاہور

قبول کیا اور [illegible] اکرم ﷺ کو [illegible] اور اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جانتا ہے۔

بارہواں حلقہ: وہ ہے جنہوں نے [illegible] اکرم ﷺ کو پایا اور آپ کے ساتھ اور اس کے بعد حجۃ الوداع کے موقع پر اور [illegible] کے علاوہ آپ کی زیارت [illegible] رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا صحیح

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

صحابۂ کرام کی تعداد

جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کا تعلق ہے تو جس نے ان کو شمار کرنے کا قصد کیا اس نے ایک بعید کام کا قصد کیا اور اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ بعثت کے آغاز سے نبی اکرم ﷺ کے وصال تک اسلام لانے والوں کی بہت زیادہ تعداد ہے اور وہ مختلف شہروں اور دیہاتوں میں بکھر گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے سے متعلق اپنے واقعہ میں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام بے شمار ہیں کوئی رجسٹر ان کو جمع نہیں کرتا۔

لیکن بعض غزوات میں ان کی تعداد ضبط میں آئی جس طرح غزوۂ تبوک ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ دس ہزار مجاہدین کے ساتھ تشریف لے گئے حنین کی طرف بارہ ہزار کو لے کر گئے حجۃ الوداع میں نوے ہزار اور تبوک کی طرف ستر ہزار تشریف لے گئے اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام موجود تھے اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

صحابۂ کرام میں سے افضل

پھر اہل سنت و جماعت کے نزدیک ان میں مطلقاً سب سے زیادہ فضیلت والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم صحابہ کرام کے درمیان سب سے افضل کا انتخاب کرتے تو حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق اور پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کو اختیار کرتے۔

حضرت عبید اللہ بن عمر حضرت نافع (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے حضرت عمر فاروق اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما (کے برابر کسی کو نہ سمجھتے) پھر ہم صحابہ کرام کو چھوڑ دیتے اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو قرار نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو ان کی مثل نہیں سمجھتے تھے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضرت سالم کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ (ظاہر زندگی کے ساتھ) زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۴۶۲۷۔۴۶۲۸)

ہمارے نبی ﷺ اور دوسرے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے بعد افضل البشر حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت سیّدُنا عمر فاروق ہیں رضی اللہ عنہما۔

وأفضلُ البشرِ بعدَ نبينا أبو بكرٍ الصديقُ رضي الله عنهُ، ثم عمرُ الفاروقُ،

والحاصل: أنّ الأمر الخارق للعادة فهو بالنسبة إلى النبي عليه السلام معجزة سواء ظهر ذلك من قبله أو من قبل آحاد من أمته، وبالنسبة إلى الولي كرامة لخلوه عن دعوى نبوة من ظهر ذلك من قبله، فالنبي لا بد من علمه بكونه نبياً، ومن قصده إظهار خوارق العادات، ومن حكمه قطعاً بموجب المعجزات، بخلاف الولي.

(وأفضل البشر بعد نبينا) والأحسن أن يقال: «بعد الأنبياء»، لكنه أراد البعدية الزمانية، وليس بعد نبينا نبي، ومع ذلك لا بد من تخصيص عيسى عليه السلام، إذ لو أريد كل بشر يوجد بعد نبينا انتقض بعيسى عليه السلام، ولو أريد كل بشر يولد بعد لم يفد التفضيل على الصحابة، ولو أريد كل بشر هو موجود على وجه الأرض لم يفد التفضيل على التابعين ومن عبدهم، ولو أريد كل بشر يوجد على وجه الأرض في الجملة انتقض بعيسى عليه السلام.

(أبو بكر الصديق) الذي صدق النبي صلى الله عليه وسلم في النبوة من غير تلعثم وتردد، وفي المعراج بلا تردد، (ثم عمر الفاروق) الذي فرق بين الحق والباطل في القضايا والخصومات، (ثم عثمان ذي النورين) لأن النبي عليه السلام زوجه رقية ولما ماتت رقية زوجه أم كلثوم ولما ماتت قال: «لَوْ كَانَ عِنْدِيْ ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُكَهَا»[1]، (ثم علي المرتضى) من عباد الله وخلص أصحاب رسول الله.

(١) أخرجه الطبراني في «الكبير» من حديث عصمة بن مالك.

شَرْحُ العَقَائِدِ النَّسَفِيَّة

تَصنِيفُ

الإمام العلامة الحجة المتكلم الأصولي النظار

سعد الدين مسعود بن عمر التفتازاني

المتوفَّى سنة ٧٩١هـ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وبهامشه

«فرائد القلائد في تخريج أحاديث العقائد»

للملا علي القاري الحنفي

المتوفَّى سنة ١٠١٤هـ

تحقيق الأستاذ علي كمال

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

ہمارے نبی ﷺ اور دوسرے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے بعد افضل البشر حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت سیّدُنا عمر فاروق ہیں رضی اللہ عنہما۔

شَرْحُ العَقَائِدِ النَّسَفِيَّة

لسعْد المِلَّة والدِّيْن العَلامة

سعْد الدِّين التَّفتازَاني الهَرَوي الحَنَفي الأَشْعَري[٧٢٢ - ٧٩٢]

على

العَقَائِدُ النَّسَفِيَّةُ

لأَبِيْ حَفْص نجْم الدِّيْن مُفْتي الثَّقَلَيْن

عُمَر بنِ محمَّد النَّسَفي الحَنفي الماتُرِيْدِي [٤٦١ - ٥٣٧]

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تعليقات جديدة من الحواشي المعتبرة

أبو القاسم محمد إلياس بن عبد الله الهمَّة نغري الغجراتي

مدرس بمدرسة دعوة الإيمان مانيك فورتكولي، نوساري

إعادة النظر

فضيلة الشيخ رشيد أحمد السيلودوي — مدرس بالجامعة الإسلامية تعليم الدين دابيل

فضيلة الشيخ ثناء الله البالن بوري — مدرس بدار العلوم جابي، غجرات

الناشر

إدارة الصديق دابيل، غجرات، الهند

وَأَفْضَلُ البَشَرِ بَعْدَ نَبِيِّنَا أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ، ثُمَّ عُمَرُ الفَارُوْقُ ﷺ،

بَحْث الخِلافَة

الخلفاء الأربعة على ترتيب الخلافة

(وَأَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ نَبِيِّنَا:(١)) وَالأَحْسَن أَنْ يُقَالَ: بَعْدَ الأَنْبِيَاء؛ لَكِنَّهُ أَرَادَ الْبَعْدِيَّة الزَّمَانِيَّة، وَلَيْسَ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيٌّ، -مَعَ ذٰلِكَ(٢) لابُدَّ مِنْ تَخْصِيْصِ عِيْسىٰ عَلَيْهِ السَّلام-؛ إِذْ لَوْ أُرِيْد كُلُّ بَشَر يُوْجَد بَعْدَ نَبِيِّنَا، اِنْتَقَضَ بِعِيْسىٰ عَلَيْهِ السَّلام؛ وَلَوْ أُرِيْد كُلُّ بَشَر يُوْلَد بَعْدَهُ، لَمْ يُفِدِ التَّفْضِيْلَ(٣) عَلَى الصَّحَابَة ؓ؛

⊃ يؤدى إلى الإعجاب؛ اللّٰهُمَّ! إلا إذا اشتدت الحاجة؛ وأيضا ليس خبر الولي مقطوع الصدق، فقد يغلط الكشف. (النبراس)

(١) قوله: (بعد نبينا إلخ): اعلم أن المذهب عند أهل السنة: ما رواه الحاكم وابن عدي والخطيب، عن أبي هريرة ؓ أن رسول الله ﷺ قال: أبو بكر ؓ وعمر ؓ خير الأولين والآخرين، وخير أهل السمٰوات، وخير أهل الأرضين، إلا النبيين والمرسلين؛ ثم إن العلماء يستعملون كلمة "بعد" في أمثال هٰذا المقام بمعنىٰ بُعدية الشرف، فيقولون: أفضل الأنبياء بعد نبينا إبراهيم، وأفضل الكتب بعد القرآن التوراة؛ فعلىٰ هذا في عبارة المصنف قصور، لإفادتها تفضيل الخلفاء عن باقي الأنبياء، ولذا قال الشارح: (والأحسن أن يقال: بعد الأنبياء)، لئلا يلزم فضل الخلفاء على الأنبياء؛ وإنما لم يقل: "والواجب"، لإمكان حمل البعدية على الزمانية، كما ذكره بقوله (لٰكنه أراد البعدية الزمانية). (النبراس)

(٢) قوله: (ومع ذٰلك لابد من تخصيص عيسىٰ ؑ): يريد أن كلام المصنف مع تأويله بالبعدية الزمانية لايخلو عن قصور؛ لأن عيسىٰ عليه السلام حي على السماء الرابعة بعد زمان نبينا ﷺ، فيجب أن يراد: أن الأفضل بعد نبينا صلى الله عليه وسلم -سوى عيسىٰ- أبو بكر؛ قلت: وفيه قصور آخر، وهو: أنه لايفيد تفضيل الخلفاء على الأمم الماضية، مع أنه من المعتقدات المهمة أيضًا. (النبراس)

(٣) قوله: (لم يفد التفضيل على التابعين من بعدهم): ويمكن أن يجاب: بأنه قد صح: أن الصحابة أفضل من التابعين، ومن الأمم السابقة، لقوله تعالىٰ: ﴿كنتم خير أمة﴾ الآية [آل عمران:١١٠]، فالفضل على الصحابة يوجب الفضل على الكل؛ والكلام دال على المطلوب، لٰكن غير مصرح به، ولذا قال: "الأحسن"، لأن التصريح في نحو هٰذا المقام أفضل. (النبراس)

حضرت شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں : جمہور ائمہ دریں باب اجماع نقل کنند ۔
ترجمہ : جمہور ائمہ علیہم الرحمہ اس باب (افضیلت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) میں اجماع نقل کرتے ہیں

وجانشین مصطفی اندﷺ ورضی اللّٰہ عنہم فاضلترین اصحاب ونزدیکترین احباب اویند ومناقب ومحامد وسوابق ومآثرایشان دراسلام چندان است که هیچ یکی را ازاصحاب باایشان درانجا مشارکت و مساهمت نبود چنانکه بنظردراحادیث واخباروآثارروشن گردد

وَفَضْلُهُمْ عَلٰی تَرْتِیْبِ الْخِلَافَةِ وَالْمُرَادُ بِالْاَفْضَلِیَّةِ اَکْثَرِیَّةُ الصَّوَابِ

بدانکه اینجا دو مقام است مقام اول آنکه خلیفه برحق بعد رسول اللّٰہﷺ ابوبکرصدیقؓ است بعد ازوی عمر فاروقؓ بعد از وی عثمان ذوالنورینؓ بعداز وی علی مرتضیٰ رضوان اللّٰہ تعالی علیهم اجمعین واین مسئله نزد اهل سنت وجماعت ازیقینات است وطریق اثبات خلافت ابوبکرؓ نزدبعضی بنص صریح وحدیث صحیح است ونزد جمهور علمائی سنت وجماعت اجماع صحابه است یعنی صحابه همه اتفاق کردند برخلافت ابی بکرؓ واطاعت وانقیاد وی نمودند ودر احکام دنیاوآخرت براه موافقت ومتابعت رفتند وحال آنکه در ایشان ابوذرؓ وعمارؓ وسلمانؓ وصهیبؓ وامثال ایشان بودند که بحال ایشان میل ومداهنت دردین اصلا راه نداشت ودرشان ایشان وارد است(لَایَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِم)واگرچه امیرالمؤمنین علیؓ بن ابی طالب وعباسؓ بن عبدالمطلب ودیگرازاصحاب مثل طلحهؓ وزبیرؓ

تکمیل الایمان

تصنیف

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ

مع اضافہ

اعتقادنامہ منظوم

تصنیف

مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامیؒ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن خضر
مؤسس ومدیر
الرحیم اکیڈمی
۷/۷، عظم نگر پوسٹ آفس، لیاقت آباد
کراچی ۷۵۹۰۰

حضرت شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں : جمہور ائمہ دریں باب اجماع نقل کنند ۔
ترجمہ : جمہور ائمہ علیہم الرحمہ اس باب (افضیلت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) میں اجماع نقل کرتے ہیں

وبیہقی در کتاب الاعتقاد میگوید که ابوثورؒ ازشافعیؒ روایت می کند که هیچ یکی از صحابه وتابعین درتفضیل ابوبکرؓ وعمرؓ وتقدیم ایشان اختلافی نکرده واختلافی اگر هست در علیؓ وعثمانؓ است وبالجمله قرارداد مشایخ اهل سنت بران است که در تقدیم ابوبکرؓ وعمرؓ برسائر صحابه ورعایت ترتیب میان ایشان اختلافی نیست ولیکن بعضی ازفقهای محدثین درشرح قصیده امالیه نقل کرده اند که افضلیت خلفای اربعه مخصوص است بماعدای اولا دپیغمبر ﷺ۔

وابن عبدالبرؒ که از مشاهیر علمای حدیث است در استیعاب ذکر می کند که سلف اختلاف کر ده اند در تفضیل ابوبکرؓ وعلیؓ، می گوید که مروی از سلمانؓ وابوذرؓ ومقدادؓ وخبابؓ وجابرؓ وابوسعیدخدریؓ وزیدؓ ابن ارقم آن است که علی مرتضیؓ اول کسی است که اسلام آورده ولیکن ازجهت خوف ابوطالب کتمان نموده وگفته است که این جماعت ازصحابه علیؓ را تفضیل دهند بر هر که غیر اوست این کلام ابن عبدالبر است ولیکن می گویند که این مقاله از ابن عبدالبر مقبول ومعتبر نیست زیرا که روایت شاذه که مخالف قول جمهور افتد معتبر نباشد وجمهور ائمه درین اجماع نقل می کنندوبرتقدیر وتسلیم این روایت وی ازان جماعت صحابه که تفصیل علی مرتضیؓ نقل کرده وامثال آن روایات چنانچه

تکمیل الایمان

تصنیف

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مع اضافہ

اعتقادنامہ منظوم

تصنیف

مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامیؒ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن خضنفر
مؤسس ومدیر
الرحیم اکیڈمی
۷/۷، عظیم نگر پوسٹ آفس، لیاقت آباد
کراچی ۷۵۹۰۰

سب سے افضل صدیق اکبر ، پھر فاروق اعظم ، پھر عثمان غنی ، پھر مولی علی صلی اللہ تعالی علی سیدھم ، ومولاھم وآلہ وعلیھم وبارک وسلم ۔ (الفتاوی الرضویۃ جلد 28 صفحہ 478 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نہ کرے ۔ پھر فرمایا : رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابوبکر کے بارے میں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وبارک وسلم ۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ احکم ۔

مسئلہ دوم خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم سے آیا حضرت علی علیہ السلام افضل تھے یا کم ؟

الجواب

اہل سنت وجماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں ۔ تمام امم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت وجاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہنچتا ۔

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم [1]

فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے ، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (ت)

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر ، پھر فاروق اعظم ، پھر عثمان غنی ، پھر مولی علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم ۔ اس مذہب مہذب پر آیاتِ قرآنِ عظیم واحادیثِ کثیرۂ حضور پُرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشادات جلیلۂ واضحۂ امیر المومنین مولی علی مرتضی ودیگر ائمۂ اہلبیت طہارت وارتضاد واجماع صحابۂ کرام وتابعین عظام وتصریحاتِ اولیائے امت وعلمائے اُمت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ، سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا ۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم دو مجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین [12] سے قسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیۂ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اور اس سے افضلیت مطلقۂ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی [13] تالیف کیا اس مبحث کی تفصیل اُن کتب پر موکول ، یہاں صرف چند ارشادات ائمۂ اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر

---

[1] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۹

من جود اللہ بحر انفقہ فی الدین

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

تحقیقاتِ عمدۃ المحققین ، زبدۃ المدققین ، سند العلماء الراسخین

فقہی انسائیکلوپیڈیا

جلد ۲۸

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ـــــ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ـــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ۔ جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور (۵۴۰۰) پاکستان

فون ۷۶۶۵۷۰۲ ۷۶۵۷۳۱۴

بعد انبیا و مرسلین ، تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں ، پھر عمر فاروقِ اعظم ، پھر عثمان غنی ، پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم ۔ بہار شریعت جلد 2 صفحہ 241

عقیدہ ۱ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق و امامِ مطلق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرت عمرِ فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے [1]، اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں [2]، کہ انھوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔

عقیدہ ۲ بعد انبیا و مرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم [3]، .....

وجمعة كما في "الأشباه" عن "البزازية"، وفيها: لو بلغ السلطان أو الوالي يحتاج إلى تقليد جديد).

وفي "رد المحتار" تحت قوله: (وكذا صبي) أي: تصحّ سلطنته للضرورة، لكن في الظاهر لا حقيقة. قال في "الأشباه": [illegible] "البزازية": مات السلطان واتفقت الرعية على سلطنة ابن صغير له ينبغي أن تفوّض أمور التقليد على وال، ويعدّ هذا الوالي نفسه تبعاً لابن السلطان لشرفه والسلطان في الرسم هو الابن، وفي الحقيقة هو الوالي لعدم صحة الإذن بالقضاء والجمعة ممن لا ولاية له اهـ. أي: لأنّ الوالي لو لم يكن هو السلطان في الحقيقة لم يصح إذنه بالقضاء والجمعة، لكن ينبغي أن يقال: إنّه سلطان إلى غاية وهي بلوغ الابن، لئلّا يحتاج إلى عزله عند تولية ابن السلطان إذا بلغ. تأمل).

[1] ..... في "منح الروض الأزهر"، ص٦٨: (خلافة النبوة ثلاثون، منها خلافة الصديق رضي الله عنه سنتان وثلاثة أشهر، وخلافة عمر رضي الله عنه عشر سنين ونصف، وخلافة عثمان رضي الله عنه اثنا عشرة سنة، وخلافة عليّ رضي الله عنه أربع سنين وتسعة أشهر، وخلافة الحسن ابنه ستة أشهر).

في "شرح العقائد النسفية"، مبحث أفضل البشر بعد نبينا أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ..... إلخ، ص١٥٠: (وخلافتهم أي: نيابتهم عن الرسول في إقامة الدين بحيث يجب على كافة الأمم الاتباع على هذا الترتيب أيضًا يعني: أنّ الخلافة بعد رسول الله عليه السلام لأبي بكر ثم لعمر ثم لعثمان ثم لعلي رضي الله تعالى عنهم).

وفي "النبراس"، وخلافة الخلفاء الراشدين، ص٣٠٨: (في رواية: الخلافة بعدي ثلاثون سنة ثم تكون ملكاً عضوضاً، وقد استشهد عليّ رضي الله عنه على رأس ثلاثين سنة أي: نهايتها من وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم، هذا تقريب، والتحقيق أنه كان بعد عليّ نحو ستة أشهر باقية من ثلاثين سنة وهي مدة خلافة الحسن بن علي رضي الله عنهما).

و"المسامرة"، ص٣١٦.

[2] ..... في "فيض القدير"، ج٤، ص٦٦٤، تحت الحديث: ٦٠٩٦: ((وسنّة)) أي: طريقة ((الخلفاء الراشدين المهديين)) والمراد بالخلفاء الأربعة والحسن رضي الله عنهم).

[3] ..... في "شرح العقائد النسفية"، مبحث أفضل البشر بعد نبينا... إلخ، ص١٤٩ ـ ١٥٠: (وأفضل البشر بعد نبيّنا (أي: بعد الأنبياء) أبو بكر الصديق، ثم الفاروق، ثم عثمان ذوالنورين، ثم علي المرتضى)، ملخصاً. =

بہارِ شریعت

جلد اوّل (1) الف

(.....تسہیل وتخریج شدہ.....)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تخریج

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : انبیاء کرام علیہم السّلام کے بعد ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے افضل کسی شخص پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب ۔

سليمان بن مرثد عن أبي الدرداء عن النبي ﷺ قال: «لو تعلمون ما أعلم لبكيتم كثيراً وضحكتم قليلاً ولخرجتم تَجْأَرُون لا تدرون تنجون أو لا تنجون».

٢١١ ـ أخبرنا سليمان بن داود عن شعبة عن قتادة قال سمعت سالم بن أبي الجعد يحدّث عن معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء أن النبي ﷺ قال: «أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن في ليلة؟» قيل يا رسول الله ومن يطيق ذلك؟ قال: «يقرأ قُل هو الله أحد».

٢١٢ ـ حدّثنا عمر بن يونس اليمامي ثنا أبو سعيد البكري عن ابن جريج عن عطاء عن أبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال: «ما طلعت الشمس ولا غربت على أحد أفضل أو أخير من أبي بكر إلا أن يكون نبي».

٢١٣ ـ حدّثني عمرو بن عون ثنا هشيم عن داود بن عمرو عن عبد الله بن أبي زكريا الخزاعي عن أبي الدرداء عن النبي ﷺ قال: «إنكم تدعون يوم القيامة بأسمائكم وأسماء آبائكم فأحسنوا أسماءكم».

ابن أبي شيبة ثنا ابن عيينة عن عمرو عن ابن أبي مليكة عن يعلى بن مَمْلَك عن أمّ الدرداء عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ: «من أُعطي حظه من الرفق أُعطي حظه من الخير».

١٥ ـ [حديث خزيمة بن ثابت رضي الله عنه]

٢١٥ ـ أخبرنا الحسن بن موسى ثنا ابن لهيعة ثنا أبو الأسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل أنه سمع عروة بن الزبير يحدث عن عمارة بن

(٢١١) أخرجه مسلم ٢/١٩٩، وأحمد ٥/١٩٥، ٦/٤٤٢ و٤٤٣ و٤٤٧.
(٢١٢) في إسناد مقال، ابن جريج مدلس وقد عنعنه.
(٢١٣) أخرجه أبو داود ٤٩٤٨، وأحمد ٥/١٩٤. قال المنذري: عبد الله بن أبي زكريا لم يسمع من أبي الدرداء. فالحديث منقطع. «عون المعبود ١٣/٢٩٢».
(٢١٤) أخرجه الترمذي ٢٠١٣، وأحمد ٦/٤٥١، والحميدي ٣٩٣.
(٢١٥) أخرجه أحمد ٥/٢١٤، وإسناده ضعيفٌ، ابن لهيعة لا يُحتج بحديثه كما قال ابن معين «رواية الدوري ٢/٣٢٧».

المُنتخَب من مُسنَدِ عبدِ بنِ حُمَيد

للإمام الحافظ أبي محمد عبد بن حميد
المتوفى سنة ٢٤٩

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حققه وضبط نصه وخرج أحاديثه
السيد صبحي البدري السامرائي
محمود محمد خليل الصعيدي

عالم الكتب
مكتبة النهضة العربية

حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والا شخص بدعتی ہے : اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے ، وہ بدعتی (یعنی گمراہ) ہے ۔

لكن في النهر وهذا لا وجود له في أصل الجوهرة، وإنما وجد على هامش بعض النسخ، فألحق بالأصل مع أنه لا ارتباط له بما قبله. انتهى.

رعاية جانبه في اتباع ما ثبت عنه عند المجتهد. قوله: (لكن في النهر الخ) قال السيد الحموي في حاشية الأشباه: حكي عن عمر بن نجيم أن أخاه أفتى بذلك، فطلب منه النقل فلم يجد إلا على طرة الجوهرة، وذلك بعد حرق الرجل اهـ.

مَطْلَبٌ مُهِمٌّ: فِي حُكْمِ سَبِّ الشَّيْخَيْن

وأقول: على فرض ثبوت ذلك في عامة نسخ الجوهرة لا وجه له يظهر، لما قدمناه من قبول توبة من سبّ الأنبياء عندنا، خلافاً للمالكية والحنابلة، وإذا كان كذلك فلا وجه للقول بعدم قبول توبة من سب الشيخين بل، لم يثبت ذلك عن أحد من الأئمة فيما أعلم اهـ. ونقله عنه السيد أبو السعود الأزهري في حاشية الأشباه ط.

أقول: نعم نقل في البزازية عن الخلاصة أن الرافضي إذا كان يسبّ الشيخين ويلعنهما فهو كافر، وإن كان يفضل عليّاً عليهما فهو مبتدع اهـ. وهذا لا يستلزم عدم قبول التوبة. على أن الحكم عليه بالكفر مشكل لما في الاختيار: اتفق الأئمة على تضليل أهل البدع أجمع وتخطئتهم، وسبّ أحد من الصحابة وبغضه لا يكون كفراً، لكن يضلل الخ. وذكر في فتح القدير أن الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين وأموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء وأهل الحديث حكم البغاة. وذهب بعض أهل الحديث إلى أنهم مرتدون. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم، وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. وذكر في المحيط أن بعض الفقهاء لا يكفر أحداً من أهل البدع. وبعضهم يكفرون البعض، وهو من خالف ببدعته دليلاً قطعياً ونسبه إلى أكثر أهل السنة، والنقل الأول أثبت، وابن المنذر أعرف بنقل كلام المجتهدين؛ نعم يقع في كلام أهل المذهب تكفير كثير، ولكن ليس من كلام الفقهاء الذين هم المجتهدون بل من غيرهم، ولا عبرة بغير الفقهاء، والمنقول عن المجتهدين ما ذكرنا اهـ. ومما يزيد ذلك وضوحاً ما صرّحوا به في كتبهم متوناً وشروحاً من قولهم: ولا تقبل شهادة من يظهر سبّ السلف وتقبل شهادة أهل الأهواء، إلا الخطابية. وقال ابن ملك في شرح المجمع: وتردّ شهادة من يظهر سب السلف لأنه يكون ظاهر الفسق، وتقبل من أهل الأهواء الجبر والقدر والرفض والخوارج[1] والتشبيه، والتعطيل اهـ. وقال الزيلعي: أو يظهر سبّ السلف: يعني الصالحين منهم وهم الصحابة والتابعون، لأن هذه الأشياء تدل على قصور عقله وقلة مروءته، ومن لم يمتنع عن مثلها لا يمتنع عن الكذب عادة، بخلاف ما لو كان يخفى السب اهـ. ولم يعلل أحد

(١) في ط (قوله والخوارج) هكذا بخطه، ولعل الأنسب بما قبله وما بعده أن يقول والخروج.

رد المحتار

على

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الدر المختار شرح تنوير الأبصار

لخاتمة المحققين

محمد أمين الشهير بابن عابدين

مع تكملة ابن عابدين لنحل المؤلف

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور محمد بكر إسماعيل

عميد كلية الدراسات العليا جامعة الأزهر

الجزء السادس

يحتوي على الكتب التالية

الحدود - السرقة - الجهاد - اللقيط - اللقطة

الآبق - المفقود - الشركة - الوقف

دار عالم الكتب
للطباعة والنشر والتوزيع
الرياض.

حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والا شخص بدعتی ہے : اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے ، وہ بدعتی (یعنی گمراہ) ہے ۔

رَدُّ المُحتَارِ عَلَى الدُّرِّ المُختَارِ

حَاشِيَةُ ابنِ عَابِدِينَ

عَلَى شَرحِ

الشَّيخ عَلَاءُ الدِّين مُحَمَّدُ بنُ عَلِي الحِصْكَفِي

لمتن "تنوير الأبصار"

لِلشَّيخ شَمسُ الدِّين التِّمرتَاشِي

وَمَعَهُ "تقريرات الرَّافعي" وُضِعَتْ فِي الهَامِشِ زِيَادَةً فِي المُنفَعَة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تحقيق

عَبد المجيد طعمة حلبي

الجزءُ السَّادِس

دار المعرفة
بيروت. لبنان

رعاية لجانب حضرة المصطفى ﷺ اهـ. لكن في النهر وهذا لا وجود له في أصل الجوهرة، وإنما وجد على هامش بعض النسخ، فألحق بالأصل مع أنه لا ارتباط له بما قبله. انتهى.

قوله: (رعاية لجانب [حضرة] المصطفى ﷺ) **أقول:** رعاية جانبه في اتباع ما ثبت عنه عند المجتهد. **قوله:** (لكن في النهر إلخ) قال السيد الحموي في حاشية الأشباه: حكي عن عمر بن نجيم أنه أخاه أفتى بقتل من سب الشيخين فطلب منه النقل فلم يوجد إلا على طرة الجوهرة، وذلك بعد حرق

مَطْلَبٌ مُهِمٌّ : فِي حُكْمِ سَبِّ الشَّيْخَين

وأقول: على فرض ثبوت ذلك في عامة نسخ الجوهرة لا وجه له يظهر، لما قدمناه من قبول توبة من سبّ الأنبياء عندنا، خلافاً للمالكية وللحنابلة، وإذا كان كذلك فلا وجه للقول بعدم قبول توبة من سب الشيخين بل لم يثبت ذلك عن أحد من الأئمة فيما أعلم اهـ. ونقله عنه السيد أبو السعود الأزهري في حاشية الأشباه ط.

أقول: نعم نقل في البزازية عن الخلاصة أن الرافضي إذا كان يسبّ الشيخين ويلعنهما فهو كافر، وإن كان يفضل علياً عليهما فهو مبتدع اهـ. وهذا لا يستلزم عدم قبول التوبة. على أن الحكم عليه بالكفر مشكل لما في الاختيار: اتفق الأئمة على تضليل أهل البدع أجمع وتخطئتهم، وسبّ أحد من الصحابة وبغضه لا يكون كفراً، لكن يضلل إلخ. وذكر في فتح القدير أن الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين وأموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء وأهل الحديث حكم البغاة. وذهب بعض أهل الحديث إلى أنهم مرتدون. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم، وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. وذكر في المحيط أن بعض الفقهاء لا يكفر أحداً من أهل البدع. وبعضهم يكفرون البعض، وهو من خالف ببدعته دليلاً قطعياً ونسبه إلى أكثر أهل السنة، والنقل الأول أثبت، وابن المنذر أعرف بنقل كلام المجتهدين؛ نعم يقع في كلام أهل المذهب تكفير كثير، ولكن ليس من كلام الفقهاء الذين هم المجتهدون بل من غيرهم، ولا عبرة بغير الفقهاء، والمنقول عن المجتهدين ما ذكرنا اهـ. ومما يزيد ذلك وضوحاً ما صرّحوا به في كتبهم متوناً وشروحاً من قولهم: ولا تقبل شهادة من يظهر سبّ السلف وتقبل شهادة أهل الأهواء، إلا الخطابية. وقال ابن ملك في شرح المجمع: وترد شهادة من يظهر سب السلف لأنه يكون ظاهر الفسق، وتقبل من أهل الأهواء الجبر والقدر والرفض والخوارج والتشبيه، والتعطيل اهـ. **وقال الزيلعي:** أو يظهر سبّ السلف: يعني الصالحين منهم وهم الصحابة والتابعون، لأن هذه الأشياء تدل على قصور عقله وقلة مروءته، ومن لم يمتنع عن مثلها

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : بیشک روح القدس جبریل امین علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔

تفرَّدَ به : يحيى بنُ سليمانَ بنِ نضْلَةَ .

٦٤٤٧ - **حدثنا** محمدُ بنُ عبدِ اللَّهِ بنِ عِرْسٍ : ثنا أحمدُ بنُ محمدِ بنِ أبي بكرٍ السالميُّ : نا محمدُ [بنُ][1] إسماعيلَ بنِ أبي فديكٍ : حدثني عمرُ بنُ طلحةَ : حدثني أبو سهيلٍ نافعُ بنُ مالكٍ .

عن أنسِ بنِ مَالكٍ ، قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « نَزَلَتْ سورةُ الأَنْعامِ ومعها كوكبةٌ[2] مِنَ الملائكةِ، تَسدُّ ما بينَ الخافِقَيْنِ، لَهُم زَجَلٌ[3] بالتَّسبيحِ والتَّقديسِ، والأَرضُ تَرْتَجُّ » ، ورسولُ اللَّهِ ﷺ يقولُ : « سُبْحَانَ اللَّهِ العظيمِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ العظيمِ » .

* **لا يُرْوَى هذا الحديثُ عن أبي[4] سهيلٍ نافعِ بنِ مالكٍ إلا عمرُ بنُ طلحةَ ، ولا عن عمرَ طلحةَ إلا ابنُ أبي فديكٍ ، تفرَّدَ به : أحمدُ بنُ محمدٍ السالميُّ[5] .**

٦٤٤٨ - **حدثنا** محمدُ بنُ عبدِ اللَّهِ بنِ عِرْسٍ : ثنا هارونُ بنُ موسى الفَرْوِيُّ : ثنا أبو غزيةَ محمدُ بنُ موسى الأنصاريُّ القاضي : ثنا عبدُ اللَّهِ بنُ محمدِ بنِ عبدِ الرحمنِ بنِ أسعدَ بنِ زرارةَ ، عن أبيه .

عن جدِّه أسعدَ بنِ زُرَارَةَ ، قال : رأيتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ ، فالْتفتَ الْتِفاتةً ، فلم يَرَ أبا بكرٍ ، فقال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « أُبو بَكرٍ ، أُبو بَكرٍ ، إنَّ رُوحَ القُدُسِ جِبْرِيلَ عليه السَّلامُ أَخبرني آنفًا : إنَّ خَيرَ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ : أُبو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ » .

* **لا يُرْوَى هذا الحديثُ عن أسعدَ بنِ زرارةَ [إلا بهذا الإسناد] ، تفرَّدَ به : هارونُ الفَرْوِيُّ[6] .**

---

(١) من « المجمع » .

(٢) وفي « المجمع » : « موكب »، وهو موافق لرواية «الشعب» (رقم/٢٤٣٣) من طريق السالمي .

(٣) في الأصل بغير نقط ، و « الزجل » رفع الصوت الطَّرِب ، وفي « اللسان » وقد ذكر هذا الحديث ، فقال : أي « صوت رفيع عال » اهـ - وأصله - فيما يظهر ، والله أعلم - زجل الحمام - كما في « معجم المقاييس » - وهو هدير الحمام والأصوات التي يصدرها . « معجم مقاييس اللغة » (٤٧/٣) ، و « لسان العرب » (٣٠٢/١١) .

(٤) في الأصل : « ابن » وهو خطأ وتصحيف . (٥) « مجمع البحرين » (٣٣١٧) .

(٦) « مجمع البحرين » (٣٦١٠) .

المعجم الأوسط

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني
٢٦٠هـ - ٣٦٠هـ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

قسم التحقيق بدار الحرمين

أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد
أبو الفضل عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني

الجزء السادس

(٥٦٢٨ - ٦٦٨٣)

الناشر
دار الحرمين
للطباعة والنشر والتوزيع

حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو جحیفہ ! کیا تجھے بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے ؟ وہ حضرت ابو بکر ہیں ، پھر حضرت عمر ، اے ابو جحیفہ ! تجھ پر افسوس ہے ، میری محبت اور ابو بکر کی دشمنی کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی اور نہ میری دشمنی اور ابو بکر و عمر کی محبت کسی مومن کے دل میں جمع ہوسکتی ہے ۔ (معجم الاوسط جلد ٤ صفحہ ١٨٢ ـ ١٨٣)

٣٩٢٠ - **حدثنا** حدثنا عليُّ بنُ سعيدٍ الرازي ، قال : نا نصر بن مرزوق ، قال : نا إدريس ابنُ يحيى ، قال : نا الفضلُ بنُ المختارِ ، عن القاسمِ بنِ الوليدِ ، عن الشَّعبيِّ ، قال : قال أبو جحيفةَ : دخلتُ على عليٍّ في بَيْتِه ، فقلتُ : يا خَيْرَ النَّاس بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فقالَ: مَهْلًا، وَيْحَك يا أَبا جُحَيْفَةَ، أَلَا أُخْبِرك بخيرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ؟ أَبُو بَكْرٍ وعُمرُ ، وَيْحَكَ يا أَبَا جُحَيْفَةَ ، لا يَجْتَمِعُ حُبِّي وبُغْضُ أبي بكر وعمر في قَلْبِ مُؤْمِنٍ .

* **لم يَروِ هذا الحديثَ عن القاسمِ بنِ الوليدِ إلا الفضلُ بنُ المختارِ ، ولا عن الفضلِ إلا إدريسُ بنُ يحيى ، تفرَّدَ به : نصرُ بنُ مرزوق**[1] .

٣٩٢١ - **حدثنا** علي بن سعيد الرازي ، قال : نا عبد السلام بن عتيق الدمشقي ، قال : نا أبو صفوان القاسم بن يزيد بن عَوانة ، قال : نا حسَّان بن سياه ، قال : نا (٢٣٣ - أ) الحسن بن ذكوان ، عن نافع .

عن ابنِ عُمرَ ، عن النَّبيِّ ﷺ ، قَالَ : « مَنْ سُئِلَ عن عِلْمٍ فَكَتَمه جِيءَ بِهِ يَوْمَ القِيامَةِ قَدْ أُلْجِمَ بِلجَامٍ من نَارٍ » .

* **لم يَروِ هذا الحديثَ عن الحسنِ بنِ ذكوان إلا حَسَّانُ بن سياه ، ولا عن حسَّانٍ إلا القاسمُ بنُ يزيدَ أبو صفوان ، تفرَّدَ به : عبد السلام بن عتيق**[2] .

٣٩٢٢ - **حدثنا** علي بن سعيد الرازي ، قال : نا موسى بن سهل الرملي ، قال : نا محمد بن عبد العزيز الواسطي ، قال : نا القاسم[3] بن غصن ، عن داودَ بنِ أبي هندٍ ، عن أبي حربِ بنِ أبي الأسود الديلي ، عن أبيه .

عن عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى النَّبيُّ ﷺ أَنْ يُضِيفَ أَحدَ الخَصْمينِ دُونَ الآخرِ .

* **لم يَروِ هذا الحديثَ عن داودَ بنِ أبي هِنْدٍ إلا القاسمُ بنُ غصن ، تفرَّدَ به : محمد بن عبد العزيز**[4] .

٣٩٢٣ - **حدثنا** علي بن سعيد الرازي ، قال : نا موسى بن سهل الرملي، قال: نا

المعجم الأوسط

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠ هـ - ٣٦٠ هـ

قسم التحقيق بدار الحرمين

أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد

أبو الفضل عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني

الجزء الرابع

(٣٤٦٣ - ٤٥١١)

الناشر
دار الحرمين
للطباعة والنشر والتوزيع

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

(1) : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر فرمایئے ۔ ارشاد فرمایا کہ نہیں ! اللہ تعالیٰ اسے تم پر خلیفہ مقرر فرمادے گا جو تم میں سب سے بہتر ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جانا ، جنہیں ہم پر خلیفہ مقرر فرمایا ۔

فقام علي، فحمد الله، وأثنى عليه ثم ذكر أبا بكر وفضلَه وسنّه وأنه أهلٌ لما ساق الله إليه من خير، ثم قام إلى أبي بكر فبايعه، فلا يرى مثل ما قَال الناس: جزاك الله يا أبا حسنٍ خيراً، فقد أحسنتَ وأجملتَ، حتى لم تصدع عصا المُسلمين، ولم تفرّق(١) جماعتهم، فدخل فيما دخلوا فيه، ثم انصرف.

أَخْبَرَنَا أَبُو العزّ أَحْمَد بن عُبَيْد اللّه السُّلَمي، نَا أَبُو مُحَمَّد الجوهري ـ إملاء ـ أَنا أَبُو الحَسَن علي بن عمر الحافظ، نَا علي بن مُحَمَّد بن كاس(٢) النخعي، نَا يعقوب بن تواب(٣)، أَنا مُحَمَّد بن بِشْر الحريري، نَا موسى بن مطير، عَن أَبيه، عَن ضَعْصَعة بن صُوحان، قَال:

دخلنا على علي بن أَبي طالب حين ضربه ابن ملجم، فقلنا: يا أمير المؤمنين استخلف علينا، قَال: لا، ولكن أترككم كما تركنا رسول الله ﷺ، دخلنا على رسول الله ﷺ فقلنا: يا رسول الله استخلف علينا، فقَال: «لا، إن يعلم الله ـ عز وجل ـ فيكم خيراً يولّ عليكم خِيَارَكُم»، قَال علي: فعلم(٤) الله فينا خيراً، فولّى علينا أبا بكر.

أَخْبَرَنَا أَبُو علي الحَسَن بن المُظَفّر، وأَبُو نصر أَحْمَد بن عَبْد اللّه بن رضوان، وأَبُو غالب أَحْمَد بن الحَسَن، قَالوا: أَنا أَبُو مُحَمَّد الجوهري، أَنا أَبُو بكر بن مالك، نَا الحُسَيْن بن عمر بن إبراهيم، نَا عُقْبة بن مُكْرَم الضَّبّي، نَا يونس بن بُكَير، عَن الحَسَن بن عُمَارة، عَن الحكم وواصل عَن شقيق بن سَلَمة، قَال:

قيل لعلي: ألا توصي؟ قَال: ما أوصى رسول الله ﷺ فأوصي، ولكن إنْ يرد الله بالناس خيراً فسيجمعهم على خيرهم كما جمعهم بعد نبيهم على خير.

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّد بن طاوس، وأَبُو يَعْلَى حمزة بن علي، قَالا: أَنا علي بن مُحَمَّد الفقيه، أَنا عَبْد الرَّحْمٰن بن عثمان، أَنا خَيْثَمة بن سُلَيْمَان، نَا أَبُو عمرو بن أَبي غَرَزَة(٥)، أَنا مُحَمَّد بن بِشْر الأسدي، نَا موسى بن مطير، عَن أَبيه، عَن ضَعْصَعة بن صُوحان قَال:

لما ضُرب علي أتيناه فقلنا: يا أمير المؤمنين استخلف علينا، قَال: لا، إنْ يرد الله

(١) بالأصل: «يصدع ... يفرق» والمثبت عن م.
(٢) عن م وبالأصل: كاش.
(٣) كذا، وفي م: أيوب.
(٤) عن م وبالأصل: يعلم.
(٥) إعجامها مضطرب بالأصل وم، والصواب ما أثبت وضبط، وقد مرّ التعريف به.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل
بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثلاثون

أبو بكر الصديق
خليفة رسول الله ﷺ

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

(2) : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر فرمایئے ۔ ارشاد فرمایا کہ نہیں ! اللہ تعالیٰ اسے تم پر خلیفہ مقرر فرمادے گا جو تم میں سب سے بہتر ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جانا ، جنہیں ہم پر خلیفہ مقرر فرمایا ۔

بكم خيراً استعمل عليكم خيركم، كما أراد بنا خيراً استعمل علينا أبُو بكر الصّدِّيق.

أَخْبَرَنَا أَبُو الحَسَن علي بن عُبَيْد الله بن نصر بن الزَّاغُوني[1]، أَنا مُحَمَّد بن أَحْمَد بن مُحَمَّد بن عمر، أَنا أَبُو طاهر المُخَلِّص، نَا يَحْيَىٰ بن مُحَمَّد بن صاعد، نَا عمّار بن خالد التّمّار، نَا مُحَمَّد بن الحَسَن، عَن الحَسَن بن عُمَارة، عَن واصل بن حبان، عَن شقيق بن سَلَمة، قَال: قَال ـ يعني علياً ـ إنْ يردِ الله بالناسِ خيراً فسيجمعهم بعَدِي كما جمعهم بعد نبيّهم على خيرهم ـ يعني أبا بكر ـ.

رواه غيره فزاد فيه الحكم:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن أَحْمَد بن إبراهيم في كتابه، ثم أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم فضائل بن الحَسَن بن الفتح الكِنَاني، أَنا سهل بن بِشْر، قَالا: أَنا مُحَمَّد بن الحُسَيْن[2] بن الطفال، أَنا مُحَمَّد بن أَحْمَد الذُّهْلي، نَا الحُسَيْن بن عمر بن إبراهيم، نَا عُقْبة بن مُكْرَم، نَا يونس بن بُكَير، عَن الحَسَن بن عُمَارة، عَن الحكم، وواصل، عَن شقيق بن سَلَمة، قَال:

قيل لعلي: ألا توصي؟ فقَال: ما أوصى رسول الله ﷺ فأوصي، ولكن إنْ يُرِدِ الله بالناس خيراً فسيجمعهم على خيرهم، كما جمعهم بعد نبيهم على خيرهم.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن أَحْمَد بن مُحَمَّد بن يَحْيَىٰ بن عروس[3] القصاع، أَنا جدي لأمي أَبُو مُحَمَّد الحَسَن بن علي بن عَبْد الصمد اللّبّاد، أَنا أَبُو مُحَمَّد بن أبي نصر، أَنا أَبُو الوليد هشام بن مُحَمَّد بن جعفر الكِنْدي، أَنا عثمان بن خُرَّزَاد[4]، حدَّثني مُحَمَّد بن أبان، نَا شعيب بن مَيْمُون صاحب البُزُور[5]، نَا أَبُو جَنَاب، عَن الشعبي، عَن شقيق بن سَلَمة، عَن علي بن أبي طالب أنه قيل له: لا توصي يا أمير المؤمنين؟ قَال: كيف أوصي ولم يوصِ رسول الله ﷺ؟ إنْ يُرِدِ الله بهذه الأمة خيراً فسيجمعهم بعدهم على خيرهم، كما جمعهم بعد نبيهم ﷺ على خيرهم.

(١) مهملة بالأصل بدون نقط، وفي م: «الراعوني» والمثبت عن مشيخة ابن عساكر ص ١٤٤ / أ.
(٢) في م: الحسن، خطأ، ترجمته في سير الأعلام ١٧/ ٦٦٤.
(٣) كذا بالأصل وم «ابن عروس القصاع» وليس هذا في عامود نسبه.
في ترجمته في سير الأعلام ٢٠/ ٤٤ ومشيخة ابن عساكر ١٧٥/ ب.
(٤) مهملة بالأصل وم، والصواب ما أثبت وضبط، وقد مرّ التعريف به.
(٥) ترجمته في تهذيب الكمال ٨/ ٣٧٩.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل
بغواصها من واردها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثلاثون

أبو بكر الصديق
خليفة رسول الله ﷺ

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں ، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہم میں سب سے زیادہ محبوب

دیوان الحدیث النبوي
(٤)

سنن الترمذي

وهو: الجامع الكبير

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

للإمام أبي عيسى
محمد بن عيسى بن سورة الترمذي
رواية أبي العباس المحبوبي عنه
طبعة مزيدة موثقة على عشرين نسخة خطية
منها اثنتا عشرة من رواية المحبوبي

المجلد الرابع

تحقيق ودراسة
مركز البحوث وتقنية المعلومات
دار التأصيل

٣٠- بَابٌ

• [٤٠٠٢] حدثنا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ . وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثِهِ : ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ .

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ . . . مِثْلَ هَذَا .

٣١- مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه
وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ

○ [٤٠٠٣] حدثنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللَّهِ» .

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

وَفِي الْبَابِ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ .

○ [٤٠٠٤] حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

• [٤٠٠٢] [التحفة : ت ١٦٥٣٢] .
○ [٤٠٠٣] [التحفة : م (ت) ٩٥١٣] .
○ [٤٠٠٤] [التحفة : (خ) ت ١٠٦٧٨] .

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں : نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگراس کے علاوہ کسی نے کوئی دوسری بات کی تووہ مُفتَرِی یعنی الزام لگانے والا ہے اوراس کی سزا بھی وہی ہے جوالزام لگانے والے کی سزا ہے ۔

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٣٥٦١٧ ـ عن ميمون قال : قال رجلٌ لعمر بن الخطاب : ما رأيتُ مثلكَ ؛ قال : رأيتَ أبا بكر ؟ قال : لا ، قال : لو قلتَ : نعم إني رأيته ، لأوجعتُك ضرباً (ش) .

٣٥٦١٨ ـ عن أبن عباس أن عمر قال : لا أسمع بأحدٍ يفضلني على أبي بكر إلا جلدتُه أربعين (ش) .

٣٥٦١٩ ـ عن الحسن قال : قال عمر : وددتُ أني في الجنة حيث أرى أبا بكر (ش) .

٣٥٦٢٠ ـ عن عمر قال : أبو بكر سيدنا وأعتقَ سيِّدَنا ـ يعني بلالاً (ابن سعد ، ش ، خ ، ك والخرائطي في مكارم الأخلاق وأبو نعيم) .

٣٥٦٢١ ـ عن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : حدثني عمر بن الخطاب أنه ما سابَقَ أبا بكر الى خيرٍ قطُّ إلا سبقَهُ به (الديلمي ، كر) .

٣٥٦٢٢ ـ عن أبي رجاء قال : قدمتُ المدينة فرأيتُ عمر يقبل رأسَ أبي بكر (ابن السمعاني في الذيل) .

٣٥٦٢٣ ـ عن زياد بن علاقة قال : رأى عمر رجلاً يقول : إن هذا لخيرُ الأمةِ بعد نبيها ، فجعل عمر يضربُ الرجل بالدرة

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں : نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر اس کے علاوہ کسی نے کوئی دوسری بات کی تو وہ مُفتَرِی یعنی الزام لگانے والا ہے اور اس کی سزا بھی وہی ہے جو الزام لگانے والے کی سزا ہے ۔

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسر غريبه الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

ويقول : كذب الآخرُ ، لأبو بكر خير مني ومن ابي ومنك ومن أبيك (خيثمة في فضائل الصحابة) .

٣٥٦٢٤ ـ عن يحيى بن سعيد قال : ذكر عمر بن الخطاب فضل أبي بكر الصديق فجعل يصفُ مناقبه ثم قال : وهذا سيدُنا وبلالٌ حسنةٌ من حسنات أبي بكر (أبو نعيم) .

٣٥٦٢٥ ـ عن الحسن عن أبي رجاء العطاردي قال : أتيتُ المدينة فاذا الناس مجتمعون وإذا في وسطهم رجلٌ يقبلُ رأس رجلٍ ويقول : أنا فداؤكَ ؟ لولا أنتَ هلكْنا ، فقلتُ : مَنِ المقبَّلُ ومن المقبِّلُ ؟ قال : ذاك عمر بن الخطاب يُقبِّلُ رأسَ أبي بكر في قتال أهل الردة الذين منعوا الزكاة (كر) .

٣٥٦٢٦ ـ عن عمر قال : وددتُ أني شعرةٌ في صدرِ أبي بكرٍ (مسدد) .

٣٥٦٢٧ ـ عن عمرَ قال : خيرُ هذه الأمةِ بعد نبيها أبو بكر فمن قال غير هذا بعد مقامي هذا فهو مفترٍ وعليه ما على المفتري (اللالكائي) .

٣٥٦٢٨ ـ عن الحسن قال : كان لعمرَ عيونٌ على الناس فأتوه فأخبروه أن قوماً اجتمعوا ففضلوه على أبي بكر ، فغضبَ وأرسلَ

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر اور افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ، اور پھر یہ کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جہاں پسند کرے بہتری اور خیر رکھتا ہے ۔

مُسْنَدُ الإمامِ أحمدِ بنِ حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

أشرف على تحقيقه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء وخرج أحاديثه وعلق عليه
شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

الجزء الثاني

مؤسسة الرسالة

● ٨٣٧ - حدثنا عبد الله، حدثنا منصور بن أبي مُزاحم، حدثنا خالد الزيات، حدثني عون بن أبي جُحَيفة، قال:

كان أبي من شُرَط علي، وكان تحتَ المِنْبَر، فحدثني أبي: أنه صعد المنبر - يعني علياً - فحَمِدَ الله تعالى وأثنى عليه، وصَلَّى على النبي ﷺ، وقال: خيرُ هٰذه الأُمةِ بعد نَبيِّها أبو بكرٍ، والثاني عمرُ، وقال: يجعلُ الله تعالى الخيرَ حيثُ أحبَّ[1].

٨٣٨ - حدثنا عَفان، حدثنا حماد، أخبرنا عطاء بن السَّائب، عن أبيه

عن علي: أن رسول الله ﷺ لما زَوَّجه فاطمةَ بعث معه بخَمِيلةٍ ووِسادةٍ من أَدَمٍ حشوُها ليفٌ، ورَحَيْن وسِقاءٍ وجَرَّتين، فقال علي لفاطمة ذاتَ يوم: والله لقد سَنَوْتُ حتى قد اشتكيتُ صَدْري، قال: وقد جاء بسبي فاطلبي منه. فقالت: وأنا والله قد طَحَنْتُ حتى مَجَلَتْ يداي. فأتتِ النبيَّ ﷺ، فقال: «ما جاءَ بك أيْ بُنَيَّةُ؟» قالت: جئتُ لأُسلِّمَ عليك. واستَحْيَتْ أن تسأله ورَجَعَتْ، فقال: ما فعلتِ؟ قالت: استحييتُ أن أسأله. فأتيناه جميعاً، فقال علي: يا رسول الله،

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

= وهو في «مصنف ابن أبي شيبة» ١٤/١٢، وعنه أخرجه ابن أبي عاصم في «السنة» (١٢٠١).

(١) إسناده قوي، خالد الزيات: هو خالد بن يزيد أبو عبد الله الزيات، روى عنه جمع، وقال أحمد وأبو حاتم: ليس به بأس، انظر «الجرح والتعديل» ٣٥٧/٣، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح.

وهذا الخبر علقه البخاري في «التاريخ الكبير» ١٨٠/٣ عن خالد الزيات، بهذا الإسناد، مختصراً بلفظ: خير الناس أبو بكر بعد النبي ﷺ.

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر اور افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسناد صحیح ۔

مُسْنَدُ الإمامِ أحمدِ بنِ حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أشرف على تحقيقه

الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقّق هذا الجزء وخرّج أحاديثه وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط عادل مُرشِد

الجزء الثاني

مؤسسة الرسالة

عن وهب السُّوائي، قال:

خَطَبَنا علي، فقال: مَنْ خيرُ هٰذه الأُمة بعد نبيها؟ فقلت: أنت يا أمير المؤمنين. قال: لا، خيرُ هٰذه الأُمة بعد نبيها أبو بكر، ثم عُمر، وما نُبعِدُ أن السَّكينةَ تَنْطِق على لسان عُمر(١).

٨٣٥ - حدثنا إسماعيل بن إبراهيم، أخبرنا منصور بن عبدالرحمٰن - يعني الغُدَانيّ الأشلّ -، عن الشعبي

حدثني أبو جُحَيْفة، الَّذي كان عليٌّ يُسمِّيه: وَهْبَ الخير، قال: قال لي علي: يا أبا جُحَيْفة، ألا أُخبرُك بأفضلِ هٰذه الأُمةِ بعد نبيِّها؟ قال: قلتُ: بلى. قال: ولم أكن أرى أن أحداً أفضلُ منه، قال: أفضلُ هٰذه الأُمةِ بعد نبيِّها أبو بكرٍ، وبعد أبي بكرٍ عُمرُ، وبعدَهما آخَرُ ثالثٌ. ولم يُسَمِّه(٢).

● ٨٣٦ - حدثنا عبد الله، حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا شَريك، عن أبي إسحاق، ، عن أبي جُحَيفة قال:

قال علي: خيرُ هٰذه الأُمة بعدَ نبيِّها أبو بكرٍ، وبعد أبي بكر عمرُ، ولو شئتُ أخبَرْتُكم بالثالث لفَعَلْتُ(٣).

---

(١) إسناده قوي. الشعبي: هو عامر بن شراحيل. وانظر ما قبله وما بعده.

(٢) إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ منصور بن عبد الرحمن الغداني، فمن رجال مسلم. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن عُلية.

(٣) حديث صحيح، شريك - وهو ابن عبدالله النخعي - سيىء الحفظ، لكن للحديث طرق أخرى تقويه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي. =

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر اور افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ حسن ۔

مُسْنَدُ الإمامِ أحمدِ بنِ حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أشرف على تحقيقه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقّق هذا الجزء وخرّج أحاديثه وعلّق عليه
شُعَيب الأرنؤوط عادِل مُرْشِد

الجزء الثاني

مؤسسة الرسالة

عليّاً يُناجيه، فقلنا: إنا اختَلَفْنا في القراءةِ. فاحْمَرَّ وجهُ رسول الله ﷺ، فقال علي: إن رسول الله ﷺ يأْمُرُكم أن تَقْرَؤوا كما عُلِّمْتُم(١).

● ٨٣٣ - حدثنا عبد الله، حدثني صالح بن عبد الله التِّرمذيّ، حدثنا حماد، عن عاصم (ح) وحدثنا عُبيد الله القواريري، حدثنا حماد؛ قال القواريريُّ في حديثه: قال: حدثنا عاصم بن أبي النَّجُود، عن زِرّ - يعني ابنَ حُبيش -، عن أبي جُحَيفة، قال:

سمعتُ عليّاً يقول: ألا أُخبرُكم بخيرِ هٰذه الأُمَّةِ بعدَ نبيِّها؟ أبو بكر. ثم قال: ألا أُخبِرُكم بخير هٰذه الأُمة بعد أبي بكر؟ عُمَرُ(٢).

● ٨٣٤ - حدثنا عبد الله، حدثني أبو صالح هَدِيَّة بن عبد الوهاب بمكة، حدثنا محمد بن عُبيد الطَّنافِسِيّ، حدثنا يحيى بن أيوب البَجَلي، عن الشعبي،

---

(١) إسناده حسن، عاصم - وهو ابن أبي النجود - حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين.

وأخرجه الطبري ١٢/١، وابن حبان (٧٤٦) من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه البزار (٤٤٩) عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، والطبري ١٢/١ عن أحمد بن منيع، كلاهما عن يحيى بن سعيد، به.

وأخرجه بنحوه أبو يعلى (٥٣٦) من طريق أبي بكر بن عياش، والحاكم ٢٢٣/٢-٢٢٤ من طريق إسرائيل، كلاهما عن عاصم، به. وصححه الذهبي في «تلخيص المستدرك». وانظر ما سيأتي في مسند عبد الله بن مسعود برقم (٣٩٨١).

(٢) إسناده حسن. حماد: هو ابن زيد، وأبو جحيفة: هو وهب بن عبد الله السوائي.

وأخرجه ابن أبي عاصم في «السنة» (١٢٠٢) من طريق شريك، و(١٢٠٣) من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن عاصم، بهذا الإسناد. وقد سقط من السند منه في الموضعين زِرُّ بن حُبيش. وسيأتي برقم (٨٧١).

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

حُصين بن قَبيصة عن علي بن أبي طالب قال: كنت رجلا مذّاءً، فجعلت أغتسل في الشتاء حتى تشقق ظهري، قال: فذكرت ذلك للنبي ﷺ، أو ذكر له، قال: فقال: «لا تفعل، إذا رأيتَ المذي فاغسل ذكرك وتوضأ وضوءك للصلاة، فإذا فَضَخْتَ الماء فاغتسل».

٨٦٩ ـ **حدثنا** عَبيدة بن حميد حدثني يزيد بن أبي زياد عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن علي قال: كنت رجلا مذاءً، فسألت النبي ﷺ أو سُئل عن ذلك، فقال: «في المذي الوضوء، وفي المني الغسل.»

٨٧٠ ـ **حدثنا** [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني محمد بن سليمان لُوَينٌ حدثنا حماد بن زيد عن الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: قال علي: كنت رجلا مذاءً، فأمرت رجلا فسأل النبي ﷺ، فقال: «فيه الوضوء».

٨٧١ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني محمد بن سليمان لُوَينٌ حدثنا حماد بن زيد عن عاصم عن زر عن أبي جحيفة قال: خطبنا علي فقال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها؟ أبو بكر الصديق، ثم قال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها وبعد أبي بكر؟ فقال: عمر.

٨٧٢ ـ **حدثنا** عائذ بن حبيب حدثني عامر بن السمط عن أبي

= وقراءة للقرآن. وفي ح «عبيدة بن عبيد» وهو خطأ. ركين، بالتصغير: هو ابن الربيع بن عميلة الفزاري، وهو ثقة. حصين بن قبيصة الفزاري: تابعي ثقة. وانظر ٨٥٦.

(٨٦٩) **إسناده صحيح**: وهو مكرر ٦٦٢. وانظر ما قبله.

(٨٧٠) **إسناده صحيح**، وانظر ماقبله.

(٨٧١) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٨٣٣ وانظر ٨٣٧. وهذا الحديث من زيادات عبدالله.

(٨٧٢) **إسناده صحيح**، عائذ بن حبيب الملاح أبو أحمد: قال أحمد: «كان شيخاً جليلا عاقلا»، وقال أيضاً: «ذاك ليس به بأس، قد سمعنا منه»، وفي التهذيب عن سعيد بن عمرو البرذعي قال: «شهدت أبا حاتم يقول لأبي زرعة: كان ابن معين يقول: عائذ بن حبيب زنديق؟ =

المُسْنَد

١١٠/١

للإمام
أحمد بن محمد بن حنبل
١٦٤ ـ ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه
أحمد محمد شاكر

الجزء الأول
من الحديث ١
إلى الحديث ٩٢٠

دار الحديث
القاهرة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

عبدالله بن حُنَين عن أبيه عن علي بن أبي طالب قال: نهاني رسول الله ﷺ عن التختم بالذهب، وعن لباس القَسِّيّ، وعن القراءة في الركوع والسجود، وعن لباس المُعَصْفَر.

٩٢٥ ـ **حدثنا** حدثنا عبدالرزاق أخبرنا معمر عن أبي إسحق عن الحرث عن علي قال: جاء ثلاثة نفر إلى رسول الله ﷺ، فقال أحدهم: كانت لي مائة أوقية فأنفقت منها عشر أواق، وقال الآخر: كانت لي مائة فتصدقت منها بعشرة، وقال الآخر: كانت لي عشرة دنانير فتصدقت منها بدينار، قال النبي ﷺ: «أنتم في الأجر سواء، كل إنسان منكم تصدق بعشر ماله».

١١٥/١

٩٢٦ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني وهب بن بقية الواسطي أخبرنا خالد بن عبدالله عن حصين عن المسيب بن عبد خير عن أبيه قال: قام علي فقال: خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر، وإنّا قد أحدثنا بعدهم أحداثًا يقضي الله تعالى فيها ما شاء.

٩٢٧ ـ **حدثنا** عبدالرزاق حدثنا معمر والثوري عن أبي إسحق عن عاصم بن ضَمْرة عن علي قال: ليس الوتر بحتم كهيئة المكتوبة، ولكنه سنة سنّها رسول الله ﷺ.

٩٢٨ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثنا محمد بن عبدالله ابن

---

(٩٢٥) **إسناده ضعيف**، من أجل الحرث الأعور. وهو مكرر ٧٤٣.

(٩٢٦) **إسناده صحيح**، حصين: هو ابن عبدالرحمن السلمي. وهذا الإسناد يصحح الإسناد ٩٢٢، ويدل على أن خالدًا الطحان روي الحديث عن شيخين: عطاء بن السائب وحصين بن عبدالرحمن، كلاهما عن المسيب بن عبد خير.

(٩٢٧) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٨٤٢.

(٩٢٨) **إسناده صحيح**، محمد بن عبدالله بن عمار بن سوادة الأزدي: أحد الحفاظ المكثرين =

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ ـ ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ظلمتُ نفسي فاغفر لي، إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت، ثم ضحك، قال: فقيل: ما يضحكك يا أمير المؤمنين؟ قال: رأيت النبي ﷺ فعل مثل ما فعلتُ وقال مثل ما قلتُ ثم يضحكك، فقلنا: ما يضحكك يا نبي الله؟ قال: «العبد، أو قال: عجبت للعبد إذا قال لا إله إلا أنت ظلمتُ نفسي فاغفر لي إنه لايغفر الذنوب إلا أنت يَعْلَم أنه لا يغفر الذنوب إلاّ هو.

٩٣١ ـ **حدثنا** حجاج حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن هانئ بن هانئ وهُبيرة بن يَريم عن علي: أن ابنة حمزة تبعتهم تنادي: يا عم! يا عم! فتناولها علي بيده، فقال لفاطمة: دونك ابنة عمك فحوِّليها، فاختصم فيها علي وزيد وجعفر، فقال علي: أنا أخذتها وهي ابنة عمي، وقال جعفر: ابنة عمي وخالتها تحتي، وقال زيد: ابنة أخي، فقضي بها رسول الله ﷺ لخالتها، وقال: «الخالة بمنزلة الأم»، ثم قال لعلي: «أنت مني وأنا منك»، وقال لجعفر: «أشبهت خَلْقي وخُلُقي»، وقال لزيد: «أنت أخونا ومولانا»، فقال له عليّ: يا رسول الله، ألا تزوِّج ابن حمزة؟ فقال: «إنها ابنة أخي من الرضاعة».

٩٣٢ ـ **حدثنا** سفيان بن عُيَيْنَة عن أبي إسحق عن عبد خيْر عن علي أنه قال: خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر.

٩٣٣ ـ **حدثنا** وكيع عن سفيان وشعبة عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خيْر عن علي أنه قال: ألا أنبئكم بخير هذه الأمة بعد نبيها؟ أبو بكر ثم عمر.

---

(٩٣١) إسناده صحيح، وهو مكرر ٧٧٠. وانظر ٨٥٧، ٩١٤.

(٩٣٢) إسناده صحيح، وهو مختصر ٩٢٦.

(٩٣٣) إسناده صحيح، وانظر ما قبله. وهو مختصر ٩٢٢.

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

٩٣٤ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني سُوَيد بن سعيد حدثنا الصُّبَيّ بن الأشعث عن أبي إسحق عن عبد خَيْر عن علي: ألا أنبئكم بخير هذه الأمة بعد نبيها؟ أبو بكر، والثاني عمر، ولو شئت سميت الثالث. قال أبو إسحق: فتهجّاها عبد خَيْر لكيلا تمترون فيما قال عليّ.

٩٣٥ ـ **حدثنا** ليث حدثني يزيد بن أبي حبيب عن أبي الصَّهْبَة عن رجل من هَمْدان يقال له أبو أَفْلح عن ابن زرير أنه سمع علي بن أبي طالب يقول: إن النبي ﷺ أخذ حريراً فجعله في يمينه، وأخذ ذهباً فجعله في شماله، ثم قال: «إن هذين حرام على ذكور أمتي».

٩٣٦ ـ **حدثنا** حجاج حدثنا ليث حدثنا سعيد، يعني المَقْبُري، عن

---

(٩٣٤) **إسناده صحيح**، الصبي بن الأشعث السلولي، قال الذهبي: «له مناكير، وفيه ضعف يحتمل»، وقال أبو حاتم: «شيخ يكتب حديثه»، وذكره ابن حبان في الثقات، وله ترجمة في لسان الميزان ٣: ١٨٢، ولكن لم يترجمه الحافظ في التعجيل، وهو على شرطه. «الصبي» بالتصغير، كما في المشتبه ٣١١. وانظر ما قبله، وهو مختصر ٩٠٩. «لكيما يمترون» في ح «تمترون» وفي ك هـ «يمترون» فأثبتناهما، و«كي» من نواصب الأفعال، ولكن جاء الفعل هنا بعدها مرفوعاً، وهو لحن من أبي إسحق السبيعي، وليس أبو إسحق ممن يحتج بنطقه في العربية كالصحابة والتابعين القدماء. وهذا الحديث من زيادات عبدالله بن أحمد.

(٩٣٥) **إسناده صحيح**، على ما فصلنا في ٧٥٠، ذاك منقطع وهذا متصل. أبو الصهبة: هو عبدالعزيز بن أبي الصهبة.

(٩٣٦) **إسناده صحيح**، حجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور، ثقة ثبت، قال أحمد: ما كان أضبطه وأشد تعاهده للحروف، ورفع أمره جداً. ليث: هو ابن سعد الإمام. سعيد: هو ابن أبي سعيد المقبري، تابعي ثقة معروف. عاصم بن عمرو: حجازي مدني، وثقه النسائي وذكره ابن حبان في الثقات. والحديث رواه الترمذي ٤: ٣٧٢ عن قتيبة عن الليث، وقال: «حديث حسن صحيح». ونسبه الحافظ في التهذيب ٥: ٥٤ أيضاً للنسائي، ولم أجده في أبي داود، =

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

١٠٢٩ ـ **حدثنا** معاوية وابن أبي بُكير قالا حدثنا زائدة حدثنا الرُّكين بن الرَّبيع بن عَميلة الفَزاري، فذكر مثله، وقالا: فَضْخَ الماء، وحدثنا ابن أبي بكير حدثنا زائدة، وقال: فَضْخَ، أيضاً.

١٠٣٠ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني وهب بن بقية أنبأنا خالد عن عطاء، يعني ابنَ السائب، عن عبد خيرٍ عن علي قال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ؟ أبو بكر، ثم خيرها بعد أبي بكر عمر، ثم يجعل الله الخير حيث أحبَّ.

١٠٣١ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني أبو بَحْرٍ عبدالواحد البصري حدثنا أبو عَوانة عن خالد بن عَلْقَمة عن عبد خيرٍ قال: قال علي لما فرغ من أهل البصرة: إن خير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ أبو بكر، وبعد أبي بكر عمر، وأحدثنا أحداثاً يصنع الله فيها ما شاء.

١٠٣٢ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني وَهْب بن بَقِيَّة الواسطي أنبأنا خالد بن عبدالله عن حُصين عن المسيَّب بن عبد خيرٍ عن أبيه قال: قام علي فقال: خير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ أبو بكر وعمر، وإنا قد أحدثنا بعد أحداثا يقضي الله فيها ما شاء.

١٠٣٣ ـ **حدثنا** عبدالرحمن حدثنا سفيان عن أبي إسحق عن

(١٠٢٩) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ما قبله.

(١٠٣٠) **إسناده حسن**، وهو مكرر ٩٢٢ بإسناده ولفظه، وانظر ٩٢٦، ٩٣٤، ١٠٢٠.

(١٠٣١) **إسناده صحيح**، أبو بحر: هو عبدالواحد بن غياث المربدي البصري، وهو ثقة. والحديث مكرر ما قبله بمعناه.

(١٠٣٢) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٩٢٦ بإسناده ولفظه، ومكرر ما قبله في المعنى. والأحاديث ١٠٣٠ ـ ١٠٣٢ من زيادات عبدالله بن أحمد.

(١٠٣٣) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٧٧٩ ومطول ٩٩٩.

اصحابِ رسول ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابو بکر ان کے بعد عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں ۔

فی الجواب عن ادعاء ابن حجر ورود احادیث فی مدح ابی بکر

ذهنه صلعم من النار الی النساء منهم دون الرجال فیجیب بما نسب الیه من الجواب؛ ان المراد السائل بالناس من عدا اهل بیته صلعم کما یر شد الیه الروایة الاخری وحینئذ لایلزم من ذلك اثبات فضیلة یعتد بها لابی بکر ولانزاع للشیعة فی ان یکون ابو بکر احب الی النبی صلی اللہ علیه وآله من عمر لانه ینزل منزلة ان یقال: یزید احب الی من فرعون، او بالعکس، تأمل.

١١١ - **قال:** واخرج(١) ایضاً عن ابی هریرة کنا معشر اصحاب رسول اللہ ونحن متوافرون نقول: افضل هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم نسکت والترمذی عن جابر ان عمر قال لابی بکر: یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلعم، فقال ابو بکر. اما انك ان قلت ذلك فلقد سمعته یقول: ما طلعت الشمس علی خیر من عمر. ومر انه تواتر عن علی: خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر. وانه قال: لایفضلنی احد علی ابی بکر وعمر لاجلدته حد المفتری. اخرجه ابن عساکر انتهی.

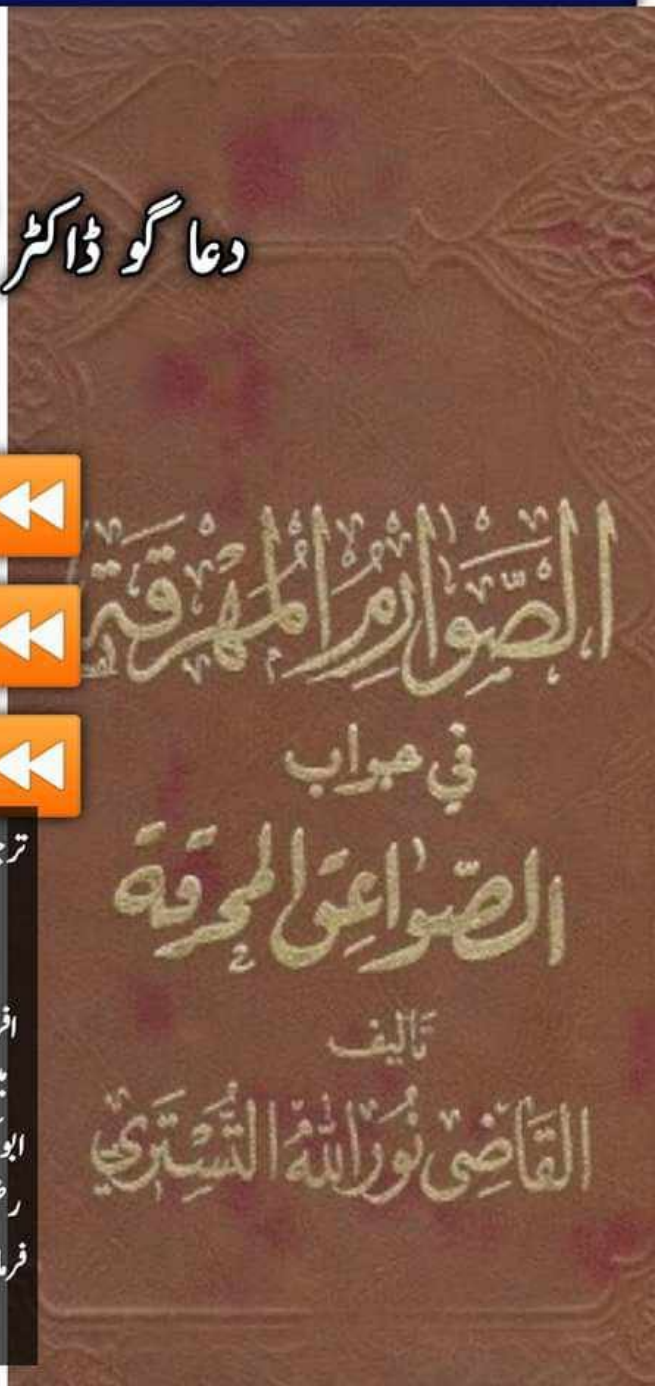

اقول کے مشہور و معروف شیعہ عالم قاضی نور اللہ شوشتری (المتوفی: ١٠١٩ھ) اپنی کتاب "الصوارم المحرقة" میں روایت نقل کرتے ہیں کہ: اور اصحابِ رسول ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابو بکر ان کے بعد عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں اور الترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو ۔ یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے

(١) یعنی به ابن عساکر انقدم ذکره عند نقل الحدیث الذی سبق ذکره فی الصواعق وترکه المصنف رحمه من ارادہ فلیراجع ص ٤٠ من نسخة الصواعق المطبوعة سنة ١٣٠٢ بمصر فی مطبعة احمد البابی.

امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں : مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے انکار نہیں ہےاور نہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے انکار ہے ، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں ۔

فقال ﷺ : «وهذا الخبر محال أيضاً ، لأنّ أهل الجنّة كلّهم يكونون شبّاناً ولا يكون فيهم كهل ، وهذا الخبر وضعه بنو اُميّة لمضادّة الخبر الّذي قال رسول الله ﷺ في الحسن والحسين ﷺ بأنّهما سيّدا شباب أهل الجنّة» .

فقال يحيى بن أكثم : وروي : أنّ عمر بن الخطّاب سراج أهل الجنّة» .

فقال ﷺ : «وهذا أيضاً محال ، لأنّ في الجنّة ملائكة الله المقرّبين ، وآدم ومحمّد ، وجميع الأنبياء والمرسلين ، لا تضيء الجنّة بأنوارهم حتّى تضيء بنور عمر» ؟!

فقال يحيى : وقد روي : أنّ السكينة تنطق على لسان عمر»[1] .

فقال ﷺ : «لست بمنكر فضل عمر ، ولكن أبابكر أفضل من عمر ، فقال ـ على رأس المنبر ـ : إنّ لي شيطاناً يعتريني ، فإذا ملت فسدّدوني» .

فقال يحيى : قد روي أنّ النّبيّ ﷺ قال : لولم اُبعث لبُعث عمر[2] .

فقال ﷺ : «كتاب الله أصدق من هذا الحديث ، يقول الله في كتابه : ﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ ﴾[3] فقد أخذ الله ميثاق النبيّين فكيف يمكن أن يبدّل ميثاقه ؟ وكلّ الأنبياء ﷺ لم يشركوا بالله طرفة عين ، فكيف يبعث بالنبوّة من أشرك وكان أكثر أيّامه مع الشرك

⊃ فإن كان الأوّل ، فذلك باطل ، لأنّ رسول الله ﷺ قد وقفنا ـ وأجمعت الأمّة ـ على أنّ جميع أهل الجنّة جرد مرد ، وأنّ [illegible] كان الثّاني فذلك دا[illegible] للحديث المجمع على روايته من قوله في الحسن [illegible] سيّدا ش[illegible] خير[illegible] .

(١) بهذا المضمون ورد[illegible] عدّة روايات منها : أنّ الحقّ ينطلق على لسان عمر ، وأنّ ملكاً ينطق على لسانه ، وغير ذلك.
قال في تلخيص الشافي ج٢ ص٢٤٧ : «وأمّا ما روي من قوله : الحقّ ينطق على لسان عمر ، فإن كان صحيحاً فإنّه يقتضي عصمة عمر ، والقطع على أنّ أقواله كلّها حجّة ، وليس هذا مذهب أحد فيه لأنّه لا خلاف في أنّه ليس بمعصوم وإنّ خلافه سائغ .
وكيف يكون الحق ناطقاً على لسان من يرجع في الأحكام من قول إلى قول ، وشهد لنفسه بالخطأ ، ويخالف بالشيء ثمّ يعود إلى قول من خالفه ويوافقه عليه ، ويقول : لولا علي لهلك عمر ، ولولا معاذ لهلك عمر ؟ وكيف لا يحتجّ بهذا الخبر هو لنفسه في بعض المقامات الّتي احتاج إلى الإحتجاج فيها ؟ وكيف لم يقل أبوبكر لطلحة ـ حين أنكر نصّه عليه ـ بأنّ الحقّ ينطق على لسانه» ؟
وأحصى الأميني في ج٦ من الغدير مائة مخالفة لعمر بن الخطّاب ثمّ قال : هذا قليل من كثير ممّا وقفنا عليه من «نوادر الأثر في علم عمر» وبوسعنا الآن أن نأتي بأضعاف ما سردناه لكنّا نقتصر على هذا رعاية لمقتضى الحال .
(٢) قال الأميني في الجزء الخامس من الغدير : أخرجه ابن عدي بطريقين وقال : لا يصحّ زكريّا «الوكار» كذّاب يضع ، وابن واقد عبدالله متروك ، ومشرح ابن «عاهان» لا يحتجّ به .
(٣) الأحزاب ٧.

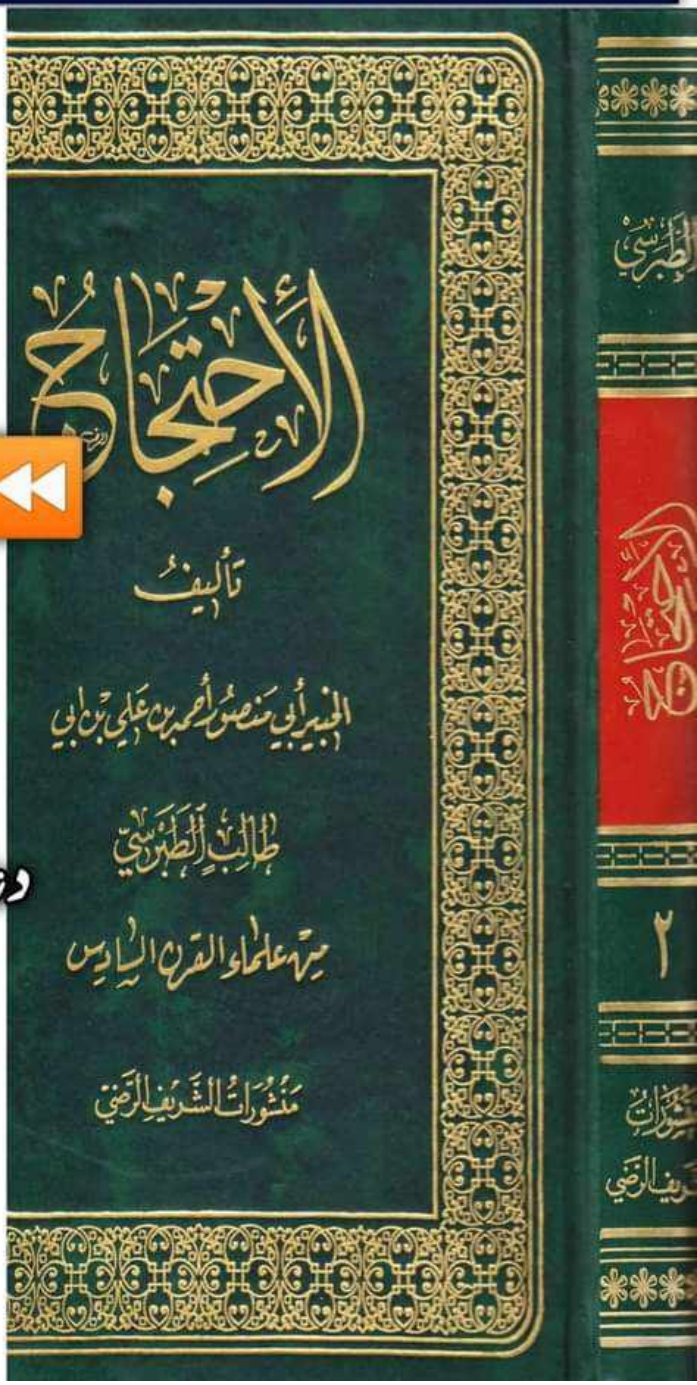

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت علی کو کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو مجھے ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) پر فضیلت دیتا ہو تو میں اس کو ضرور درّے لگاؤں گا جو کہ مفتری کی حد ہے

الأمصار وأنا عنده فقال لي: أتعرف أحداً من القوم؟ قلت: لا. فقال: كيف دخلوا عليّ؟ قلت: هؤلاء قوم يطلبون الحديث من كل وجه لا يبالون ممن أخذوا الحديث. فقال لرجل منهم: هل سمعت من غيري من الحديث؟ قال: نعم. قال: فحدثني ببعض ما سمعت. قال: إنما جئت لأسمع منك لم أجئ أُحدثك. وقال للآخر ذاك ما يمنعه أن يحدثني بما سمعت. قال: تتفضل أن تحدثني بما سمعت أجعل الذي حدثك حديثه أمانة لا أتحدث به أحداً. قال: لا، قال: فسمعنا بعض ما اقتبست من العلم حتى نعتد بك إن شاء الله. قال: حدثني سفيان الثوري عن جعفر بن محمد قال: النبيذ كله حلال إلا الخمر، ثم سكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان عمن حدثه عن محمد بن علي أنه قال: من لا يمسح على خفيه فهو صاحب بدعة، ومن لم يشرب النبيذ فهو مبتدع، ومن لم يأكل الجريث وطعام أهل الذمة وذبائحهم فهو [illegible] أما النبيذ فقد شربه عمر نبيذ [illegible] شحه بالماء وأما المسح على الخفين فقد [illegible] عمر على [illegible] السفر [illegible] في الحضر، وأما الذبائح فقد أكلها [illegible] علي عليه السلام وقال: [illegible] فإن الله تعالى يقول: ﴿ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾[1] ثم سكت. فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: قد حدثتك بما سمعت. فقال: أكل الذي سمعت هذا؟ قال: لا. قال: زدنا. قال: حدثنا عمرو بن عبيد عن الحسن قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بها وليس في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النية ينوي الرجل من الخير والشر فلا يعمله فيثاب عليه ولا يثاب الرجل إلا بما عمل إن خيراً فخيراً وإن شراً فشراً. قال: فضحكت من حديثه. فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أن كف حتى نسمع. قال: فرفع رأسه إلي فقال: ما يضحكك أمن الحق أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله وأبكي، وإنما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان الثوري عن محمد بن المنكدر أنه رأى علياً عليه السلام على منبر الكوفة وهو يقول: لئن أُتيت برجل يفضلني على أبي بكر وعمر لأجلدنه حد المفتري فقال له أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا سفيان عن جعفر أنه قال: حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر. قال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا يونس بن عبيد عن الحسن أن علياً عليه السلام

(١) سورة المائدة، الآية ٥.

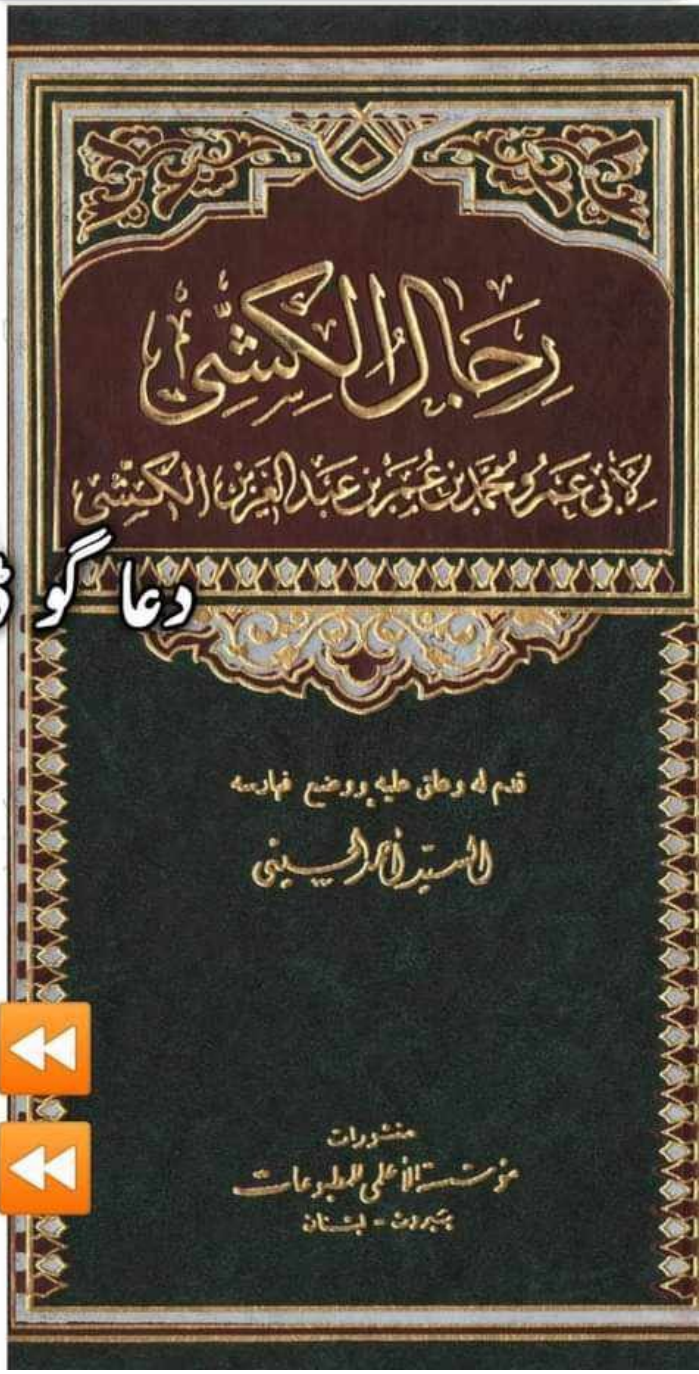

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

عيون أخبار الرضا

للشيخ الأقدم والمحدث الأكبر أبي جعفر الصدوق

محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي قدّه المتوفى سنة ٣٨١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الأديب الفاضل السيد مهدي الحسيني اللاجوردي

الناشر:

المبرة محمد رضا المشهدي

چاپخانه دار العلم ـ قم

١٣٧٧ هـ

فای الروایتین ثبتت بطلت الاخری ؟ قال الاخران علیا عليه السلام قال علی المنبر خیر هذه الامة بعد نبیها أبوبکر وعمر، قال المامون : هذا مستحیل من قبل ان النبی صلی الله علیه وآله لو علم انهما أفضل ماولی علیهما مرة عمرو بن العاص ومرة أسامة بن زید ومما یکذب هذه الروایة قول علی عليه السلام لما قبض النبی صلی الله علیه وآله : و أنا أولی بمجلسه منی بقمیصی ولکنی أشفقت أن یرجع الناس کفارا ، و قوله عليه السلام : أنی یکونان خیراً منی و قد عبدت الله تعالی قبلهما وعبدته بعدهما ؟ ! قال آخر: فان أبابکر أغلق بابه وقال : هل من مستقیل فاقیله ؟ فقال علی عليه السلام : قدمك رسول الله صلی الله علیه وآله فمن ذا یؤخرك ؟ فقال المامون : هذا باطل من قبل ان علیا عليه السلام قعد عن بیعه أبی بکر ورویتم انه قعد عنها حتی قبضت فاطمة عليها السلام وانها أوصت أن تدفن لیلا لئلا یشهدا جنازتها ، ووجه آخر رهوانه ان کان النبی صلی الله علیه وآله استخلفه فکیف کان له أن یستقیل وهو یقول للانصار: قد رضیت لکم أحد هذین الرجلین أباعبیدة وعمر، قال آخر: ان عمرو بن العاص قال یانبی الله من أحب الناس الیك من النسآء ؟ قال : عایشة ، فقال من الرجال ؟ فقال : ابوها ؛ فقال المامون : هذا باطل من قبل انکم رویتم : ان النبی صلی الله علیه وآله وضع بین یدیه طائر مشوی ، فقال اللهم ایتنی باحب خلقك الیك فکان علیا عليه السلام فای روایتکم تقبل ؟ ! فقال آخر: فان علیا عليه السلام قال من فضلنی علی أبی بکر وعمر جلدته حد المفتری ، قال المامون کیف یجوز أن یقول علی عليه السلام : اجلد الحد علی من [illegible] حد علیه فیکون ، متعدیا لحدود الله عز و جل عاملا بخلاف أمره ولیس [illegible] ن فضله علیهما فریة و قد رویتم عن امامکم انه قال : ولیتکم و لست بخیرکم فای الرجلین أصدق عندکم أبو بکر علی نفسه أو علی عليه السلام علی ابی بکر مع تناقض الحدیث فی نفسه ؟ ! و لا بدله فی قوله من أن یکون صادقاً أو کاذباً ، فان کان صادقا فانی عرف ذلك ؟ بوحی ؟ فالوحی منقطع او بالتظنی فالمتظنی متحیر (١) أو بالنظر فالنظر مبحث ، وان کان غیر صادق فمن المحال أن یلی أمر المسلمین و یقوم باحکامهم و یقیم حدودهم کذاب ؛ قال آخر: فقد جاء ان النبی صلی الله علیه وآله قال : أبوبکر وعمر سیدا کهول اهل الجنة ، قال المامون : هذا الحدیث محال ،لانه لایکون فی الجنة کهل ، ویروی ان اشجعیة

(١) التظنی: اعمال الظن .

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : میں نے جس کسی سے بھی سنا کہ اس نے مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حدِ افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا ۔ اورانبیاء علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں

ولولا كراهية التطويل لأوردت أكثر من هذا، وهذا القدر مقنع للمنصف المتديّن.

فإن قال قائل: إن كان خبر أسلافكم دوننا حجّة علينا فيما يروونه عن زيد بن علي عليه السلام بأنّه[1] رعية لجعفر، (فما تنكرون، بأنّ خبر أسلافكم منا)[2] دونكم فيما[3] يروونه عن أبي محمّد بأنّه رعية لزيد بن علي عليه السلام حجّة عليكم، وإذا اختلفنا[4] في الروايات لم يكن خبركم أولىٰ بالصحّة من خبرنا، وإذا كان الأمر هكذا فالواجب علينا وعليكم إطراح الخبرين والإعتماد على ما قاله[5] صلّى الله عليه وآله وسلّم: بأنّ الإمام من عترته أهل بيته.

فنقول: الفرق بين خبرنا وخبركم أنّا نحكي ما ندّعيه[6] عن أكثر من خمسمائة شيخ معروفين مشهورين، ممّن لقي جعفر بن محمّد عليه السلام يحكي عنه ما يحكي، ولو شئنا أن نذكرهم بأساميهم[7] وأنسابهم ما تعذر علينا، ولو شئنا أن نحضر[8] كتب الفقه التي رويت عنهم لسهل علينا، وأنتم فإنّما تحكون[9] وتروون عن الواحد والاثنين كما حكت العامّة عن أمير المؤمنين عليه السلام أنّه قال: من سمعته[10] يقدّمني علىٰ أبي بكر وعمر جلّدته حدّ المفتري. وخير الناس بعد نبيّها أبوبكر وعمر.

كفاية الأثر

في

النصوص على الأئمة الإثني عشر

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

لأبي القاسم علي بن محمد بن علي الخزاز القمي الرازي

من أعلام القرن الرابع

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : اگر میرے پاس ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے افضل قرار دیتا ہو تو میں اسے بہتان بازی کی سزا دوں گا

الفصول المختارة

من العيون والمحاسن

تأليف:

السيد الشريف المرتضى

(٣٥٥ - ٤٣٦هـ)

فصل

ومن حكايات الشيخ أدام الله عزه قال: سئل الفضل بن شاذان رحمه الله تعالى عما روته الناصبة عن أمير المؤمنين - عليه السلام - أنه قال: «لا أُوتي برجل يفضلني على أبي بكر وعمر إلاّ جلدته جلدة المفتري» فقال: إنّما روى هذا الحديث سويد ابن غفلة، وقد أجمع أهل الآثار [illegible] الغلط، وبعد فإنّ نفس الحديث متناقض لأنّ الأُمة مجمعة على [illegible] كان عدلاً في قضيته وليس من العدل أن يجلد حد المفتري من لم يفتر، هذا جور على لسان الأُمة كلها وعلي بن أبي طالب - عليه السلام - عندنا بريء من ذلك.

قال الشيخ أدام الله عزه وأقول: إنّ هذا الحديث إن صح عن أمير المؤمنين عليه السلام - [illegible] بأدلة أذكرها بعد، فإنّ الوجه فيه أنّ المفاضل بينه وبين [illegible] من حيث أوجب لهما بالمفاضلة ما لا يستحقانه من الفضل، لأنّ المفاضلة لا تكون إلاّ بين متقاربين في الفضل وبعد أن يكون في المفضول فضل، وإن كانت الدلائل على أنّ من لا طاعة معه لا فضل له في الدين، وأنّ المرتد عن الإسلام ليس فيه شيء من الفضل الديني، وكان الرجلان بجحدهما النص قد خرجا عن الإيمان، بطل أن يكون لهما فضل في الإسلام، فكيف يحصل لهما من الفضل ما يقارب فضل أمير المؤمنين - عليه السلام -؟

ومتى فضل إنسان أمير المؤمنين - عليه السلام - عليهما فقد أوجب لهما فضلاً عظيما في الدين. فإنّما استحق حد المفتري الذي هو كاذب دون المفتري الذي هو راجم بالقبيح لأنّه افترى بالتفضيل لأمير المؤمنين - عليه السلام - عليهما من حيث كذب

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شبكة كتب الشيعة
shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر فرمایا : جس نے بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ﴾[1]»، ثمّ سكت.

فقال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: قد حدَّثتك بما سمعت، قال: «أكلّ الذي سمعت هذا؟»، قال: لا، قال: «زدنا»، قال: حدَّثنا عمرو بن عبيد، عن الحسن[2]، قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بما ليس[3] في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النيَّة ينوي الرجل من الخير والشرّ فلا يعمله فيثاب عليه، ولا يثاب الرجل إلّا بما عمل إنْ خيراً

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

فال: فضحكت من حديثه، فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أنْ كفَّ حتّىٰ نسمع، قال: فرفع رأسه إليَّ فقال: ما يضحكك من الحقِّ أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله[4]، وأبكي! وإنّما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت.

فقال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني سفيان الثوري، عن محمّد بن المنكدر، أنّه رأىٰ عليًّا عليه السلام علىٰ منبر الكوفة وهو يقول: «لئن أتيت برجل يُفضِّلني علىٰ أبي بكر وعمر لأجلدنَّه حدَّ المفتري».

(١) سورة المائدة: ٥.

(٢) أي الحسن البصري، بقرينة رواية عمرو بن عبيد عنه.

(٣) في (م): بها وليس.

(٤) في (ج) و(د) و(هـ): أضحك الله وأبكى.

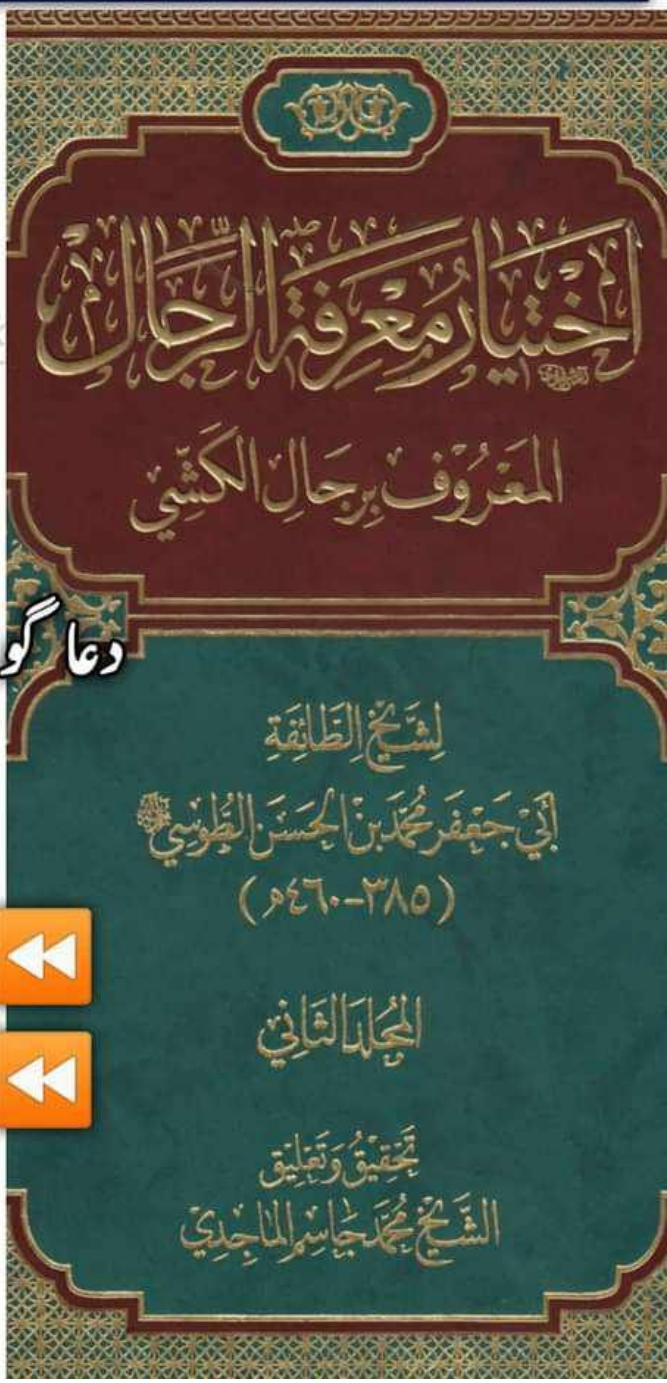

حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر فرمایا : ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر علامت ہے

فقال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: حدَّثني سفيان، عن جعفر، أنَّه قال: حُبُّ أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر.

قال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: حدَّثني يونس بن عبيد، عن الحسن أنَّ عليًا عليه السلام أبطأ عن بيعة أبي بكر، فقال له عتيق: ما خلَّفك يا عليُّ عن البيعة، والله لقد هممت أنْ أضرب عنقك، فقال له عليٌّ عليه السلام: «يا خليفة رسول الله، لا تثريب[1]»، قال: لا تثريب.

قال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني سفيان الثوري، عن الحسن أنَّ أبا بكر أمر خالداً بن الوليد أنْ يضرب عنق عليٍّ عليه السلام إذا سلَّم من صلاة الصبح، وأنَّ أبا بكر سلَّم بينه وبين نفسه، فقال: يا خالد، ما أمرتك.

قال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني نعيم بن عبد الله، عن جعفر بن محمّد أنَّه قال: «ودَّ عليُّ بن أبي طالب أنَّه بنخيلات ينبع يستظلُّ بظلِّهنَّ ويأكل من حشفهنَّ[2] ولم يشهد يوم الجمل ولا النهروان»، وحدَّثني به سفيان.

قال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثنا عبّاد[3]، عن جعفر ابن محمّد أنَّه قال: «لـمَّا رأىٰ عليُّ بن أبي طالب يوم الجمل كثرة

(١) التثريب: هو اللوم والتعيير. (لسان العرب: ج ١/ ص ٢٣٥).
(٢) الحشف: هو التمر الرديء. (الصحاح: ج ٤/ ص ١٣٤٤).
(٣) الظاهر بقرينة الإطلاق: هو عبّاد بن كثير (أو بكير) البصري، المذموم بما تقدَّم في ترجمة عبّاد بن صهيب.

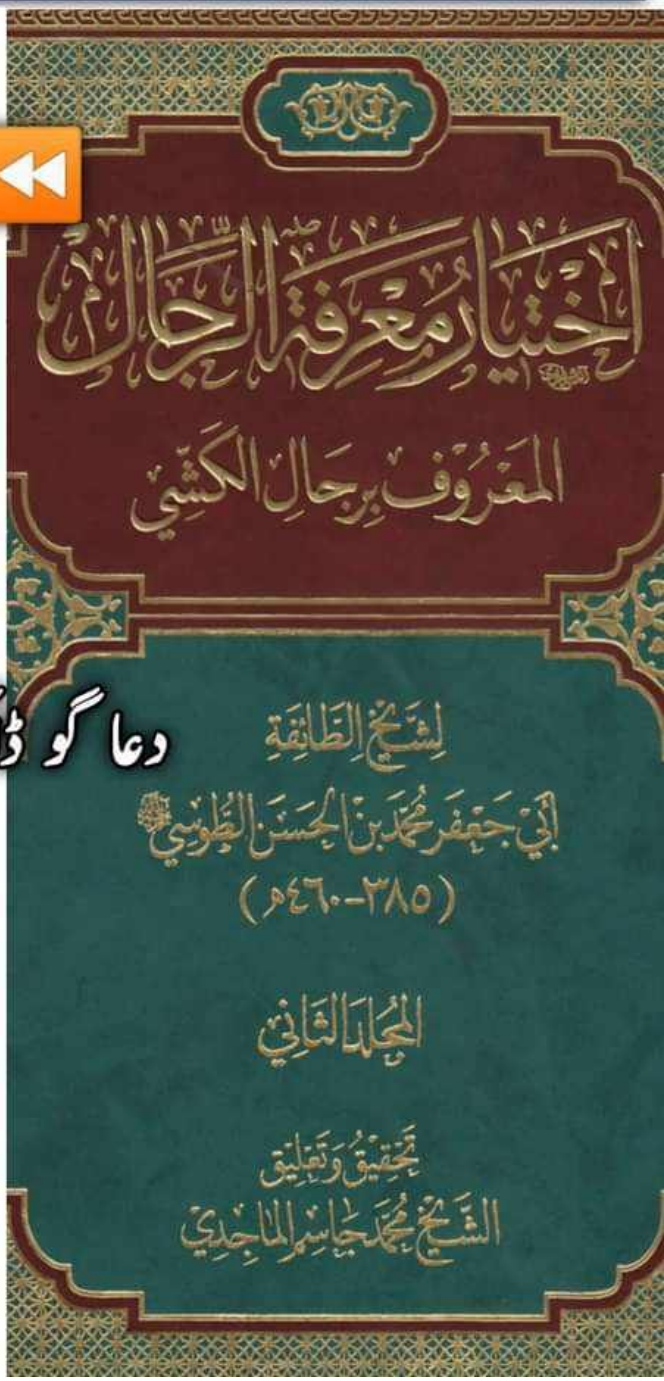

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے بھی مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

كان عدلاً ، وقال آخرون : لم يكن عدلاً ، لأنّه أخذ ماليس له ، فمن أجمعوا على عدالته واختلفوا في عصمته أولى بالإمامة وأحقّ ممّن اختلفوا في عدالته وأجمعوا على نفي العصمة عنه .(١)

٩ ـ ثمّ قال : ومن حكايات الشيخ وكلامه قال : سئل الفضل بن شاذان رحمه الله عمّا رووه الناصبة عن أمير المؤمنين عليه السلام أنّه قال : «لا اُوتي برجل يفضّلني على أبي بكر وعمر إلّا جلدته حدّ المفتري» فقال : إنّما روى هذا الحديث سويد بن غفلة وقد أجمع أهل الآثار على أنّه [illegible] لط ، وبعد فإنّ نفس الحديث متناقض ، لأنّ الأمّة مجمعة على أنّ عليّاً عليه السلام [illegible] دلاً في قضيّته ، وليس من العدل أن يجلد حدّ المفتري من لم يفتر ، لأنّ هذا جور على لسان الأمّة كلّها ، و عليّ بن أبي طالب عليه السلام عندنا بريء من ذلك .

قال الشيخ أدام الله عزّه : وأقول : إنّ هذا الحديث إن صحّ عن أمير المؤمنين عليه السلام [illegible] أذ [illegible] فإنّ الوجه فيه أنّ الفاضل بينه وبين الرجلين(٢) إنّما وجب عليه حد المفتري من حيث أوجب لهما بالمفاضلة مالا يستحقّانه من الفضل ، لأنّ المفاضلة لا يكون إلّا بين مقاربين في الفضل ،(٣) وبعد أن يكون في المفضول فضل ، و إذا كانت الدلائل على أنّ من لا طاعة معه لا فضل له في الدين ، وأنّ المرتدّ عن الإسلام ليس فيه شيء من الفضل الديني ، وكان الرجلان بجحدهما النصّ قبل قد خرجا عن الإيمان بطل أن يكون لهما فضل في الإسلام ، فكيف يحصل لهما من الفضل ما يقارب فضل أمير المؤمنين عليه السلام !! ومتى فضّل إنسان أمير المؤمنين عليه السلام عليهما فقد أوجب لهما فضلاً في الدين ، فإنّما استحقّ حدّ المفتري الّذي هو كاذب ، دون المفتري الّذي هو راجم بالقبيح ، لأنّه افترى بالتفضيل لأمير المؤمنين عليه السلام عليهما من حيث كذب في إثبات فضل لهما في الدين ، ويجري في هذا الباب مجرى من فضّل البرّ التقيّ(٤) على الكافر

(١) الفصول المختارة ١ : ٧٧ و ٧٨ .
(٢) في المصدر : ان الفاضل بينه و بين الرجلين .
(٣) » : لان المفاضلة لا تكون الا بين متقاربين في الفضل .
(٤) » : من فضل المسلم البر التقي .

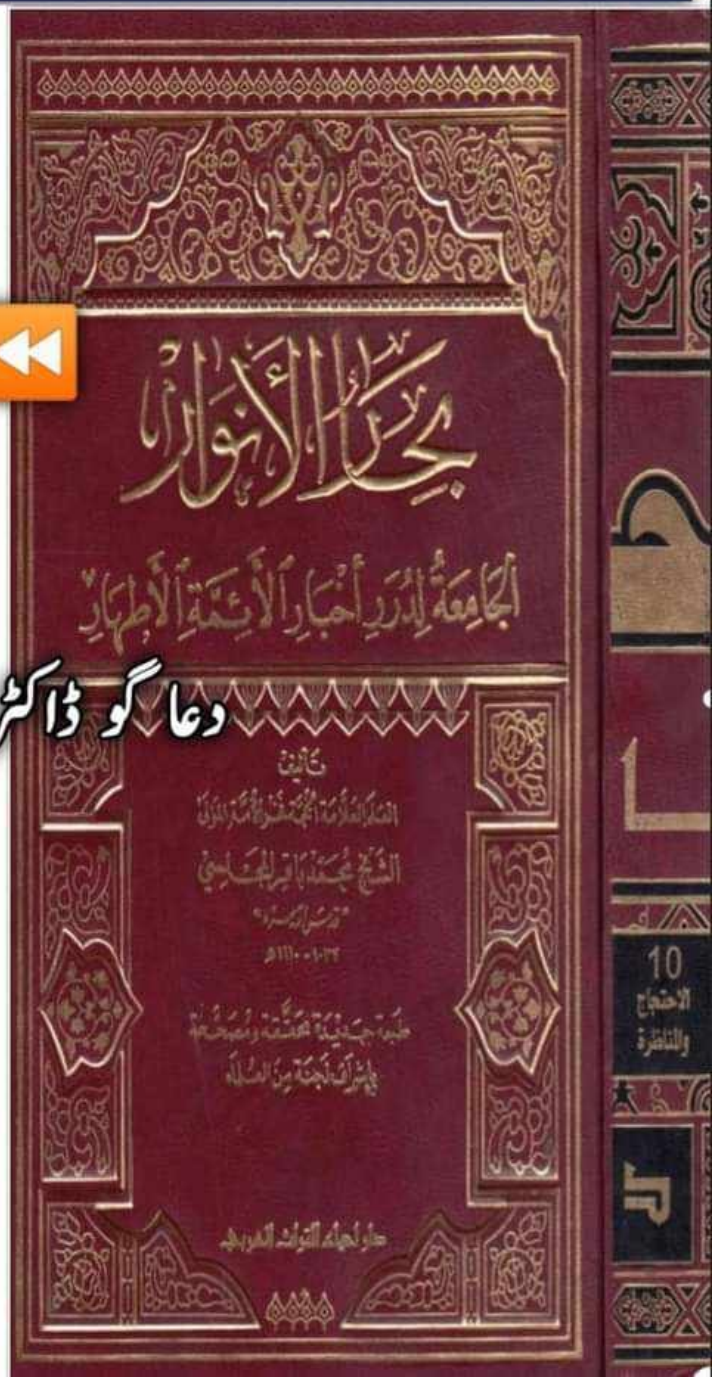

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اٹھے اور نماز کے لیے تیاری کر کے مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی

منشورات مكتبة الرضى

تفسير القمي

لأبي الحسن علي بن ابراهيم القمي رحمه الله

(من اعلام القرنين ٣ ـ ٤ هـ)

صححه وعلق عليه وقدم له

حجة الاسلام العلامة

السيد طيب الموسوي الجزائري

الجزء الثاني

مطبعة النجف

١٣٨٧ هـ

السلام وتقول ان الملأ يأتمرون بك ليقتلوك فاخرج أني لك من الناصحين ، فقال علي (ع) قولي لها ان الله يحيل بينهم وبين ما يريدون

ثم قام متهيأ للصلاة وحضر المسجد ووقف خلف ابي بكر وصلى لنفسه وخالد بن الوليد إلى جنبه ومعه السيف فلما جلس ابو بكر في التشهد ندم على ما قال وخاف الفتنة وشدة علي وبأسه فلم يزل متفكراً لا يجسر ان يسلم حتى ظن الناس انه قدسها ، ثم التفت إلى خالد فقال يا خالد لا تفعل ما أمرتك به السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ، فقال امير المؤمنين عليه السلام يا خالد ما الذي أمرك به ؟ قال امرني بضرب عنقك ، قال وكنت تفعل ؟ قال إي والله لولا انه قال لي لا تفعل لقتلتك بعد التسليم ، قال فأخذه علي (ع) فضرب به الأرض واجتمع الناس عليه فقال عمر يقتله ورب الكعبة فقال الناس يا ابا الحسن الله الله بحق صاحب هذا القبر فخلى عنه ، قال فالتفت إلى عمرو أخذ بتلابيبه وقال يابن الصهاك لولا عهد من الله سبق لعلمت أينا اضعف ناصراً واقل عدداً ثم دخل منزله

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وقوله (وما آتيتم من رباً ليربوا في اموال الناس فلا يربوا عند الله) فانه حدثني ابي عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن حفص بن غياث قال قال ابو عبد الله (ع): الربا رباءان احدهما حلال والآخر حرام فاما الحلال فهو ان يقرض الرجل اخاه قرضاً طمعاً ان يزيده ويعوضه بأكثر مما يأخذه بلا شرط بينهما فان اعطاه اكثر مما اخذه على غير شرط بينهما فهو مباح له وليس له عند الله ثواب فيما اقرضه وهو قوله « فلا يربوا عند الله » واما الربا الحرام فالرجل يقرض قرضاً ويشترط ان يرد اكثر مما اخذه فهذا هو الحرام وقوله (وما آتيتم من زكوة يريدون وجه الله فاولئك هم المضعفون) اي ما بررتم به اخوانكم واقرضتموهم لا طمعاً في زيادة ، وقال الصادق (ع) على باب الجنة مكتوب القرض

مکتب تعلیم القرآن الکریم

از: احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم　　باسمہ سبحانہ وتعالیٰ　　تاریخ:۔ _____

محترم و مکرم جناب _____ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خط کا موضوع: سالانہ مکتب جوڑ میں شرکت کی دعوت۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ اور ہمکتب تعلیم القرآن الکریم الحمدللہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مکاتب قرآنیہ کی محنت میں مشغول و مصروف ہے، جس کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1) ہر ہر گلی محلہ میں بچے اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مکاتب قائم کرنے کی فکر کرنا۔
2) سو فیصد مسلمان بچے/بچیوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے لئے مکتب میں لانے کی فکر کرنا۔
3) بچے/بچیوں کو قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے کی فکر کرنا۔
4) بچے/بچیوں کی دینی واخلاقی تعلیم وتربیت کی فکر کرنا۔
5) بچے/بچیوں کی تربیت کے لئے والدین کو فکر مند کرنا۔
6) مکاتب کو معیاری اور منظم کرنے کی فکر کرنا۔
7) سکولوں میں اخلاقی تربیت کا نظام قائم ہو جائے۔
8) ہر مسجد میں بنین، بنات، بالغان اور مستورات کے مکاتب قائم ہو جائیں۔
9) تمام اساتذہ کرام کی تجوید پر محنت ہو جائے، وغیرہ۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم کے احباب کی کوشش ہوتی ہے کہ مکتب کی محنت کے ساتھ جڑے ہوئے سینٹروں کے ذمہ داران اور مقامی معاونین (نگران) کو وقتاً فوقتاً کم و بیش اوقات کے لئے مندرجہ ذیل فوائد کے حصول کے لئے جمع کیا جائے:

(1) کام میں بہتری۔۔۔۔۔۔(2) توسیع۔۔۔۔۔۔(3) یکسانیت۔۔۔۔۔۔(4) مکاتب کو معیاری اور منظم کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔

(5) کارگزاری۔۔۔۔۔۔۔۔(6) آئندہ کے اہداف۔۔۔۔۔۔۔۔(7) ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا۔۔۔۔

اس سلسلے میں الحمدللہ پنجاب کے سینٹر ذمہ داران اور مقامی معاونین (نگران) کا دو روزہ جوڑ رکھا گیا ہے، جس میں آپکی آمد ساتھیوں کے لئے (1) خوشی (2) حوصلہ افزائی (3) دین کے پھیلنے (4) بچوں کی تربیت کا ذریعہ بنے گی۔

امید ہے آپ اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت نکال کر ضرور تشریف لائیں گے۔ جزاکم اللہ خیراً!

1: احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

جوڑ کا دورانیہ

16 اکتوبر 2023 (بروز مغرب سے 18 اکتوبر 2023 (بروز بدھ عصر تک

سنٹر ذمہ داران 18 اکتوبر بروز بدھ صبح 09:00 تا 12:30 تک شریک ہوں گے

فقط والسلام

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم لاہور

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : میں نے جس کسی سے بھی سنا کہ اس نے مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حدِ افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا ۔ اورانبیاء علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں

ولولا كراهية التطويل لأوردت أكثر من هذا، وهذا القدر مقنع للمنصف المتديّن.

فإن قال قائل: إن كان خبر أسلافكم دوننا حجّة علينا فيما يروونه عن زيد بن علي عليه السلام بأنّه[1] رعية لجعفر، (فما تنكرون، بأنّ خبر أسلافكم منا)[2] دونكم فيما[3] يروونه عن أبي محمّد بأنّه رعية لزيد بن علي عليه السلام حجّة عليكم، وإذا اختلفنا[4] في الروايات لم يكن خبركم أولىٰ بالصحّة من خبرنا، وإذا كان الأمر هكذا فالواجب علينا وعليكم إطراح الخبرين والإعتماد على ما قاله[5] صلّى الله عليه وآله وسلّم: بأنّ الإمام من عترته أهل بيته.

فنقول: الفرق بين خبرنا وخبركم أنّا نحكي ما ندّعيه[6] عن أكثر من خمسمائة شيخ معروفين مشهورين، ممّن لقي جعفر بن محمّد عليه السلام يحكي عنه ما يحكي، ولو شئنا أن نذكرهم بأساميهم[7] وأنسابهم ما تعذر علينا، ولو شئنا أن نحضر[8] كتب الفقه التي رويت عنهم لسهل علينا، وأنتم فإنّما تحكون[9] وتروون عن الواحد والاثنين كما حكت العامّة عن أمير المؤمنين عليه السلام أنّه قال: من سمعته[10] يقدّمني علىٰ أبي بكر وعمر جلّدته حدّ المفتري. وخير الناس بعد نبيّها أبوبكر وعمر.

كفاية الأثر

في

النصوص على الأئمة الإثني عشر

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

لأبي القاسم علي بن محمد بن علي الخزاز القمي الرازي

من أعلام القرن الرابع

شیعہ عالم سلیم بن قیس لکھتا ہے : علی علیہ السلام نے فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے میرے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جبکہ وہ تلوار لٹکائے ہوئے تھے

ونُحملكه لثقتنا بك . فقال : احملاني على ما شئتما ، فإني طوع أيديكما . فقالا له : « إنه لا ينفعنا ما نحن فيه من الملك والسلطان ما دام علي حياً ! أما سمعت ما قال لنا وما استقبلنا به ؟ ونحن لا نأمنه أن يدعو في السر فيستجيب له قوم فيناهضنا فإنه أشجع العرب ، وقد ارتكبنا منه ما رأيت وغلبناه على ملك ابن عمه ولا حق لنا فيه ، وانتزعنا فدك من امرأته . فإذا صليت بالناس صلاة الغداة فقم إلى جنبه وليكن سيفك معك ، فإذا صليتُ وسلمت فاضرب عنقه » !

قال علي ﷺ : فصلى خالد بن الوليد بجنبي متقلداً السيف . فقام أبو بكر في الصلاة وجعل يؤامر نفسه وندم وأسقط في يده[1] حتى كادت الشمس أن تطلع ! ثم قال ـ قبل أن يسلم ـ : « لا تفعل ما أمرتك » ثم سلم !! فقلت لخالد : وما ذاك ؟ قال : كان قد أمرني ـ إذا سلم ـ أن أضرب عنقك !! قلت : أوَ كنت فاعلاً ؟ قال : إي وربي إذاً لفعلت !

حبس الخمس

قال سليم : ثم أقبل ﷺ على العباس وعلى من حوله ، ثم قال : ألا تعجبون من حبسه وحبس صاحبه عنّا سهم ذي القربى الذي فرضه الله لنا في القرآن ؟ وقد علم الله أنهم ظلمة [illegible] « إنْ كُنتُم آمَنتُم بِاللهِ وَما أنْزَلْنَا على عَبْدِنا يَوْمَ الفُرقانِ يَوْمَ التَقَى الجَمْعانِ » .[2]

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

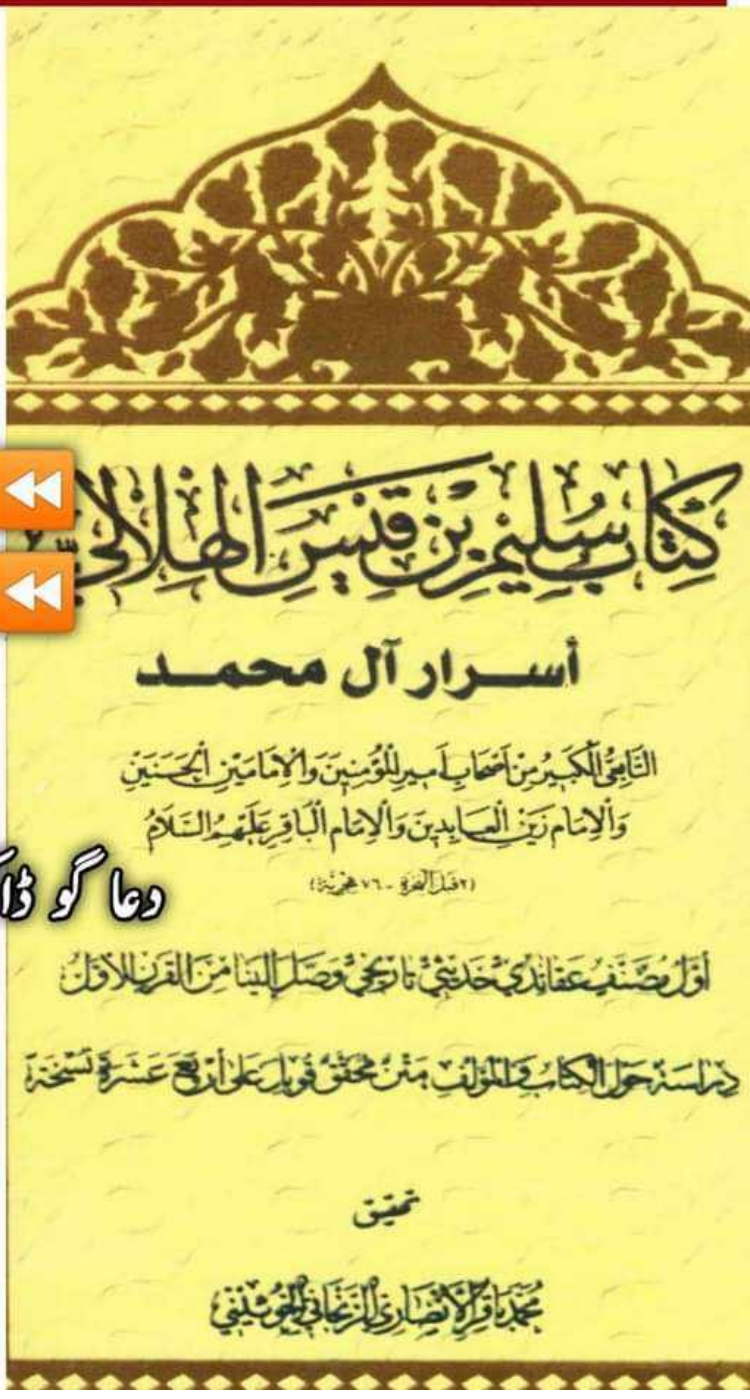

---

١ . أسقط في يده أي تحير .

٢ . سورة الأنفال : الآية ٤١ . والعبارة في إرشاد القلوب هكذا : وأقبل ﷺ على من كان حوله فقال : أوليس قد ظهر لكم رأيّ وحملهم علينا أهل البيت من كل جانب ووجه لا يألون به إبعاداً وتقاصياً وأخذ حقوقنا ؟! أليس العجب بحبسه وصاحبه عنا ...